

راستہ خان و میرٹھا لیکے کر وہ ایک مدت سی معرفت انکی ہوئی پھر ایسا حق سمجھنے
 نہی کامیاب ہوئی تریبہ مقامات تجارت بریکس کے آؤد قیر پھر ڈاؤن کیلکٹ کو ادا
 بھی ملا کاشا مکاؤ وغیرہ اور کچھ مقام بنگال میں تھے دوسرے قوموں ولایت فرنگستان نے
 بھی قوم بریکس کے کامیاب ہوئے سرانجام متبع اختیار کیا اول اہل ڈوچ اور چنہ زور و راجہ گریز
 نے کشور بند میں تجارت شروع کی ایک ہزار چہ سو بین کچھ لوگوں نے بیج شہر لندن کے کو تھی
 مہاجنی بنائی اور لقب انکا صاحبان گورنر یا صاحبان کر تھی مہاجنی لندن سوداگری کی
 شرف میں ہو کر ہی مقرر ہوا سب ادا کچھ حال اور سلطنت انگریزی کا یہ لوگ ہوا اسکی پونجی
 لاکھ روپیہ کی اور اس میں دو سو پندرہ آدھ سو تھی شرکت تھی رئیس زمین اہل کیمبر لیت تھا انھیں
 کار بار اس کو بھی مہاجنی یعنی کچی کا جو تیس صاحبان ڈاؤن کر کے انتخاب ہو کر گئے تھے
 مال برداشت ضرورت دیکھنے دریافت حال اپنے کار بار کے جمع ہوا کرتے تھے آزاد کیمبلی کی
 فتح تھی بلکہ متد انکا تجارت تھا یہ لوگ سوداگر تھے اور اپنی گھاسٹوں کو اطراف
 میں بھیجتے تھے انہوں نے بسبب ہم زبان اس علاقہ اور یہی ان قوموں کی جو دوسرے
 شرکت کار کرتی تھے حکام کی اجازت لیکر تیرج قلو تیر کے اور اپنی محافظت کے لئے
 فوج رکھی جان جان کہ انگریزوں اور اہل ڈوچ نے کو تھیاں بنائی شروع کیں وہاں
 بریکس آئے اور انیسے مقابلہ کیا اول انگریزوں نے اپنی کو تھیاں تجارت کی بیج بند
 کے سورت احمد آباد اور کیمپا میں مقرر کیں ایک ہزار چہ سو جو تیس میں بنگال
 ایک فرمان انگریزوں کو اس مضمون کا مرحمت کیا کہ آئندہ کو انگریز بنگال میں تجارت
 کیا کریں سٹی بوتن صاحب سی یہ بات انہیں حاصل ہوئی تھی جب بادشاہ دہلی
 خیمہ زن تھے کہ اسکی ایک بیتی کے کیمپوٹنگ لکھی اور وہ جیت جل گئی ایک فرمان
 شہر سی نام صاحبان کو بھی سورت کے صادر ہوا کہ وہ کسی انگریز کو جو فن طبابت

جوشادی کی رات اسی لاحق ہوئی ہی اچھا کیا اور شہنشاہ سے معذور و خواست
 کہنی کا بیکار عرض کیا اور شہنشاہ نے اقرار کیا کہ جوابات تمہیں مطلوب ہے وہ مجھے منظور
 انگریزوں نے اگرچہ کئی بار عراق الفی واسطے حصول فرمان کے چکا شہنشاہ نے وہی کا اقرار
 کیا تھا یہی جواب انکا دو برس تک نہ ملا خبر رو انکی گورنر صاحب سورت نئی کی حسب
 اور کین سلطنت کو معلوم ہوئی وہ معاملہ کرنے پر بالیانا اس بات کی کہ مبادا جہاز انگریز
 جہازوں وغیرہ اور حاجیوں کو سڈراہ ہوں راضی ہوئی مرثیوں نے اس کے اس میں بگاڑ
 حل کیا اور جو تہ مانگی لیکن نواب علی اور دمی خان نے انہیں ہٹا دیا کاروبار کو بیوں
 تجارت اہل فرنگ کا بیچ بنگالہ کے اسکی آبادی حکومت میں بہت رونق اور خوبی دیکھی
 ایک لڑائی فرانسسوں اور انگریزوں میں واقع ہوئی اور اس لڑائی میں برادری ٹن
 انگریزوں کی جو کمانڈر کرومنڈلی پرستی تھو منصور تھی فرانسسوں نے جو صاحب ترین فتن
 انگریزوں کے بہ نسبت اہل فوج اور پرنکس تھی ہر قبیحہ و وسوسہ فوجوں اہل فرنگ کا کیا
 بنا اور انکی کوٹھیاں بند و سناہ میں نہ کیا کہ وہ اپنے فواید تجارت بند
 سے حاصل کریں کوٹھیاں فرانسسوں کی بوتہ چری اور چند رنگین بہن آپ لکس
 صاحب جو ایک برآمدی پوش اور صاحب ندیر تھا بوتہ چری میں گورنر تھا
 ایک فوج بحری فرانسسوں کی بسہ واری بسی صاحب کے جو ایک مرد قابل اور
 شجاع تھا مقابلہ بر اس کے جس میں بڑے کوٹھی انگریزوں کے ہتھے
 آئی اور اس شہر کو تخریر کر فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا اگر فرانسس
 اس میں فتح یاب ہو جاتے تو یہ ظاہر تھا کہ کوٹھی برابر اس کے سپر
 تر تھا انگریزوں نے نواب انکٹ سیسی اعانت چاہی اس نے ایک فوج میں
 آؤنیوکی سے فرانسس انسی مقابلہ کر کے گورنر کو ویرس بعد فوج انکٹ انگریزوں کی

کے لیے آئی اور وہ سینٹ ڈیوڈ سی آئیے بڑی اور بوڑھی جی کو مجاہدہ کر لیا لیکن
فتحیاب ہوئی سینئرہ سواچھا لیس کے انجام میں یہ خبر آئی کہ فلاج فرانسس اور انگریزوں
میں صلح ہو گئی ہے اس کے فرانسس نے مدد سے کچھ دیا اور اس شہر میں انگریزوں کا
پر دخل ہو گیا یہ صلح ہوئی دنوں تک رہی نہ سخت نشین ہونے سلطنت کا رنگ پر چھڑا
اور ایک دوسرے کو اپنی شروع ہوئی نہ بعد میں نظام الملک کے چند اصحاب نے فوجی کارنامہ
کا سمجھنا منظور کیا دعویٰ کیا کہ منظور جنگ ہونے نظام جو موجود کہیں ناظر جنگ کی فضا
میں جو یہاں رہنے کے سند نشین جو اٹھا منظور جنگ نے اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر
جنگ کے قید میں پڑا چند روز بعد اسکے خلاف میں اسنو جنگامہ برپا کیا اور ناظر جنگ
اس میں مارا گیا معین منظور جنگ اور چند اصحاب کے فرانسس نے نہ منظور جنگ جو بارہ
کا ہوا اور چند اصحاب نواب آرکٹ کا نہ منظور جنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز محمد علی
نے الہ آباد خان نواب باقی آرکٹ کے موید ہوئے یہی صاحبے صلاحیت جنگ کو
جس نے افریقا میں قبضہ فرانسس کو جو نوابوں سابق نے انہیں دیا تھا بدستور قدیم کمال
رکھو گا مقرر کیا شدہ امین محمد علی جو موسیٰ انگریزوں سے تھا یہاں گیا اور کہا کہ سچ
کچھ دعو ہنہ ہے نہ لیکن وہ ہر شدہ امین انگریزوں کی لگ لیکر چند اصحاب اور فرانسس
سنی استعداد جنگ ہوا اور چند اصحاب انجام کار ناچار ہو کر آپ اس پاس آیا اور ناظر
مارا گیا شدہ امین فرانسس اور انگریزوں کی صلح ہو گئی اور محمد علی مستدریست بر قیام
رہا شدہ امین ایک دوسرے کو اپنی فرانسس اور انگریزوں میں واقع ہوئی لیکن
بن انگریز فتح پاب ہوئے فرانسس اگرچہ اب بھی حکومت بوڑھی جی اور چند رنگہ اور ایک
باد اور موضع کی رکھتے ہیں لیکن تب سے حکومت ان کی یہ صلح ہند کے کسی
میں مستقل نہ رہی اب ہمیں احوال نسخہ نکال کا لکھنا ضروری ہے کہ وہ اس وقت

است
عز غفر
کا اقرار
کی جیبت
مکرم بر ہی
جگہ لے کر
پیشوون
سیاہ ہوا
دی گئے
نقشوں
ایک ایک
بنتان
چند
یکس
زہنا
مل کر
ہے
میں
لے لے
دور
ان کے لئے

میں واقع ہوئی تھی۔ ذکر سراج الدولہ
 اس وقت میں ایک انقلاب عظیم درپیش تھا اور دی خان جو شجاعت اور موریا
 میں شہرت رکھتا تھا دس برس تک مرہٹوں سے لڑا اور صوبہ بنگال کو اس کے دست نصرت
 سے بابر رکھا اگرچہ اس عرصہ میں خان مذکور نے بار بار اوہین شکست دی لیکن انجام
 کار تک ہو کر شہر الپا جو مرہٹوں نے پیش کی تھیں منظور کر لیں اور بارہ لاکھ روپیہ
 سالانہ خراج دینا اوہین مقرر کیا۔ ایک برس قبل وفات پڑی تھی خان مرہٹوں
 نے مجبور ہو کر صوبہ اوڈیسا کو حوالہ مرہٹوں کے کیا ایک مرد زو جان جو جس کے عمر کا
 جو تکبر و ظالم و نامرد عیاش اور طریقہ لہو لعل کو بڑا مطلب زندگی کا سمجھتا تھا اس کے
 قائم مقام ہوا اور ممکن تھا کہ صوبہ بنگال و بہار اس کی قبضہ نصرت میں رہے۔ وفات
 مرحوم کے مرتبہ بابر دگر مستعد جنگ ہوئی اور اس وقت کے اوضاع و اطوار سے یہ بات صاف
 عیان تھی کہ وہ جس اوس ملک پر قابض ہو جاوے لیکن ارادہ الہی کچھ اور تھا ریاست
 بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تھا کہ قبضہ صاحبان انگریزین آدمی موت اور
 وردی خان سے قوم تحلیف کے گمان ہم میں ہی یہ بات نہ تھی کہ وہ کبھی حاکم ہندوستان
 ہوتے نہ ہم لکھیں گی توڑی سی داردا میں جنگی سبب یہ لوگ قحطاب ہر
 نہ نواب سراج الدولہ نے دسویں اپریل ۱۷۵۷ء کو مسند بنگال و بہار پر جلوں جو
 شہنشاہ دہلی اس وقت میں حقیقت محض تھا اس نے نواب موصوف نے اس
 واسطے فرمان ریاست اپنی کے درخواست کی اول کار اس کی ریاست کا یہ تھا کہ اس نے
 ایک لشکر واسطے ٹوٹنے خزانہ اپنی خالہ کے جو زوجہ نویش محمد مرحوم کی تھی جو
 خاوند اس عورت کے جو حاکم ڈاکہ کا تھا عرصہ سولہ برس میں تبت سے لے کر جمع
 تھی اور بعد اس کی وفات کے کی داری ہوئی لشکر جس کو اس نے لے کر حفاظت

ذکر سراج الدولہ

مال کے نوکر کہا ہوا اسوقت میں گزارہ کر گیا اور تاجی خزانہ بمیشت اور لڑائی کے
داخل محل سراج الدولہ ہوا اور اس عورت کو اس جگہ ستر نکال دیا راج بہت نایب
نوائس محمد حاکم ڈیا کہ بہت مال غارتگری اضلاع کی سب جمع کیا تھا الہ وردی خان
حاکم صوبہ جہلم کثرت بیری سے مسلوحہ فوج اس ہو گیا اسکی پوتے فی راج بہت
میں گرفتار کر زبرد کیا اور کچھ آدمی خور اڈا کہ کو واسطے قسطنطینہ اموال اسکی کی روانہ
لیکن کشند اسنے راج بہت نے کشتیان مال و متاع خانگی سب بھرین اور بہانہ تیرت لگایا
سگر یا جگہ تہہ کا کر گردانہ کلکتہ کا ہوا استروین پارچ کو مقام مذکور میں اپنایا اور
رہنے کی شہر کلکتہ میں گورنر ڈریک صاحب سے حاصل کی اور قیام اپنا اس جگہ
تاخیر رہائی سے اب باکی اسنی تجویز کیا تہہ سراج الدولہ نے جب دیکھا کہ وہ دولت ہشیار
قابو سر نکل گئی بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بھیجا تاکہ گورنر صاحب
کشند اس کو طلب کرے چونکہ یہ شخص کچھ اسناد نہ رکھتا تھا اسنے اسے گورنر صاحب
فی باہر اپنے شہر سے کروا دیا تہہ چند روز بعد ایک خبر پورپ سے سنئی گئی کہ اغلب تھا کہ ایک
جنگ درمیان اہل فرانس اور انگلش کے عرصہ چند روز میں واقع ہوا اسوقت میں
نیجال کول کے زیادہ زور آ رہی اور فرانس بھی شکر جو چاند بگر میں ہوا دس گونہ زیادہ
فوج انگریزی سب جو کلکتہ پر متعین تھی ہوا اس لحاظ سے صاحبان انگریزی فیصل
شروع کی اور یہ خبر حلبہ گوشن زد سراج الدولہ جو ہمیشہ قوم انگلیسے ہا شکر اہ تمام
آتا تھا ہوئی اسنی ایک خط پر تنبیہ بنام ڈریک صاحب کے جاری کیا جو مثل ماحول
فضایل جدیدہ اور انہدام فضایل قدیمہ اور معجز حوالہ کر دینے کشند اس پر بہا سب
سراج الدولہ کا ایک یاد دہینے قبل وفات الہ وردی کے اس جہان فانی سے رخصت
اور تمام دولت و شکر اور ضلع پور تہہ بنام شوکت جنگ اب بڑے تہہ کر دیا یہ لڑکا

یاد اور اپنا
دست
لیکن اس
اکہ اور
سب خانہ
میں سے
بتا ہوا
نہ جوفات
بہت
رہا رہا
موت
سراج الدولہ
اس سراج
در وطن
نہ اس
کا بہت
م کی
دست
دست

چند روز مختصر صوبہ داری سراج الدولہ نے جو اسکا چچر اہائی بناسند باست بہت ہی
 ناعاقبت اندیش جفا کار و احق تہ اور بہت ممکن تھی کہ وہ ایسے میں اخصا سنی رہیں
 سراج الدولہ نے بعد سند نشینی کے فوراً نوکران قدیمی سے داد انکو یک قلم موقوف
 اور ایک میاگرہ اور با شو کما اپنی رفاقت میں رکھا وہ ہمیشہ تر غیبت سے تہو اور کسی اور پر
 کرنے بلکاموں کے اور اصرار کرتے تہو اور پر کرنے قلم و شبہ منصفی کے مال و ناموس
 پر تنفس اس بلا دکا یا تہ ظلم اور قہی اسکی سر محفوظ نہ تھا ریسان بہر اس ظلم
 نہایت سی بجان آئی اور خوالان فقر و صوبہ دار دوسرے کے ہوئے انہوں نے باستہری
 اپنی کے شوکت جنگ کو واسطے اس عہدہ کی تجویز کیا اگرچہ وہ بھی بد اطواریاں
 میں کم سراج الدولہ سنی نہ تھا یہ گروہ اعظم متفق ہوا اور ایک وکیل واسطی حصول
 رہائش اور غزوہ کی بنام شوکت جنگ کے طرفہ دہلی کی روانہ کیا ایک عرصہ متوقف رہا
 گروہ و سپاہیانہ کی حضور میں اسال کی بنا علی اس ناظم اس ملک کا کردہ سراج الدولہ نے
 ارادہ ان شخص سے وقف ہو کر جلد شکر اپنے کو فراہم کیا اور بارادہ میرا ہی چچر ہائی
 کے راہی یورینہ کا جو اپنے شکر خور راج محل کے پہنچا تھا اور کنگا سنی عبور کر گیا تھا کہ جو اپنے
 گورنر صاحب کا آئینی جہیز لکھا تھا کہ ہم میرجا اور احکام ناظم و جہات ہمیں وہ جو
 سنی اس جواب کے بہت غضبناک ہوا اور بہت بات زمان پر لایا کہ اگر زمرہ سرکار
 ہمار کو اپنی حمایت میں رکھتے ہیں اور فضل بنا کر ہمارے ملک میں رہتے ہیں تو دوسرے کنگا
 ہم تمہارا نشان اس قلم و زمین نہ کہیں گے یہاں کی کہو تو زمرہ گروہ فوج کش طرفہ ملک کے
 اور کوئی تجارت اگر نیری جو واقعہ فاسم بازار تہو تہو راج کی اور کنگین کو تہو کو بیعت
 صاحبان اگر نیر عہدہ سنا ہے برس باہر و ان ملک میں رہتے تہو اور کسی نوع کا خوف
 اندیش نہ کہتے تہو اسے اور دست فیصلہ نہ جو موجب حفاظت کا تھا ناظم سنی اور کنگین

اہمیان نے انہوں نے بجا صلہ جانیں لڑنے فیصلہ کر لیا مگر
 انکی ستر آویزا نہیں تھی ساتھ انگریز اور باقی مذہبستانی تہی باروت بہت بڑی ذخائر تھے
 تھی اور بندہ وقین رنگ اودھ سے اجالہ اور ساتھ جانیں پاس مزار آویزون اور نو بخت
 کے واسطے حصار شہر کے جلا انگریزوں نے اپنی تہی قابل مقابلہ اسکے کی بنا کہ مرچند لکڑی سے کرتے
 خطو اس میں تھے اور خطیر دنیا بھیہ لیا لیکن اسے کچھ جواب نہ دیا اور غم بالجنیم کر کر دیا
 اسکے کا جو اسفند الحشیش سراج الدولہ سولہ تین جون کو چھوڑ دینا چاہا وہاں مورچال انگریزوں کا
 تھا انہوں نے اسے اسے ایسی گولیاں ماریں کہ فوج غنیمت تاب لاسکی اور بہت کر دم دم میں مرنے لگا
 ستر دین مارچ کو کئی گھنٹہ تک محاصرہ شہر کیا اور دوسرے دن برطرت سہی حملہ کیا
 مکانات متعل فیصل کو اپنے قبضہ میں لایا اور ایسی تشابری کی کہ کوئی تاب نہ لاسکا کہ
 فیصل برٹریس اور مقابلہ کر نہ اسے اسے اور بہت سہی مار گئے اور کہتے ہی زخمی ہوئے
 اور مورچال پر فوج غنیمت قابض ہو گئی اور تمام انگریز فلوین ہاگ گئے وقت شب کے تھوڑی
 سی عمارات عالیہ میں جو کہ فلوین کے تھوڑے لگ گئی ایک تھوڑے واسطے مشورہ لڑائی
 جمع ہوا ہر ان جنگی بے نال و غور کے اپنی عہدوں اور حقوق سے جو ان پر لازم تھی اسے
 کہ سوا بہا گئی کے اور کوئی صورت امن کی معلوم نہیں ہوتی نہ مذہبستانی اس فلوین میں
 سنی تھی کہ غلہ جو اسمین تھا ایک ہفتہ بہر کو بی کافی ہوا اب یہ تھوڑے تھوڑے کہ دوسرے دن صبح
 اول عورتیں بعد از ان مرد کشتیوں پر سوار ہو دیں اور اس شہر کو چھوڑ دیں لیکن یہ خرابی
 کہ کوئی امن سے عالی حوصلہ نہ تھا جو امور ضروریہ کو بخوبی بجا لایا بلکہ سب سفلہ فراج
 اور خواہان حکومت تھی اور انقیاد اور فرمان بری روا کر گئے تھے ہر گاہ عورتیں کشتیوں
 پر سوار ہوئیں ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص گنہارہ کو روڑا اور راجا
 کشتیاں گنہارہ سی پہنچ لیں ہر واحد نے حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجھو اور جو کشتی کہ اسے

یہ تھوڑے
 میں
 و زور
 اس کا
 زنا کو
 ہر
 باقی
 دن
 فرما
 محل
 پر
 در
 چر
 ان
 س
 کل
 ہر
 کا
 ا

پہلے نظر آئی جزیرہ کیا تہ اول دریاک صاحب نے ہر فوج پہاگے اور عرصہ چند مخطہ میں کچھ پستیان
 جہازوں سے بل گئیں اور کچھ جہاز کو گئیں اور نصف سہی یا وہ آدمی قلعہ میں رہ گئے تہ جب
 قرار گوزر غاصر حوامردان قلعہ نے حوصل صاحب کے اپنا مسہ دار کیا تہ جہازوں مردان
 نے بیفاصد ایک کوسٹس لنگر کے تہ آئینوں جون کو دشمن نے بار در حملہ کیا اور ناکام بہشت
 کیا مردان قلعہ نے اہل جہاز کو ثبت سہی اشارات کئی تا وہ آکر آئین دشمن سے غلطی میں
 اور بہ بات مردان جہاز کو کچھ مشکل نہ تھی تہ دودن تک مردان قلعہ ٹرے اور اہل جہاز
 سس کو کئی انکا معین اور مددگار نہوا تہ مردان اندرون قلعہ کو ابھی تک ایک فوج باقی تھی
 ر اہل جہاز نامی جہاز جو پیور بن لنگر کر رہا تھا حوصل صاحب کے اسکے لائیکے واسطے
 دو آدمی روانہ کئی تہ یہ جہاز آنے میں طرف قلعہ کے زمین پر پہنچ گیا اور اتر نہ سکا اس
 اہل قلعہ اب اور بھی مایوس ہو گئی تہ آئینوں جب کو دشمن نے عمارات باقیہ کو جو کہ قلعہ
 آگ و پری تہ بیوین کو دشمن نے حملہ سخت کیا حوصل صاحب نے مقابلہ مناسب بنایا مگر غلط
 تاکہ نہایت ناظم کے بھیانک جہاز گرتہ بعد دیگر ایک شخص نے فوج دشمن سے واسطے یہ مگر کئی گوا
 کے ہشت رہ گیا اور بکشت فوج جواب نایب کے نہ کرنے انواب سے باز رہی تہ بعد ایک ساعت دشمن
 فیصل کے آگے اور چڑھ گئے تہ عرصہ ایک گھنٹہ میں مردان سراج الدولہ قلعہ پر غالب ہو گئے اور تاراج
 سکا شروع کیا تہ قریب پانچ گھنٹہ کے انواب جو صرف سواری ڈولی آئینیا اور انگریز آگے اسکے
 لائیکے حوصل صاحب تہ نہ منہی سوئی حضور انواب میں آیا انواب نے ہاتھ اسکے کھلا دیے
 اور بہت سی تشفی دیکر کہا کہ اسی ایک مر مر و ایدانہ نہیں گی وہ اس گروہ فیل انگریز کو دیکھ کر
 متعجب ہوا اور دل میں کہا کہ کیوں کر آئے تو گئے اس سخت دراز تک جس سر جو ہر تار میں جہاز
 مر نہ زیادہ تھا مقابلہ کیا تہ آئینی سید این دربار کیا اور حکم واسطے حضار کشند اس کے واپس
 حملہ کرنے انواب کا انگریزوں پر تھا کہ انہوں نے کشند اس کو اپنا حمایت میں بھیایا تھا اور

اسی وقت اس بات کا ہوا کہ برکات وہاں پہنچ گئیں اور اب میں ہر طرف خوف و ہراس میں گرنا شروع کر دیا۔
 لیکن نواب نے اسی ماحول کو بلکہ خلعت سرفروزی کا دیا۔ ایک قلعہ دار بند کی چوڑ خود بند
 مین چہ یا سات گتہ کے ماحول بطرف کینو کے گئی تو ایک چوہا ایسے انگریز مود ایک مانی اور
 مجروح داروں کے اسیر ہوئے۔ قلعہ دار نے واسطے شب بانی ان لوگوں کے حابیے محفوظ تلاش
 کی۔ اس قلعہ میں ایک مکان چہ گز کا لمبا کچھ کم باغ گز کا چوڑا تھا اور مو کے ٹکڑے ایک
 ایک کمر کی اسکی سرسے برگی ہوئی تھی نہ شہر سیاہی قید ہوا کرتے تھے نہ اس مکان کی گلی میں
 مسلمانوں نے انگریزوں کو اس پہنچے بن جو کمال شدت گرجی کا ہوتا ہی قید کیا کھلف اس
 بیان سے یا برے قیدی کمال تشنگی سنی جان اسے اور یانی جو حارسین نے انہیں دیا کچھ باغ
 ہوا بلکہ اور انکی حق میں مقرر ہوا شخص بہت سنی کر کر کمر کی تک جانا تھا اور نفع نفس حاصل
 کرتا تھا۔ اس حالت اضطرار میں انہوں نے ساتھ بہت منت سماجت کے محافظین مقام
 اپنی طاقت کی اسدعا کی نہ انجام کار ایک بعد دوسرے جان بحق تسلیم ہوا اور وہ
 جو زندہ رہ گئے تھے انبار مردگان پر کھڑے ہوئے اور بغراغت تمام استراحت کرنی لگے
 اور اسطر حسی چند آدمی زندہ رہی صبح کے وقت جو دروازہ کھولا ایک سو چالیس آدمی
 میں ستریس زندہ اور باقی مردہ باقی نہ بہ قتل مشہور بہ بلیک ہول یعنی سوراخ سیاہ
 و تاریک کے ہوا۔ اس کے سببے حصار کلکتہ میں خوف و غم واقع ہوا۔ ایک ہی مصیبت
 تھی جسکی باد گاری آج تک ہر ایک ملک میں ہے اور اسی کی سبب سراج الدولہ ایک بڑا ظالم
 ہوا۔ نواب دوسرے دن تک اس ناچار اسی بالکل آگاہ نہ تھا یہ قصور بانگ چند جو واسطے
 ایک رات کی محافظ اس قلعہ کا مقرر ہوا تھا۔ نہ کہ ان میں جو کونو اب اس واردات سے
 مطلع ہوا اور چند ان میں امرین بردہ کی منجملہ اسراں سوراخ تاریک سہی جو زندہ رہ گئے
 ایک جودل صاحب تھی انہیں بلکہ مقام خزانہ دریافت کیا جب اسنی سراسر زور و زخم

خبر زمین پائی نہایت شہر خواہ سراج الدولہ نے کو مقام قریبے جو ارطکنتہ میں ہے اور نام
 اس شہر کا علی گڑھ کہا بعد ازاں بہت مرشد آما دے ہفت کی دوسری جولائی کو اس شہر
 سے عبور کیا اور اہل دیچ اور قوتیس سے باج طلب کیا اور یہ بھی تنہا کہا یہی اگر وہ
 در باج میں کچھ عذر کریں تو خالی اپنا مثل انگریزوں کی سمجھیں اہل دیچ نے چار لاکھ پچاس
 روپی اور اہل قوتیس ساڑھے تین لاکھ روپی دیکر ہاتھ اس کے سجات پائی جس سال
 میں کہ شہر کلکتہ تخت حکومت انگریزوں سے نکل گیا اور وہ حدود و مجالہ سنی خارج کئے
 گئے اسی برس مغز سند سترہ سو چھپن عیسوی بن دینر نے ہوڑی سی زمین کا بیٹہ پایا اور
 شہر سی رام پور کے بنارکھی سراج الدولہ حصول اس فتح سے خودم دشاوان مرشد پایا
 داخل اور بارڈر قصبہ پورنیکاجو دارالحکومت شوکت جنگ کے بنی عم اسکے
 کیا اسناد واسطے قصبہ کرنے کا ایک اپنے ملازم کو فوجدار اس ضلع کا مقرر کیا اور اس
 چیرے پہاڑی کو لکھا یہی کہ وہ اب اس عہدہ کو سپرد کردینا اس بات سے وہ بہت اشتہور
 اور در جواب لکھا کہ ہم صوبدار ان اضلاع کی بموجب قانون کے ہیں اور مقرر کئے ہوئے ہیں
 عہدہ پر شاہ دہلی کے تھے اور علاوہ یہ اور لکھا کہ فوج مرشد آما کو خالی کر دیے اور
 جہاں کے مزاج میں آدمی چلا جائے نہ سراج الدولہ یہ جواب شکر نہایت برہم ہوا اور
 سجدی تمام شکر فرام کر کر پورنیہ کے طرف کوچ کیا نہ شوکت جنگ سے فوج انجی کے اس
 تھا لیکن وہ فن ٹرائی سنی بالکل ناواقف تھا اور نصیحت بھی کسی نہ سنتا تھا اسکی
 افواج ہمراہ دیکر طرف ایک جائے مستحکم کے سامنے جسے ایک جبل تھی اور سپر فٹن سنگین تھا
 اور اس مقام میں اگر خمیہ زن شو کوئی سردار اس فوج کا آئیں جنگ سے واقف نہ تھا
 سر ایک سردار نے اپنے اپنے شکر کو جس جا مناسب تھا مقام کروایا نہ سیارہ سراج الدولہ
 آخر کو مئی چیل آگئے اور دشمنوں پر اتوار سے کرنی لگے تو یہاں سے فوج شوکت جنگ

جنگ سر اسبید ہو گئی بسبب کی اسنی ازراہ بیوقوفی کے سواروں کو حکم دیا کہ وہ چیل سپر باربرین
اور حملہ کریں وہ مشکل تمام اسوں ذل دل میں کسی گدڑی اور اونہین میں سخت پرہیزجو ویرنوی
تھی کہ فوج سراج الدولہ کی سخت حملہ کیا جبکہ ہنگامہ جدال گرم ہو رہا تھا شوکت جنگ میدان
معرکہ سختی خمیہ بین گیا اور غور توں سے مشغول ہوا اور اس طرح کامست ہوا کہ کشیدہ فاست تھپہ
نہ سکتا تھا سرداران فوج اسے پاس اور مضر ہوئی کہ وہ سرفوج پر چل کر کھڑا ہوا انہوں نے
باقی پراسر سوار کیا اور ایک آدمی پیچھے اس کے پیٹیا تا وہ گرنے پر پڑا اور سید ہا بتیار ہو اور
کنارہ چیل پرے کے جو تہیں کہ وہ وہاں پہنچا ایک گولی فوج عدو اس کی پیٹیا پر لگی
اور وہ وہیں ہوج میں سر دھو گیا لشکر اس کی یہ حالت دیکھ کر ہباگ نکلا نہ بعد دو دن
موسن لال جرنیل ناظم ہنگالہ پور نے یہ قافلہ ہوا اور خزانہ جو قریب سے لاکھ روپے کی تھا
میں سے شوکت جنگ کے مرشد آباد میں بھجوا دیا سراج الدولہ اس لڑائی میں گیا تھا اور
راج محل سے آگے نہ بڑھا تھا لیکن بسبب اس ظفر کے اپنا بڑا فخر کیا اور رڑی کر دے فرستی شد
اور حاجت کی نہ ہم ذکر کریں وہ امور انگلینہ جو بسبب فتح کلکتہ کے گبرنگے اتھوڑ دیکھا
یہ بعد اپنی چھٹی یعنی مصیبت میں جھوڑ کر جا اپنے مہو طون کی مدراس سے مدد مانگی نہ اور
پس بعد رفقا کے جہاز پر قریب دہانہ دریا کے ٹھہرا رہا اور وہاں بہت بیمار ہو کر مر گئے
ضبار مصائب جو کلکتہ میں واقع تھے مدراس میں پہنچیں گورنر اور ارباب کونسل اچوال
لشکر بہت خائف ہو انہوں نے برطرفی اپنے تین گہرا سو اچوت سو پایا اسوا کے لڑائی
میں بھی قریب کہ ہو اگرچہ فوج اس میں جو نو چری میں تھی بہت دور اور سے اور فوج انگریز
تقلیل سپر ہی انہوں نے معاونت ہنگالہ اسم مقاصد جانا انہوں نے ایک فوج سحر سپر درجہ
مرل ویت نس کے تیار کی اور تھوڑا لشکر کیردگی کرنل کلاؤ کے جمع کیا تیرہ برس سپر
اوصاف ہمارہ برسی عمر میں مرد اہل قلم میں داخل ہو کر دار و سندھو شان و جا تھا بعد از ان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خوابش سپا بگری سی وہ فوج بن بری ہوا اور وہاں ایک بری شہرت اور ناموری حاصل کی
اکتیس کے عمر میں وہ بچا لے کر گیا اگرچہ وہ کم عمر تھا لیکن تجربہ کار تھا ہتھاری اسباب حرب
میں ایک ماہ در آئندہ اس میں صرف ہوا تہ اور جہاز و ہتھیار ماہ اکتوبر میں سندھ سترہ سو
چھ سو سی کو روانہ ہوئے ہوا آسمان مایل مشرق چلی شروع ہو گئی تھی اور کشتیاں جہتہ
کلکتہ میں پہنچی اور دو کشتیاں بہت بچی آئیں اور سب کشتیوں میں جو کچھ کلکتہ کو گیا تھا سو انگریزوں
چند رہ سو بندوستانی سپاہیوں میں سے کچھ کو وہ قتل کیا جن میں آہستہ آہستہ ہندو کو مہیا کر کے
جہاں ایک قلعہ مغلوں کا تھا کوچ کیا کر نل کلا آئے رات کے وقت اپنے لشکر کو کشتیوں سے زمین
پر اتار دیا لیکن میراں ہندی انکو دیکھ کر راہ کی گئی اور بعد طلوع آفتاب کے وہ قلعہ کے قریب
پہنچے تاکہ چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سے آئیں اور اگر فوج اسکی اسوقت تہ تیغ نہ ہوتی
اغلبن تھی کہ انگریز کشتیاں لیکن کلا آوا صاحب نے جلد نوین مفادہ حریف بن لگا دیں
ایک گولی ہووچ تاکہ چند پرا کر گئی اور وہ مضطرب ہو کر کلکتہ کو بھاگ نکلا خوف کے مارے
وہ بیان ہی نہ تھا اور ایک حبیب یافتہ آدمی کے چوڑ کر کشتیاں پاس آقا اپنے کے سر
کو چلا گیا کلا آوا صاحب اہ خشکی سے کلکتہ کو گئے اور جہاز بہتیراوشوہاں آہنچے اور دو گھنٹہ
تک اسپر ایسی توپیاں بن کہ آخر کار دوسے جنوری سندھ سترہ سو ستادین کو وہ قبضہ ڈیڑل
میں لگیا اور ایسے سہل طرح کلکتہ پر قبضہ انگریزوں میں آیا کہ صرف دو چار ہی آدمی تلف ہوئے
چونکہ کلا آوا صاحب کو یقین تھی کہ نواب نے خوف و ڈر کی صلح کر لیا اسلئے دو دن بعد
پھر ایسے کلکتہ کے آہنی جہازوں سے ہولناکی کو جو اسوقت میں ایک بڑی جا تجارت
کی تھی یہی اور اسپر متصرف ہو گئی فوراً بعد لینے کلکتہ کے آہنی سپاہیوں پاس کی دہلی
پہنچے تاکہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزوں اور نواب کے کوادین نہ سپر فوج والہ وہ
اور لا نصحت انکی جو سستی تمام خستہ تھی نہ لیکن اسکی بات معلوم کی کہ کلا آوا صاحب ہولناکی سے

کیا اور اسکی تجارت گاہ کو کوٹا تھ وہ بہت عظیم بنایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکی کلکتہ کو روانہ ہو
 اسکی ہونٹ کے بیسویں جنوری کو دریا ہو گئی سی عبور کیا دوسرے فروری کو یاد کو کوس
 فریق کیونکہ کلاؤ صاحب سی وہ گڈرا اور عقب شہر کے خیمین نصب کئے فوج کلاؤ
 میں ساٹھ انگریز اور بارہ سو خندوستانی اور شکر نواب قریب جالینس ہزار کے تھا میراج
 کے بیٹے ہی کلاؤ صاحب نے پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اس بات پر راضی ہوا اور کئی ملاقاتیں
 سفیران انگریز اور نواب کے ہوئیں لیکن انہوں نے اسی راستے باز نہ کیا ان کے اقوال اس
 پر اعتماد کیا اسکے انی سببی باشندگان اطراف کلکتہ کی بہاگ گئی اور علی انگریزوں میں کم
 ہو گیا اس سبب کلاؤ صاحب ایک بارگی حملہ کرنا مناسب جاننات کے وقت جو نہی فروری
 وہ جہاز ایدمل کو گیا اور چوبیس سولاح اس سے لے کر آدھی رات تک گنہ گنہ گڈرا تھا کہ وہ معہ ہمارا
 اپنی کے زمین برادر اور دو بیٹی تمام شکر صلح ہو گیا اور چار ہر کوچ طرف کیونکہ کیا
 کلاؤ صاحب کی شکر میں تیرہ سو چار انگریز اور آٹھ سو خندوستانی سیاحی تھی وہ اس جمعیت کو
 ساتھ لیکر دس گھنٹے حملہ کرنے کی فکر عدو پر جو تیس رتبہ انسی زیادہ تھا جلا صبح ہونے ہی پہلے
 اس شدت سے گرنے شروع ہوئی کہ کوئی شخص عرصہ میں گزرتا نہ سہنی اپنی نہ کہہ
 سکتا تھا اور یہ اکثر آخر موسم دی میں پڑا کرتی ہی انگریز لڑتے ہوئی کیسوی دشمن
 جاگئے دوسو بیس انھن سی مقتول اور مجروح ہوئی لیکن نواب کے آدمی بہت آ
 ماری گئے تھوڑے اس سخت حملہ اف کی سنی وہ ترسناک ہوا اسنی دیکھا کہ کسی ایک
 دلاور سی اسی مقابلہ درمیں تھا اور فوراً کیسوی اپنا جاکو س کے فاصلہ پر ہٹا لیا کلاؤ
 صاحب نے دوسرے حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ سی بہت عاجز ہوا اور
 عہد و پیمان صلح مرقومہ نوین فروری کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ اپنے ان لوگوں
 نے ہر حاصل کی یہ علاقہ نواب میں انکی اسباب تجارت پر محمول یا نکل رہا اور

اسکی ہونٹ کے بیسویں جنوری کو دریا ہو گئی سی عبور کیا دوسرے فروری کو یاد کو کوس
 فریق کیونکہ کلاؤ صاحب سی وہ گڈرا اور عقب شہر کے خیمین نصب کئے فوج کلاؤ
 میں ساٹھ انگریز اور بارہ سو خندوستانی اور شکر نواب قریب جالینس ہزار کے تھا میراج
 کے بیٹے ہی کلاؤ صاحب نے پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اس بات پر راضی ہوا اور کئی ملاقاتیں
 سفیران انگریز اور نواب کے ہوئیں لیکن انہوں نے اسی راستے باز نہ کیا ان کے اقوال اس
 پر اعتماد کیا اسکے انی سببی باشندگان اطراف کلکتہ کی بہاگ گئی اور علی انگریزوں میں کم
 ہو گیا اس سبب کلاؤ صاحب ایک بارگی حملہ کرنا مناسب جاننات کے وقت جو نہی فروری
 وہ جہاز ایدمل کو گیا اور چوبیس سولاح اس سے لے کر آدھی رات تک گنہ گنہ گڈرا تھا کہ وہ معہ ہمارا
 اپنی کے زمین برادر اور دو بیٹی تمام شکر صلح ہو گیا اور چار ہر کوچ طرف کیونکہ کیا
 کلاؤ صاحب کی شکر میں تیرہ سو چار انگریز اور آٹھ سو خندوستانی سیاحی تھی وہ اس جمعیت کو
 ساتھ لیکر دس گھنٹے حملہ کرنے کی فکر عدو پر جو تیس رتبہ انسی زیادہ تھا جلا صبح ہونے ہی پہلے
 اس شدت سے گرنے شروع ہوئی کہ کوئی شخص عرصہ میں گزرتا نہ سہنی اپنی نہ کہہ
 سکتا تھا اور یہ اکثر آخر موسم دی میں پڑا کرتی ہی انگریز لڑتے ہوئی کیسوی دشمن
 جاگئے دوسو بیس انھن سی مقتول اور مجروح ہوئی لیکن نواب کے آدمی بہت آ
 ماری گئے تھوڑے اس سخت حملہ اف کی سنی وہ ترسناک ہوا اسنی دیکھا کہ کسی ایک
 دلاور سی اسی مقابلہ درمیں تھا اور فوراً کیسوی اپنا جاکو س کے فاصلہ پر ہٹا لیا کلاؤ
 صاحب نے دوسرے حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ سی بہت عاجز ہوا اور
 عہد و پیمان صلح مرقومہ نوین فروری کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ اپنے ان لوگوں
 نے ہر حاصل کی یہ علاقہ نواب میں انکی اسباب تجارت پر محمول یا نکل رہا اور

ذکر سراج الدولہ

کلکتہ اور بنارہ ایک دارالضرب جدید کی افتتاح یافتہ گئی تو اب نے واپس کر دی تھی
 کا جو ٹرائی میں غارت گیا تھا اور دادا کرنے قیمت کا ملانے کے جو ضائع ہو گئی تھیں
 کیا بلحاظ ظفر انگریزوں کے تو اب نے ان عہدہ کو اپنی حق میں ثبت مناسب جانا لیکن کلا آوا
 اس سے مطلع تھا کہ ایک ٹرائی فرنگستان میں درمیان فرانسسوں اور انگریزوں کے ہو گئی ہے
 اور لشکر فرانسس جائزہ نگرین برابر لشکر کلا آوا صاحب کے تھا اس لئے وہ اندیشناک ہوا اور نو
 سی اول صلح کر کے حملہ کرنا فرانسسوں پر مناسب جانا جب خبر جنگ ان دونوں فوجوں کی کلکتہ
 میں پہنچی کلا آوا صاحب نے فرانسسوں سے پیغام کیا کہ ہم ملک ہندوستان میں صلح رہیں گے اور
 وہ جسے یہ حملہ کریں گے گورنر جائزہ نگرین جواب دیا کہ ہمیں یہ بات منظور تھی لیکن اگر جنرل
 فرانسسوں کا آنا تو یقین نہ کر وہ اس عہدہ و بیان کو جائزہ نگرین کہتا کلا آوا صاحب نے دیکھا کہ
 کوئی تدبیر ایسی نہ تھی کہ جبیر اعتماد ہو اور کلکتہ کو بھی محل خطر میں پایا اس لئے کہ فوج فرانسس
 انگریزوں میں کثرت سی تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سراج الدولہ نے صلح بخوبی کی تھی اور وہ
 کی وہ پرستندہ پکار ہو گیا چونکہ نواب و فرانسسوں میں ایک مدت سی موقت تھی اس
 اس لئے کچھ فوج انسٹی اس لئے انکی مدد کی بھی کلا آوا صاحب نے حملہ کرنا فرانسسوں کے بستیوں
 پر بے استرضائی نواب کے مناسب بنانا اور چند درخواستیں اسباب میں اس میں بھی
 لیکن انسٹی کچھ جواب باصواب نہ آیا اور بستی و محل میں ڈال دیا ایڈمرل دیش نے ایک
 اسکو اسمفٹو کا لکھا کہ لشکر جتنا ہمیں مطلوب تھا موجود ہے اور ہم نائیرہ جنگ اس طرح
 کریں گے کہ انظافاً اسکا ساتھ تمام پانی لنگا کے ہو سکی گا سراج الدولہ اس سے ثبت
 خوف زدہ ہوا اور دستوں میں بارج سنہ شترہ موسساتوں عیسوی کو خط مغرب کا لکھا
 جسکے انجام میں یہ الفاظ مرقوم تھے کہ جو تم بہتر سمجھو کر کلا آوا صاحب اس سے اجازت حاصل کر لیں
 برسرِ سمجھ اور علیٰ انظر فوج اپنی دشمنی کی راہ سے خانہ نگر کو لگا ایڈمرل دیش میں بھی راہ چھانڈوں

برگیا اور ساسنی مشہر کے لشکر کے کلا اوصاحب نے بہت مروا لکی اس گرائی بن ظاہر کی لیکن
 حقیقت میں اس جنگ کو فوج بھری نے تسخیر کیا یہ ایک بڑا جنگ تھا جس میں ایک انگریز سپہ سالار
 اپنے بھتیجے کے ہم مقام بعد محاصرہ لودان کے تصرف میں آیا یہ بات اکثر مفہوم ہوئی ہے
 کہ انگریزوں نے سپاہیوں یا فسر وں فرانسیسی کو رشوت دی اور چاند لکھ کر دغا سی لیا اور ان
 جو اکی مذکور ہو گئی موجب اس افواہ کا موافق قلعہ دار فرانسس نے ایک بڑا لشکر اور ایک کشتیاں
 غرق کر کر بند کر دیا تاکہ انگریزی جہاز اس کے نہ بڑھ سکیں اور ایک چوٹی سی بھر کھولی رکھی جس سے
 چند آدمی واقف ہی رہے تو نامی ایک شخص افسر فوج فرانسیسی کو رشوت دے مار ڈالے
 تاخوش ہو کر کلا صاحب سی جاہل اور مقام نہیں سی مطلع کیا اس نے چند روز کی بعد نوکری
 انگریزوں کی سہی کچھ روپیہ دیا اور فرانسس بن اپنی باب پاس بھجوا دے جس کو اسی اہانت
 سی لیا اور گھلا بیسی کہ یہ روپے دغا بازی و لشکر امی کامی اس بات سی اوس سی ایسی غیرت
 آئی کہ اس نے ایک رومال کی یہاں سی بنا کر دروازہ اپنے سے ٹٹک گیا اور جان بحق ہوا
 عہد دیان مراج الدولہ کے انگریزوں نے قلعہ دار الفرب اور قلعہ کے ما دون ہو گئے وہ ساٹھ
 برس تک سی لا حاصل رہے حصول ان مطالب کی کرتے رہے کیونکہ قلعہ قدیم جسیر کوئی نہ ہو
 منصرف ہو گیا خفیہ بنا گیا ہا کلا و صاحب جلد تیار سی فیصل شکم میں کہ جسیر کوئی نہ ہوتا
 فوج غلبہ کر کے معروف ہوا بنیاد قلعہ جدید کی سند سترہ سو ستاون عیسوی میں پڑی اسی
 اسکے تمام ہونے میں بہت سی کی وقت بنا ڈالنے کے اس نے کچھ لحاظ روئے کا نکلیا کشتیاں سی
 میں صرف ہو گیا اور سطح ایک فوٹیشن کیا ہا پیرا شین کچھ تصرف نہ کر سکتا تھا اگرچہ یہ بات
 بتدیج معلوم ہو گئی کہ اس عمارت میں دو گز دروئے خارج ہوئی اور ایک دار الفرب اسی
 سال میں تیار ہوئی اور پہلی فرب کہ انگریزوں کی تو ان اٹھ شش سترہ سو ستاون عیسوی میں
 میں پڑی کلا و صاحب نے جب تصرفات انگریزوں کو بند مقرر کر کے دیکھا کہ یہ بات

روپیہ کی
 وکی
 کلا و
 بھری
 لودان
 فرانسس
 کشتیاں
 رومال
 کلا و
 فوج
 غلبہ
 فوٹیشن
 عمارت
 پہلی
 تصرفات
 بند
 دیکھا

ملاحظہ

بروز ہی فایم رسی کی آہنی شروع سی دیکھا کہ وہ اس جہازہ بین کے ایک اسکے جانا انکو ضرورت
 وہ پس نہ برین تھا کہ زانیس پیرنگلاہن ایک چہا ہر زین کے مالک بنوتے تسی نامی اس کے
 اضلاع و کہن میں بہت ظفر یاب ہوا اور زور کثیر اسے اسے اچ الدولہ باوجودیکہ انگریزوں سے
 صلح ہووے تھی کہتا تھا ہر بی وہ لسی کو بلاتا تھا کہ انگریزوں پر کرسے اور چند خط
 اسکی کھلا آد صاحب نے پکڑے تباہی اور بربادی جسے اسے اچ الدولہ نے پانہ انگریزوں سے
 ہی اسکی دل سے نہ ہولی تھی اور اکثر اس بات سی وہ غصہ میں آتا تھا ایک دن ویت
 صاحب زبیر نشت خفا ہو کر وہ کہتا کہ ہم تبہیں اپنے دربار سی نکال دیں گے اور دوسرے
 دن اسکو خلعت سر ارازی کا دیتا تھا ایک دن خط کھلا آد صاحب کو پیار دالتا تھا اور وہ
 دن اسکی معذرت میں اسکو خط لکھتا تھا جب انگریزوں نے دیکھا کہ جب تک یہہ جوان پرورد
 ریاست نیگا رہے گا امن ہمارا کسی نوع منظور ہوگا جب کہ وہ نہ برین اپنے دل میں
 واسطے اپنی حفاظت کی کر رہے تھے کہ ایک نے مصاحبین کو اب سی اس پاس خط پہنچا اسکی
 خود میری ظلم سے دل انکی بہت گئی تھے اور عزت و مال و جان انکی اس سے ہمیشہ خوف میں
 تھی سابق اس سے انہوں نے اتفاق کر کر چاہا تھا کہ شوکت جنگ کو مسند ریاست پر نہا دیں
 لیکن یہ نہ بر انکی کچھ سرسبز نہوئی بار بار ارادہ انکا اسکے آثار و نیز پر منہ ریاست سے
 ہوا اور خفیہ انگریزوں سے مدد طلب کی تھی اور منہ و لوگ یہہ سمجھتے تھے کہ زید ارادہ انگریزوں
 کو بلایا تھا کہ وہ اس کے ملک لے لیں اور پانہ اسے اچ الدولہ سے انہیں شہنشاہی دین اس سے
 سی یہہ بات ضروری کہ ہم فلی راست بیان کریں زید ارادہ ان بردوان یا نہ یا راج پشی
 یا کسی اور ملک اس سے کسی میں شریک نہ تھی کس طرح وہ ہو سکتی تھی یہہ لوگ فقط محصل ہر
 شہنشاہ سے کسی کی یہہ لوگ ہر مسند متول صراخان یا شہنشاہی ہر خیر بخشی و خیر
 فرج ای جتہ و خیر اپنے وزیر ہر و سخا راج و و تہذیب ان لوگوں کو کھلا آد صاحب اس سے ہر خوا

درخواست اس مضمون کی پہنچی کہ وہ سہ فوج الگ کر بی بیہان آوے اور سہراج الدولہ کو مستند بنائے
 سر اوتارے اور سراجا اسکی سرخسہ کو تیار کر کے انگریزوں نے دیکھا کہ بے شمول ہمارے بیہان
 ایک سرکشی اوتارے والی اور انکی مدد کرنے میں عین منفعت کثیر ہو گئے صاحبان
 کونسل چون کہ بے ہمت اور بوجہ شجاعت فرمکتے تھے اس لئے اس سارے مشن میں
 شریک ہونے سے نا مل کیا بلکہ ایڈمرل ویت سن نے اسکو ایک امر عظیم سمجھا اس واسطے
 کہ وہ لوگ جو اہلک غریب بن جا رہے تھے انکو کھربا کر لے کر جانے اور حاکم اس ملک کو نکال دینے
 لیکن کلا آو صاحب ایک مرد شجاع اور دلیر تھا اور تمام محکلات اسکو موجب از و یاد و
 کامیابی ماہ اپریل اور مئی میں نوشت خواند اس معاملہ کے کلا آو صاحب اور افسران نواب
 میں بوسید ویت صاحب نے ریڈیٹ فرسٹڈ آیا کی تحفی نواب سہی جاری رہی اور وہ بالکل
 اس معاملہ سے آگاہ ہوا بلکہ عوامی ایک غریب کے اسکو کچھ شک بھی نہ ہوا اسنی سرخسہ
 کو بلا کر قرآن آگے دیا اور اس بات کی حلف لی کہ وہ اسکو شکر ادا کرے اور ہوائی نکلتا ہے
 تمام اسباب حرب آمادہ ہو گیا تھے راز فریب تھا کہ زبان ہی جہ کے ظاہر ہو جاوے
 وہ دولت بشمار رکھتا تھا لیکن طامع بڑا تھا اس سے یہ اقرار ہوا تھا کہ جتنا روپیہ
 کہ نواب کا ہاتھ لگتا اس میں سے محض پانچ روپے سبکدوش کے اتنی دیتے لیکن
 اسپر راضی ہوا لیکن بوقت شام کے وہ ویت صاحب یا اس گنا اور یہ بات کہی
 کہ اگر تم نہیں لاکھ روپیہ زیادہ کی نوشت نہ کرو گے تو نواب کو تمہاری سازش سے
 مطلع کروں گا اور یہ بات ظاہر تھی کہ راز افشا ہوتا تو ویت صاحب اور وہ لوگ
 جو اس میں شریک تھے مارے جاتے ویت صاحب نے اس حکارہ و غایار کو ویت
 دلاسا دیا تاکہ کچھ مہلت حاصل ہو جائے اور فوراً لاکھ روپیہ مانجرا لکھ بیجا بن کر شکر کلا
 صاحب مضمون اسنی اپنی جہ کو دسمن خلق اللہ سمجھا جس نے یہ فریب اسنے

زیادہ لئے روپی کے کیا تھا اس نے خیال کیا کہ جو بکر و عید اس کی قرب تو سکتے دیکھ
 مناسب تھا اس نے دین صاحب کو حکم بھیجا کہ تم بوجہ کہنے اس کے کے اقرار کرو اس نے
 دو کاغذ تیار کئے ایک میں اقرار تشریف لاکر روپی دینے کا اہی چند کو درج کیا اور دوسرے
 میں وہ رقم بالکل لکھی کاغذ جس میں کہ اقرار تشریف لاکر روپے کا تھا اسی دیکھا با جس سے
 اسی اطمینان ہوا اور میر جعفر سی بہہ بات اقرار با بھی کہ وہ موجودیت اپنی کے ہنگام پر کر
 انگریز کی شکرت اتنا ہی عدا ہو کر آئے جب چیز مہیا ہو چکی کلا او صاحب نے ایک خط سرچ لکھا
 لکھا اور اس میں تمام کا بعد جو انگریزوں کے پاس تھا سب اور ہائین تہیں ذکر تہیں اور اسے نقص
 الزام دیا اور تہین لکھا کہ تمی جو ملا فی بن اس کے اقرار کیا تھا اور ایک اور تہیں لکھا کہ اس کے اقرار
 کے طلب کی ہو اور اس خط میں ہم لکھا تھا کہ میں خود شہداء کو گواہوں بنا اور دربار تہا کے
 قضایا جو مابین ہمارے اور تہا کے فیصلہ کر دیں ہم طرز خط اور ہنگام اس خبر سی کلا اور
 صاحب آنا میر مظفر ہوا اور ملا کے کو موٹ کر کے کوچ کیا کلا او صاحب نے شہدوع ماہ جون سنہ
 سترہ سو شان کوٹ کر اپنا روانہ کیا ستر دین جون کو وہ کوٹھن بیچے اور دوسری دن
 اس کو محاصرہ کیا اور قابض ہو گئی انیسویں تاریخ کو بارش شدت سے ہوئی کلا او صاحب کے
 اس میں نردو تہا کر آیا وہ دریا سی گذر کر لوہ سی مقابلہ کر آیا اور شاہت جانا اسوا
 کو نہ کچھ نشان میر جعفر کا بیان اسی دیکھا اور نہ خط اس کا پایا اسی ایک شور دریا جنگ
 کے جمع کیا اور خلاف جنگ کی انکی را سے فی قرار پایا اور کلا او صاحب نے انکی را کو تہن
 لیکن بعد خوب خوف کر نیچے اس مقدہ میں اسی نردو تہا سب سمجھا اس نے بغور
 دیکھا کہ اگر بعد اتنے دور آنے کے وہ اتنا ہر جاتا تو البتہ فواید انگریزوں کے ہنگام میں
 جاتا ہونی با تہوں کو نہ کہ قرب غلوغ آقا کے خراساں میں ہور کرنے کا اور چار گشتہ ہور
 کے تمام فوج دوسرے کنارہ پر آتھی انہوں نے یہاں مقام کیا اور ان کے کوچ کیا تہوں کو فواید

دو پہر ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ بن بلاسی میں پیچھے اور صبح ہوئی ہی لڑائی شروع ہو گئی کلا اوجھا
میر جعفر اور اسکی لشکر کا منتظر رہا لیکن بیان ہی انکا کچھ اثر نہ پایا نواب کے فوج میں غیور
سوار اور تیس ہزار سپاہ تھے وہ عقب فوج کی خیمہ میں جمعہ خوشامد کوٹ کے بیٹھا رہا اور دیر
لڑنے کے میر جعفر اگرچہ بوٹا شکر وہاں موجود تھا لیکن اسنے کچھ مفاد نہ کیا فریب دہر کے ایک
گولہ بزدل کے آکر لگا اور ٹانگہ اسکی اور گئی اسکو نواب کی خیمہ میں لگے اور اسنی حضور نواب
بن جان بحق تسلیم کی نواب بہت سدا سید ہوا اور تمام نوکر و دن پر شک و غبار کا کرنے لگا
اسنی میر جعفر کو بلایا اور اپنی گھڑی اقرار اسکے قدموں پر دہری اور بہت نضر و الحاج سے
کہا کہ وہ بواسطہ روح ناما ہے مکی اسکی تفسیر صحاف کرنا اور اسوقت در ماندگی میں اسی
بہت دنیا جو جعفر اقرار کیا کہ میں ترا خیر خواہ رہوں گا اور تجھے دعا کروں گا اور دعا
دونو ہی کے اسنے نواب سی نصیحتا کہا کہ اب دن بہت آگیا ہر مناسبت کہ تم لشکر
اپنی کو میدان کا دراز سی بلالو اور کل لٹا والدہ کا سیم و دو نوابم سو کر ت کشی کریں گے اور
لڑیں گے جب میں محل سپاہ لا ر فوج نواب جنگ میں شکر م تھا کہ حکم واسطے اسکی میرا
پہنچا اور وہ بالکراہ اسکو بجا لایا اسکے جلی جانی سسیاہ بیدل ہو گئی اور ہر طرف ہلکے لگا
صاحب تہہ اسسانی کے مظفر و مشہور ہو اسراج الدولہ ساڈنی پر ہوا اور دیر
سوار عہد لیکر تمام راجلا اور قبیکی وقت قریب آئیں ہجر کے مرشد بابا دین داخل ہوا آغا
اپنی آفرین و امیر دن طلب کیا کہ کس پاس آکر حاضر ہوں لیکن ہر ایک انجن کا اپنی اپنے گھر چلا
گیا بلکہ خسر کا بھی اسے کنارہ کر گیا ابکن کا مل وہ تھا قلعہ میں رہا اور تب اسنی آئے
جانبازی کا ارادہ کیا رات کے وقت اسنی اپنی زوجہ اور بہو اسے ایک رفیقوں کو رہتوں
میں ہوا کیا اور دروہو اسے حنا انجن آکا ہوا اور آدھی رات برتن گنتہ گزریے تھے کہ
وہ بگوان گولہ کو بہاگ گیا یہاں سی اسنی با ارادہ ملے لا صاحب فرانسس

دور
اجبر
خبر
سبح
عبد
ج
ایک
ظا
ن
اون
اس
انما
احمد
رخصه
بغور
رس
یله
بود

کہ جب کو اس نے چٹہ سولا یا ہا کشتیوں پر دارو کو گرا دیا کی لی جنگ پلاسی سی کو
 انگریزوں نے ہندوستان میں استقلال پایا کی اس لڑائی میں شہرت بیش انگریز اور سپاہی
 سپاہی مقتول اور مجروح سے بعد لڑائی کے میر جعفر نے کلا اور صاحب سی ملاقات کے
 اور مبارک باد دی اس فتح کو وہ تیرہ شد آباد کو گئے میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنے
 قبضہ لایا تمام رشتہ و شہر اور مراٹھ ملک و مان جج جوئی اور دربار ہوا کلا اور صاحب
 اپنی جابی سی اتھا اور ماتہ میر جعفر کا پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آداب نوابی بنگالہ و بہار دار
 کا سجا لایا وہ مودہ چند صاحبان دیگر اور رام چند دیوان کلا اور صاحب اور جوگن
 منشی کے خزانہ پر گئے انھیں انہوں نے دو گروڑ روپی سی کچھ زیادہ کی اسے اور دربار
 سورج اس زمانہ کا بیان کرتا ہے کہ یہ خزانہ فقط باہر کا تھا اور ایک خزانہ اور تھا جو زمانہ
 رہتا تھا اور اسے کلا اور صاحب کو مطلع کیا اس غنیمت میں کہا گیا کہ آٹھ گروڑ روپی
 سی زیادہ کا مال چاندی دھاتو جو اہر کا تھا وہ کہتا ہے کہ میر جعفر اور امیر بنگالہ راجہ چند
 نے ہر دولت اور ہر قول میں دروغ معلوم نہیں ہوتا اس واسطے کہ راجہ چند جکا شاہرہ شاہ
 روپی تہا دین میں بعد ہوا اور سو گروڑ روپی کا مال چوڑا بازو جوگن جو بعد از ان طبق
 براہ ہوا اسکی تخمینہ زیادہ سا تہہ روپی سی نہ تھی چند روز بعد اسنی اپنی ما کے شہر دین
 نوا کہہ روپی صرف کئی ایام مصائب انگریزوں کے اب منقطع ہوئی جون سترہ سو چھپن
 عیسوی میں گڑھی اور تمام اسباب تجارت انکا تاراج ہوا تھا اور شہر بدوینہ تر متروک
 انکا بنگالہ میں یا نور کینے کا مکانا نہ رہتا تھا جون سترہ سو ستادین کو وہ فقط ای
 کو تھی یہاں متصرف نہو گئے بلکہ سراج الدولہ کو جو انکا دشمن تھا مغلوب کیا اور انکی اپنی
 سٹی کو اب تباہ اور بنگالہ سی فرامیوں کو جو انکے مخالف تھے نکال دیا اب فقط بہ
 بات رہی تھی کہ وہ نقصان اپنے کو خزانہ مرشد آباد سی دھولی کرتے اس بات

نے فرار کیا کہ ایک گروہ روپیہ کینی واسطے نقصان سرکار کے اور بیس لاکھ روپیہ
 صاحبان انگریز عیوض اپنی اپنی اثاثات البتہ کے جو ملک کے شکست میں غارت کیا تھا اور شیش لاکھ
 روپیہ ہندوستانی اور سات ارب روپیہ لیتے علاوہ اس کے بہت روپیہ انعام میں فوج بحریہ
 و برتری کو عطا کئے بلکہ نوکران سرکاری بھی جو ساعی واسطے مسند نشینی میر جعفر کے سوئے
 محروم رہے کلا اوصاف حسب نو لاکھ روپیہ لے اور دوسرے صاحبان کو نسل نے کم اس
 اس بات کا عہد و بیان ہوا کہ انگریز جمیع حقوق ایمون پر بطور سابق کے قابض رہتے اور
 زمین جو باہر خندق کے بنی اور چہ سو گز سے آگے تخت انگریزوں میں رہتی اور اختیار
 شہر وں جنوبی ملک کا کالیہ تک سرکار کینی کو ہوتا اور فرانسس ان اضلاع میں رہتے تھا
 سراج الدولہ بگوان گولہ کو روانہ ہو کر راج محل میں پہنچی اور کشتی سحر و تر کر فریب جو پیری
 ایک فقیر کے جسکو اٹھنی قبل اسی بہت اذیت دی تھی کچھ کہنا واسطے بی بی اور بیٹے
 اپنی کے لیکن انکا اس شخص نے آنے سراج الدولہ سی ان ٹوٹوں کو جو اسکے متلاشی ہو
 کیا اور انہوں نے انکر اسی گرفتار کر لیا اس نے بہت منت و سماجت ان کو گوئی جس سے
 ہفتہ خیر وہ ہم کلام مشکل ہوتا تھا کی لیکن انہوں نے ایک بات اسکی نہ سنی اور تمام
 زرد جو اچھر اسکا لوٹ لیا اور مرشد آباد کو الٹا لیکے جب کہ وہ شہر میں پہنچا میر جعفر نے
 سی انیوں بی بی تھی اور موافق عادت کی اسکے خمار میں پڑا ہوا تھا میر نے اسکے
 جو ایک بڑا فاسق و فجار تھا شکر کہ سراج الدولہ آتا ہی حکم دیا کہ اسی متصل مکان ہا
 کے قید کرین بعد ایک یا دو گنٹہ کے اُس نے اپنے رفیقوں سی اسکے قتل کر کے لے لیا
 لیکن ان سے انکار کیا مگر ایک تعقی محمد بیگ نامی نے جسکو علی وردی خان نے پور کیا
 تھا اس امر متعین رہا ورت کی جو میں کہ یہ شخص اس مکان میں داخل ہوا کہ نواب
 نے نصیب اسکے ارادہ سے واقف ہوا اور لولا کہ میں بعض خون حسین قتل خان

یہ لکھا ہے
 صاحب
 باردار
 کشتی
 ہندو
 سراج
 بگوان
 گولہ
 کو
 روانہ
 ہو
 کر
 راج
 محل
 میں
 پہنچی
 اور
 کشتی
 سحر
 و
 تر
 کر
 فریب
 جو
 پیری
 ایک
 فقیر
 کے
 جسکو
 اٹھنی
 قبل
 اسی
 بہت
 اذیت
 دی
 تھی
 کچھ
 کہنا
 واسطے
 بی
 بی
 اور
 بیٹے
 اپنی
 کے
 لیکن
 انکا
 اس
 شخص
 نے
 آنے
 سراج
 الدولہ
 سی
 ان
 ٹوٹوں
 کو
 جو
 اسکے
 متلاشی
 ہو
 کیا
 اور
 انہوں
 نے
 انکر
 اسی
 گرفتار
 کر
 لیا
 اس
 نے
 بہت
 منت
 و
 سماجت
 ان
 کو
 گوئی
 جس
 سے
 ہفتہ
 خیر
 وہ
 ہم
 کلام
 مشکل
 ہوتا
 تھا
 کی
 لیکن
 انہوں
 نے
 ایک
 بات
 اسکی
 نہ
 سنی
 اور
 تمام
 زرد
 جو
 اچھر
 اسکا
 لوٹ
 لیا
 اور
 مرشد
 آباد
 کو
 الٹا
 لیکے
 جب
 کہ
 وہ
 شہر
 میں
 پہنچا
 میر
 جعفر
 نے
 سی
 انیوں
 بی
 بی
 تھی
 اور
 موافق
 عادت
 کی
 اسکے
 خمار
 میں
 پڑا
 ہوا
 تھا
 میر
 نے
 اسکے
 جو
 ایک
 بڑا
 فاسق
 و
 فجار
 تھا
 شکر
 کہ
 سراج
 الدولہ
 آتا
 ہی
 حکم
 دیا
 کہ
 اسی
 متصل
 مکان
 ہا
 کے
 قید
 کرین
 بعد
 ایک
 یا
 دو
 گنٹہ
 کے
 اُس
 نے
 اپنے
 رفیقوں
 سی
 اسکے
 قتل
 کر
 کے
 لے
 لیا
 لیکن
 ان
 سے
 انکار
 کیا
 مگر
 ایک
 تعقی
 محمد
 بیگ
 نامی
 نے
 جسکو
 علی
 وردی
 خان
 نے
 پور
 کیا
 تھا
 اس
 امر
 متعین
 رہا
 ورت
 کی
 جو
 میں
 کہ
 یہ
 شخص
 اس
 مکان
 میں
 داخل
 ہوا
 کہ
 نواب
 نے
 نصیب
 اسکے
 ارادہ
 سے
 واقف
 ہوا
 اور
 لولا
 کہ
 میں
 بعض
 خون
 حسین
 قتل
 خان

کے مارا جاتا ہوں جو میں کہ اس نے بہ الفاظ بولے تھے کہ قاتل ہے شمشیر نکالی اور کئی
 خروین میں کام اسکا تمام کیا وہ اس کے یانوں میں گر پڑا اور دم لہین شمشیر بہ الفاظ بولا کہ
 حسین قلیخان کا انتقام ہوا بعد ازاں اسکی لاش کی ٹکڑے ٹکڑے کی اور ہاتھی پر اٹھایا
 ڈال دیا اور بطور تشہیر کے تمام شہر میں پھرا کر اس کے دفن کو لیکر یہ بات شہر و محکمہ فیضان
 نے دیکھی کسی ضرورت کے ہائی کو پھیرا جاتا ہائی اسی مقام پر جا کھڑا ہوا جہاں سراج الدولہ
 نے حسین قلیخان کو اتھارہ جینے پشترار اتھا اور چند قطرہ خون کے اسکی لاش مجروح ہے
 اس جا پر جہاں کہ اس نے اسے مگناہ کا خون بہایا تھا گرے

۴۰۰ حسین قلیخان نامیاب صوبہ اردکانہ اور اس کے عشاہ کو تہت نالسنہ کرتا تھا اور کئی برادریوں سے اسے
 واسطے ایسا کی اسنی پہلی ایک طائفہ انگریزوں کو بھیجے اس کے ہاتھ کو دیں کہ وقت سامنے لگے ان کے
 مار ڈالا بعد ازاں اس وقت قتل حسین قلیخان کے اجازت ناما انگریز سی جا ہی والدہ دردی خان نے جواب دیا کہ
 بات بی اجازت نویش محمد آغا کے ممکن نہیں کہ وقوع میں آوی اس نے اس کا رد بھی اسکی کچھ زجر و توبیخ
 لکھ شہر جو کہ اس کے راج محل کو ملا گیا تا وہ شاید اسکا ٹکڑا اسکی زور پر برائی سراج الدولہ خود
 یا اسکی اور اجازت قتل اسے مگناہ رفتی لو کہ کی زور خوا کی کہشتی حکم زور نویش محمد اس مقدمہ میں شہادت
 اسنی دیکھی منوں سے عاجز ہو کر سب انکو منظور کیا سراج الدولہ بعد ازاں کی روانہ اپنے دو قتلہ کا ہوا اور حسین قلیخان
 کے گھر کے پاس گدڑا اور حکم دیا کہ اسکو گھر سے نکال لا دیں اور اپنے سامنے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اس کے برادر
 کو بھی اسی وقت ذبح کیا یہ مورخ محمد کہتا ہے کہ سب سے قتل بدیع کے غضب اپنی اور گناہ کا خداداد
 اور درینہ کی نازل ہوا چند روز گذرے تھے کہ نویش محمد گیا اس کے بہائی سید محمد صوبہ دار اور دیکھنے
 بعد دو ہفتہ کے عالم بقا کو گوج کیا الدولہ وفات لپیٹ اٹھا اور اپنے نویش محمد کے بہت آرزوہ دستکے قاتل
 اور درانہ کی دو نویش محمد اس کے ٹکڑے ٹکڑے کی تھی اور اسی غم میں زمین پر لے سہ سترہ سو چہین عیسوی
 کو اس دار فانی سے رحلت کی شہ شہ شہ شہ شہ

وقت میر جعفر کو اہل سرحد صوبہ معترف ہوئی اور یہ بات جلد ظاہر ہو گئی کہ وہ لائق سرکار
 اور سلطنت کے تہا تھا وہ نہ امر و نہ برجم و نہ طامع نہا اسکا اول آرادہ میر بادھی سرداران
 کا جو زیر حکومت اسکی تہا اور بی ایام ناظرین سابقین کے انہوں نے دولت شہسار جمع کی تہا
 وہ اول راجہ راہ دورب منصرف اعظم مرجع علاوہ دولت بقیاس کے ایک کرجہ ہزار آدمی
 کا رکھتا تھا گریہ و صا بلیقہ ان اشخاص میں جنہوں نے کہ اسی مسند پر بیٹھا تھا
 چالاک اور ذہنی ہوش نہا جب شورہ واسطے اتارنے سراج الدولہ کے مسند ریاست
 جو راہ دورب نے اس کے نیا نعین کو صلاح دی کہ مسند نشینی بھائی اس کے میر جعفر کو نوازا
 نہی جسے عوض میں میر جعفر خویاں بر باد دی اس کے کا ہوا اور اس سے ایسی نفرت ہوئی کہ گمان
 اس کے کہ اسکی چوہ بھائی سراج الدولہ دوستی سے اس معصوم کو مروا ڈالا اور دورب نے
 حمایت انگریزوں کی تہا سہی چ رہا ناظم بعد از ان درجہ بر باد دی رام نہاں کے
 جو ایک مدت نشینی صوبہ دار بہار تھا ہوا اور صوبداری اس مقام کی تمام بھائی نے
 کے جو بموجب روایت کلا آو صاحب کے میر جعفر سے زیادہ ترقی و تہا تجویز راجہ رام
 حاکم مدنا پور پید کرنے اسکی بھائی کے اس سے برگشتہ ہو گیا راجہ اول سنگ
 نائب پور نے سبب انہو کرنے اہل دربار کے بغاوت قبول کی بعد چھتے میر جعفر کے
 مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینے میں بن کر کشان ان اضلاع میں واقع ہوئیں اسکی اجوع
 طرف کلا آو صاحب کے جیسیر ایک جنگالی اعتماد کہتا تھا یہ کیہ کرنا اسکا بنایا ہوا
 اس واسطے کہ اس نے بن کر کشان بغیر ہانے ایک نظر خون کے دبا دین سبب کمال
 و عاجزی نواب کے وہ مہوش کے پیش کو جاتے ہوئے مرشد آیا جو نہیں ہوتا
 گیا وہ روئے جو نواب نے انگریزوں کو دینا کیا نہا بہت سا دشمن
 کیا اب تک ادا نہوا کلا آو صاحب نے بعد پتھنے کے دارالامارت

فی الزمر
 ناظرین
 شہسار
 جمع کی
 تہا
 میر جعفر

بر باد دی
 اس کے
 کا ہوا

زمرہ
 ناظرین
 شہسار
 جمع کی

تہا
 میر جعفر
 ناظرین

شہسار
 جمع کی
 تہا
 میر جعفر

میں کہا کہ کوئی سبیل واسطے ادائی زرمو کو دے ضرور ہے نواب نے ایک سداور
 محصول بردار وندیاو ہو گلی کے لکھڑا جب کہ یہ مقدمہ فیصلہ پا چکا شدہ ششانی
 وانگریزی فوج نے پٹنہ کو کوچ کیا رام نرائن کلا آد صاحب یاسل آیا اور کہا کہ انگریز
 اس کے حامی ہوئے تو اب وہ اپنے آقا کے مطیع و متقا رہتا کلا صاحب نے بہت سی
 قیل و قال درباب قبول کرنے اطاعت اس کی کے نواب سحر کی اور آخر کار اس نے
 منظور کیا رام نرائن فوراً کہہ ہو گویا اور اب تسلیمات میر جعفر کو سجالایا اور اپنی رہا
 بربرستقل ہو گیا نواب اور کلا صاحب نے مدرسہ دور لیکے مرشد آباد کو مراجعت کی
 اس شخص کو اس بات کا ظن بنا کہ صرف جب تک کہ یہاں انگریز بن بن یا مون ہو گا
 اس معاملہ کی جوئی سہی بہت خفا ہوا مطلب شکا اور اس کی باپ کا پر بادوی اور کم کرنا
 منہ و کاتہا لیکن برخلاف اپنی خویش کے انہوں نے اس سفر میں ان کی طاقت کو مضبوط
 وہ دونوں کلا صاحب کے بدظن ہوئے میر جعفر کے نام صوبہ دار تینوں ضلعوں کا تھا لیکن
 حقیقت میں کلا صاحب ملک بنی سردار جنگو انگریز و برسر پیشرو اسے کہنے کی خاطر
 حضور نواب بن بہت سی منت و عاجزی کرتے تھے اور روپے دینی تھی اب وہ ان کی جاہلو
 و خوشامد کرنے لگی مسلمانوں نے ہر ہفت کیا کہ منہ و جواہر شہر تھے انہوں نے چاہو
 نواب کے چوڑ دیا اور کلا صاحب نے اپنی مطالب معروض کرنے لگی لیکن اس نے ایسا
 طریقہ دانائی و اعتماد کا اختیار کیا کہ جب تک وہ ان امور میں مداخلت نہ کرتا تھا
 ذرا ہی خلل نہوا ایک نیا دشمن جد و جنگا کہین پیدا ہوا شاہ عالم پیر شاہ دہلی کا باپ
 اپنی سہی مخالف ہو گیا اور صوبہ دار آد آباد و داد کے شہر شس کی اور ایک سپاہ عالم التا
 کی شاہ کر کے سٹے تھے ہمارے انرا مقصد ان دونوں صوبہ داروں کا مدد کرنا تھا نواب کا یہاں
 بلکہ وہ یہہ چاہتے تھے کہ انہیں بھی کچھ اخلاص مابین میں مداخلت ہوتے

سولی شاہزادہ نے چند خطوط کلا او صاحب کو باہن مضمون لکھی کہ اگر تم ہماری عانت
کر دے گی تو ہمیں ہم اضلاع متعددہ عطا کریں گے لیکن اسے جواب دیا کہ میں عہد و پیمان میرے جعفر
کو رکھتا ہوں اور یہ ہنگام کہ میں اسی دعا کروں اس شرط پر ہنگام کے کلا او صاحب کو لکھا کہ اسے
بہرہ بخشہ کو چہاں کہیں پاؤ گرفتار کر کے شہر دکر ورت کر میرے جعفر بچنے سے خواہ
کے اسی مخالف تھا اور وہ باعث بے انتظامی کے لڑنے پر قادر نہی اسی دوبارہ
درخواست مدد کلا او صاحب کی جس نے تباہی تمام سند سترہ سو اٹھادون میں چند کی طرف
نہضت کی بیشتر اسکا پیچھے کے مقدمہ فیصلہ پا گیا تھا شاہزادہ و صوبہ دار الہ آباد نے
نودن تک چٹنہ کو محاصرہ کیا اور اغلب ہنگام وہ اس پر قابض ہو جانے لیکن جبکہ متصل ہونے
انگریزوں کا اور بھی دعا کرنا صوبہ دار اور وہ کا کہ جو غایب نہ صوبہ دار الہ آباد کے اسی دار الحکومت
پر متصرف ہو گیا تھا انہیں معلوم ہوا تب اسے شاہزادہ کو چھوڑا کہ وہ خود اپنے کام سے
منت لیتا اور آپ جلد دستے بچانے ملک انہی کے روانہ ہوا لیکن وہ ٹرائی میں
کیا شکست ہزا وہ فوراً بعد اس کے کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اس کے ساتھ رہے
اور وہ مفلس رہا ہو گیا کہ اسے کلا او صاحب کچھ روپے طلب کیا جس سے
کہ ازراہ فیاضی کے ایک ہزار روپے بھی آدمی جب میر جعفر کی اس خوف سے حاضر ہو کر
اسے مضمون ہو کر کلا او صاحب کو ایک انیا ایرنیا یا اور بطور جاگیر کے زر آمدنی کو جو
کمینی نے واسطے زمینداری کلکتہ کے دینا مقرر کیا تھا معاف کیا وہ فریٹ لاکھ روپے
سے لیا نہ کے آمدنی تھی چند روز بعد اس معاملہ کے میر جعفر نے کلکتہ میں جا کر کلا او
صاحب سے ملاقات کی اور وہ بیان کمال عزت سے استقبال کیا گیا جب کہ وہ
بیان مقیم تھا کہ ایک اہل روح کاٹرا لشکر سحر ہی میڈرہ ہزار آدمی کا سات جہا
میں آیا اور دیا نہ دریا پر لشکر کے اور بہتات جلد معلوم ہوئے کہ وہ

میری نواب بہان اسی تھے وہ چند مدت تک چنیر امین بامید لانے فوج فرنگ کے
 جو مقابلہ انگریزوں کا کر سکتی سازش کرتا رہا یہ سازش کو واسطہ خواجہ وحید کو اگر کشتی
 کے چنیر علی درویشان بہت بہان تھا بنوئی اسنی ملک کا ٹھیکہ کیا تھا اور سب کے لئے
 جو گیا یہ وہ اختراجات اسکے ہزار روپے کی تھی اور ایک مرتبہ اسنے نذر مہزہ لاہور پر
 کی نواب کو دی یہی ابتدا میں وہ فرانسسوں کے طرف سے کما شدہ مرشد آباد میں تھا لیکن جبکہ انکی
 دولت کو سبب بخر چند رنگ کے زوال آیا وہ انگریزوں پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ کو یہ
 بہت اعتماد تھا لیکن یہ بھی انہیں لوگوں میں سی تھا جنہوں نے انگریزوں کو واسطہ آہار
 اسکے کی سند ریاست سی بلایا تھا بعد کشتی کی جب اسنے دیکھا کہ اسکی لمبا خاطر
 پورے بنوئی اسنی فوج ٹرچ کی لائیگا بنگالہ میں آراوہ کیا تا وہ انگریزوں کے مقابلہ
 کریں اسوقت میں پورے چنیر انکی دو گروہ تھی سردار ایک ظایف کا بزم گورنر جو سی
 کلاڈ صاحب رکبتا تھا اور وہ واسطے مدد مست صلح کے تردد تھا اور دوسرے کا بزم
 ورنیت صاحب انکی تابعدار تھا چنانچہ چنیر امین تھا بہت مفد و شریعتے انگریزوں
 واسطے اسنے اپنی چنیر ہی سی اہل ٹرچ کو انکی اپنے قوم کے ناخداؤں کے کہنے سے
 مخالفت کی تھی اسوا انہوں نے بیٹو کو لکھا اور ایک بڑا انکر بامید اسباب کے نقصان
 اس ملک سی نفع اپنا حاصل کریں لکھا کلاڈ صاحب نے اس لشکر کے سی بہت تردد
 ہوا چونکہ انگریزوں اور اہل ٹرچ میں صلح تھی اسلئے اسکی اپنی فوج فرنگ زیادہ تیرے
 حصہ اس فوج اہل ٹرچ سی جواب ان یا اس موجود تھی نہ تھی وہ بیاباکی سی اپنی کام میں
 مصروف رہا اور اسوقت میں اسنی کہا کہ نوکران سرکار گورنمنٹ ہندوستان بشیر
 معروض خط میں ہیں فائدہ فرانسسوں کا بنگالہ سنی معدوم کر کے اسنے ہر ارادہ سے
 اہل ٹرچ ہی بہان روز نہ بگرنے مائے اسنے میر جعفر سنی اتھاس کی کہ فراہ فی الحال اس

۹
پہاں کی فوج کوچ کو رخصت کرنا تو اس نے کہا کہ میں خود سوجھی گوجا کو تصفیہ پس امر کا کرتا
ہوں نہ پاؤں جا کر اس کے کلا اور صاحب کو ایک خط بھیجیں جس میں بہر مرقوم تھا کہ میں نے کچھ عید و
چنان اہل کوچ سی کر لیا تھا اور وہ کہ اپنی جہاز کو بعد گزرنے موسم کے پہاں سی بچا لے گئے
کلا اور صاحب سہولت اس قریب کو دریافت کر گیا اور یہہ چاہا کہ کشیان اہل کوچ جہاز تیرا
پاؤں اس کے مورچاں میں کوجہزیر کلکتہ واقع ہو سکتا کیا لیکن پھر یہی پہلے حملہ کا ارادہ کیا
کشیان اہل کوچ کی محاذی قلعہ کے آگئیں اور فوراً حملہ کیا لیکن انہوں نے نہر میت یا تپ
انہیں ستات سواہل فرنگ اور آئندہ سولایا زمین پر اثری اور خشکی کی راہ ساحل نہیں دیرا
جبکہ ایک طرف روانہ ہوئی کلا اور صاحب نے کرنل فورڈ کی کچھ فوج ہمراہ کی تادہ پیشتر
جا کر اس جگہ کو جو ماہین مقام مذکور و چند رگہ کے واقع ہو فابض ہو جاوے فوج کوچ کی
آگے بڑھی اور بقا ملہ ایک کوس جنوب حسیہ کی خیمہ زن ہوئی چون کہ فورڈ صاحب جاتا
تھا کہ ان دونوں فوجوں میں مصالح و اتفاق ہو اس لئے اٹھنی بے اجازت اراپا کو نسل کی
کرنا مناسب نہ تھا اور سبات میں انہیں ایک خط لکھا اور انکا حکم قطعی چاہا کلا اور صاحب
کے بعد بازی میں مشغول تھا کہ خط اسکا پہنچا اٹھنی اسی مقام سی جواب اسکا بقلم سہمی لکھا
غیر میں فورڈ تہین لازم ہی کہ تم بے تامل جنگ کرو اور مہلت ایک لمحہ کو روانہ رکھو
کل میں نہیں حکم باجلاس کو نسل کے ہیچو لگا فورڈ صاحب بمجرد پہنچنے اس حکم کے
فوج کوچ سی لڑنی لگا اور عرصہ آد گنٹہ میں انہیں شکست دی اسی دن انگریزوں نے
جہاز دن کو جو دریا میں آئی تھے تسخیر کر لیا اور اس مہم سی انہیں کچھ نہر منفعت ہوئی
بعد اختتام جنگ جبکہ اکی نو اب میرن سہا تہہ جمعیت جہہ یا سات ہزار سواروں کے
آپنیجا یہ بات ظاہر تھی کہ وہ بے شبہ امداد اہل کوچ کی کرتا اگر وہ ظفر یاب ہوتے
لیکن اب اس نے انگریزوں سی شہرہ یک سو کر انکا تعاقب کیا کہ کرنل فورڈ صاحب نے

خود اجداد نریت دینی کے چنیرے کو محاصرہ کر لیا اور یہ مقام مدت تک لڑ سکتا تھا لیکن
 اہل دین نے جلد کلاؤ صاحب سی غز خواہی کی آنہوں نے ادا کرنا روپی کا جو اس لڑائی میں
 انگریزوں کا صرف ہوا تھا اتر کر لیا اور اس کے انکی چاروں کو چھوڑ دیا نینہ روز بعد انگریز
 ہونے کے ان امور سی وہ برہمن شان و شوکت کسی ماہ فردوزی سنہ سترہ سو ساٹھ
 میں ولایت انگلند کو سواری چار روانہ ہو گیا لیکن تین برس کی سخت و سنج سے
 جو اس نے اٹھائے تھے بہت ضعیف و لاغر ہو گیا تھا اس نے عنان حکومت ہاتھ دین
 سارٹ میں چھوڑی وہ ملک اب اس میں نہ تھا نواب میر جعفر نے جواب بہت ہی حسین
 ہو گیا تھا اختیار حکومت اپنی بیٹے میرن کو دیا وہ نوکران سرکاری سی گستاخانہ پیش کیا
 اور انکی بہت سی تحقیر کے اور رعایا اس کے سفاکی و بربر جی سی ظلم و تعدی سے راج الدولہ
 کو بھول گئے شاہ عالم پسر شاہنشاہ دہلی نے بسبب اس فساد عام کے واسطے سفر بہار
 دوبارہ جرات کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنہ نے ہتھیہ کیا کہ وہ مو فوج اسکی لشکر
 میں آئے جو بہن کر شاہ زادہ کرم ناسہ سی جو بعد بہار ہی گذر اہتا کہ اسی پر خبر
 پہنچی کہ وزیر عہد الملک نے اس کے باب کو مار ڈالا تھا اس حاد کی واقع ہوئے سی شہنشاہ
 شہنشاہ ہو گیا اور صوبہ دار اور کو اپنا وزیر بنایا لیکن بہن شہنشاہ زور و رعایا نہ کرتا
 بلکہ اسکی دار الخلافت پر ہی اسکی اعدا سلطنتی حال اسکا اور ایک فرار کیا اس کے
 اپنی قلمروسی چندان فرق نہ کرتا تھا اس نے چٹنہ کو نہفت کی رام نرائین جو ایک مرد
 شجاع تھا اسنی اسکی حفاظت میں بہت سعی کی اور درند آباد کو سبب بہت عجز و
 انکسار کیا کہ ایک لشکر اسکی مدد کی گئے بھیجا جاو کر نیل گیلی اید جو نے الحال حکومت
 فوج کی رکھتا تھا فوراً ساتھ فوج انگریزی کے برفاقت میرن مو فوج نواب کے روانہ ہوا
 اس ملعون خفنی نے چند روز نہو تھو تھو کہ دو اپنی افسر و کمو مرد اپنا ہوا اور مرد و عورت

اپنی حرم سرا میں سی ساہتہ خنجر کے جدا کیا تھا کہ یہی حکیم اور امینہ بیگم صاحبہ خاوان
 اور درجن اور پٹیان نوش محمد اور سید احمد مرحومین کی نہیں چند روز سی پویشیدہ
 دہاک میں رہتی تھیں وقت رو انگی کے اس مہم پر اس کے احکام ان کے قتل کی بھی حکم
 نے انکی خون میں ہاتھ آلودہ کرنے سی انکار کیا جس پر میر نے ایک اپنے ملازمین کو
 بھیجا اور حکم دیا کہ انہیں یہاں لے جانا مرشد آباد کی کشتی پر سوار کر کر مکتی کی طرف
 کر دینا یہ احکام نے تفاوت عمل میں آئی قانون جب اپنے غرق کرنے کشتیوں کے
 نکال رہے تھے چوتھی پہن لو کی کہ امیر خدام و دعو عامی گناہگار ہیں لیکن غم جو یہ خطا میں
 نہیں کے تھی بلکہ تمام حمہ و جہاد کو جہاد خاندان کے حاصل ہوئی میر نے وقت اپنے
 کے اسم میں سوار دیوں کا ایک بنو کا غزیر لکھا اور ارادہ کیا تھا کہ بعد معاہدہ
 اس سفر سے انہیں قتل کر دینا لیکن پیر اسی آلتا پیر نا نصیب بنوا کر نیل کلیہ کے رام
 نرائیں کو لکھ بھیجا کہ وہ شہنشاہ سے اسکے آئی تک نہ لڑتا لیکن اس نے نصیحت غفلت
 اور دشمنی لڑنے گیا اور شکست فاحش باہمی بینہ کا کوئی اب بحفاظت نہ ہوا اور شہنشاہ
 ایک حملہ میں اس پر قابض ہو جاتا لیکن وہ غارتگری ملک میں مصروف ہو گیا اس آلتا
 کلید صاحب آہنی اور التماس فوراً حملہ کر نیکی غنیمت پر کی لیکن میر نے کہا کہ باہمیوں
 فروری تک ستار سی یا سعود میں بیویوں کو شہنشاہ کی حملہ اور بدو نو شکرت متفق کے
 کیا میرن کی بندہ ہزار سوار الگ ہو کر باگ لگی لیکن کرنل کلید نے سات سیف حال
 و مرد انگی کے حملہ اور شکستہ شاہ موصوف کی کیا اور تھوڑی عرصہ میں انہیں نرمیت
 دی اسی شب کو شاہ عالم نے وہاں سی خیمہ اٹھا دے اور بائیں کوئٹہ کے فاصلہ
 پر میدان رزمگاہ سی استادہ کے اس کے خیمہ سالار عروج نے اسے
 صلاح دی کہ وہ ہاتھوں میں سی جانا اور مرشد آباد کو دفعہ لے لینا اگر وہ

برجیفر
بتائی تمام گئے لیکن میر نے فی الحال ایک کشتی میں زور دیا کہ فی الحال اپنی باپ کو خون
سی مطلع کیا شہنشاہ عرصہ قلیل میں پہاڑوں سے جو نذرہ کو من دار الریاست سے ہے
بائیں آیا اور فوراً حملہ کیا بلکہ اس مملکت میں دیر تک رہا کہ کرنیل کلیڈ نے اسکا تعاقب
کیا وہ نوٹشکر مقابلہ میں ایک دوسرے کی بڑی اور فوج اگر مری نے شہنشاہ سے لڑنا
چاہا لیکن وہ سراسیمہ ہو کر تینہ کو چلا گیا اور اسی محاصرہ کیا خادم حسین خان حاکم پور
فی الحال بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ اعانت حضور کی کرنا چاہتا ہے اور اپنی لشکر کو ردا
کیا شہنشاہ نو دن تک چٹنہ پر حملہ کرتا رہا لیکن یہ بات تھی کہ وہ اس شہر پر مسلط
جوتا لیکن اس اثنا میں کپتان نو کس ساتھ جیت قلیل کے چٹنہ میں گیا اسی کرنیل کلیڈ
نے بھیجا تھا اور تیرہ دن میں وہ بردوان میں پہنچا وقت شب کے اس نے مقام دشمن کو فوج
دیکھا اور دوسرے دن اٹھنی جب وہ قیلو میں تھی اور پوریش کیا شکر شاہ فی شکست
بائیں اور اپنی خمیوں کو آگ دیکر ہلاک کیا خادم حسین خان بعد ایک دو دن کی محاصرہ
کے حسین سولہ ہزار آدمی بھی حاجی پور میں آیا اور آمادہ پوریش کرنے مشغول ہوا
کپتان نو کس نے سات ایک جوٹلی شکر انگریزوں اور ہندوستانوں کے جو ہزار
آدمی سے زیادہ نہ تھی دریا سے عبور کیا اور اسکو نرمیت دی یہ ایک کار جرات اور
دلاوری کا تھا جو اس لڑائی میں واقع ہوا اور اسی سبب سے ہندوستانوں انگریزوں
کمال اعتقاد ہوا راجہ شہنشاہ نے اس لڑائی میں ایسی جانت اور مردانگی طاسری اگر مریزا
شہنشاہ جو بعد نرمیت کہا نیلے حاکم پور نے وسط رفاقت شہنشاہ کی روانہ ہوا اور
کرنیل کلیڈ و میر نے اس طرف سے آئی ہوئی اسکا تعاقب کیا برسات شروع ہو گئی تھی
لیکن فہرہ اسکی تعاقب سے باز نہ آیا وہ میری حوالہ سے سترہ سو سات کو وقت
کی طوفان شدید واقع ہوا اور میر نے جبکہ ایسی خبر میں فہرہ سے پہلے ہلاک ایک بھی گری اور وہ

اور وہ دیکر اس کے سر کی کرنیل کلید نے اس واقعہ سے مجبور ہو کر غافل چور دیا اور پیش
کو پہنچایا اور بہت سی پریشان رہا میرن اگرچہ عیاش تھا لیکن اپنی باکی سلطنت کا ایک
بڑا ترنگن تیار و مزج محمدی اوس زمانے کا یوں کہتا ہے کہ جو ان کے مرد و عیش و نوست کے ہمت کے
اب بالکل جاتی رہی اور نظم و نسق ملک میں خلل پائی واقع ہوا لشکر نے قلعہ کو گھیر لیا اور
واسطے باقیات تنخواہ اپنی کے شور و غل کرنے لگے میر فاسم داماد نواب آن پاس
اور اقرار کیا کہ میں تنخواہ منہاری اپنی پاس دوں گا اگر نزدن کو عنقریب ایک جنگ
درپیش تھی کہ روئے بہت مطلوب ہے لیکن ان پاس اتنا روپیہ نہ تھا جو طر مسکین و دوست
بقیاس جو انہیں غیر مرقب ہاتھ لگی تھے بے مال آٹھا ڈالی انہوں نے نواب رومی و خواجہ
کیا لیکن اسکے خزانہ میں بھی کچھ نہ تھا اس لیے انہیں اب بحرینے فرض کے لئے آواز
نہ تھا یہ بات ظاہر تھی کہ حال اسطر ہمیشہ زمین کا نواب میر فاسم سیر کر کر ملک
کو بیجا اور دیوان اسکا شعور و یافت وین شارت صاحب شیکر صاحب جو بالفعل مدد
امور کمینی تھی ظاہر ہوا میر فاسم بارگرو واسطے ایک دوست معاملہ کی بھی گیا اور گور
صاحب کے نزدیک بہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سے نظم و نسق بگاڑ دوبارہ ہو گیا
استثنیٰ اس کہا کہ وہ نایب ناظم ان اضلاع کا ہوتا جسکو اس نے بے مال منظور کر لیا وین
و میسگر صاحب کو کچھ شکریے مرشد آباد کو روانہ ہوئی اور یہ مقدمہ حعفر
سی عرض کیا وہ اسکی اقبال کرنے سے مثبت ناراض تھا استثنیٰ سمجھا حسن صورت میں
تمام طاقت اسکے داماد کی ہاتھ میں چلی گئی تو وہ مرجع نام ہو گا اور مجلس کو ہی جمع
کر لیا وین شارت صاحب نے نواب کی مرضی نہ کیگی خاموش ہو رہا اور میر فاسم
ڈرایا کہ میں شہنشاہ سے جا ملتا ہوں کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ بعد اس قبل زغال
رخاؤ کا مرشد آباد میں خالی خوف کسی نہ تھا وین شارت صاحب نے اس لحاظ سے

مختی کرنا مناسب جانا اسنی حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ میں ترستا اور میر جعفر کی حالت
 دیکھ کر قبول کر لیا اور اسے التماس کی کہ تمہیں مرشد آباد یا کلکتہ میں سکونت کرنے کا اختیار ہے
 غور کی کہ تیرہ تھن غنیمت نہ تباہ کرین مرشد آباد میں جا کر حکم خیر جان ایک مدت حاکم تبارہون
 اور سرنیش زید و داد کی اہلوان اس سبب اسنی کلکتہ جانا پسند کیا اسنی اپنی حرم ہر امین ایک تختی
 ڈال لی تھی اور اسنی ایسا فریقہ کر لیا تھا کہ جو وہ کہتی تھی سو کرتا تھا اور بعد ازان وہ قسیمی بیگم
 مشہور ہوئی موزع محمدی بیان کرنا یہ کہ قبل روانہ ہونیک وہ عورت اور میر جعفر بیویات میں
 جو اندر محل کے نئے گئے اور جو اہرات نابا ج حکام سلف مرشد آباد نے جمع کئی تھے
 لے لے اور ساتھ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہو کر

سیر قاسم

میر قاسم استعانت انگریزوں کی چوتھی تاریخ مکتبہ سترہ سو ساٹھ عیسوی کو وجود دار
 و بہار ہو گیا اور اس خدمت کی شکر یہ بین اسنی کہ بی بی کو قلعہ بردوان کشیش کیا صاحبان
 کو پیش لاکہ روپی دے جسکو انہوں نے آلبین تقسیم کر لیا وہ ایک مرد ثقی اور مستقل
 مزاج کا تھا بعد فقینی کے اسنی پہلی ایک جمع کا غنہ حساب اس روپی کا جسکو اسنی
 انگریزوں اور فوج میر جعفر اور اسکے نوکر دن اور اپنی خادہ میں کو دیا کر لیا تھا تیار کیا اور
 بعد اسکے اسنی تجویز اسکی او اکر نے کی نکالی اسنی خرچ اپنی دربار کا کام کیا اور بہت
 ہوشیار رہی کو غنہ حساب دیکھی اور اسنی روپی جو سردار دن نے ایام بخیری حکومت جعفر
 میں لیا تھا و اس کو دیا اس نے زمیندار دن سے فقط زراقیات ہی نہیں طلب کیا بلکہ اسنی
 سر نو محال کی ایک نئی شخص کے تحصیل سالانہ دونوں صد روپی بیشتر اسکے زمانہ کی ایک گز
 بیالیس لاکہ بیالیس سزار روپی کی تھی اب اسنی دو گز چوبیس لاکہ چوبیس سزار روپی کی تحصیل
 مقرر کی و الحقیقت میر جعفر کی جو اسنی مقرر کی او اکر ناؤ سکاد و سنگی باشندہ ذکر ہو رہا

ہوا اس طرح سی خزانہ اسکا جلد بھر گیا اور قابلِ عداوی زربا عیادت ہوا چونکہ وہ خواجہ فوج
 اپنی کو مایہ سجادہ دیتا تھا اسلئے وہ اسکی مطلع تھی اگرچہ اسلئے ریاست بعد انگیزوں
 کی حاملہ کی تھی لیکن اب اسکا ارادہ یہ ہوا کہ وہ انکی متعلقیت نہ ہوتا اس خیال کیا
 اگرچہ وہ نواب بنایا گیا تھا لیکن حقیقت میں طاقت اُن کو گونگی ہاتھ میں تھی جو اسکی ریاست
 پر لائی تھی اسلئے دیکھا کہ جزو لڑائی کے کوئی صورت اسکی رہائی کی اور اب کو نسلِ حاکم کے
 ہاتھ سے تھی اور اسی سبب وہ انتظام فوج میں مشغول ہوا اسلئے سپاہیوں کو جو نوکر سے
 کی قابل نہ تھی خارج کیا اس فوج اپنی کو قواعد انگیزی سکھائی اس نے ایک شخص
 ارمنی گرگین خان کو جسکا مولد اصفہان جو ایران میں واقع ہے سردار فوج اپنی کا مقرر کیا
 وہ ایک مرد صاحبِ لیفہ تھا ابتدا میں وہ ایک بزاز تھا لیکن چونکہ وہ فنِ سپاہ
 گری سے شہرت ماہر تھا اسلئے میر قاسم نے اسی اپنا نوکر کر لیا اور اسکی بیوی سے آزاد کر
 خداوند نعمت نے کئی ہاتھ انگیزوں سے شہرت سے بھی کی اس نے بند و قین تیار کر وائیں
 اور نوین ڈلوائیں اور گولہ انداز و فوکلو تعلیم کیا اور فوج جسیر کہ وہ حاکم رہا بہترین شام
 فوج بند و ختانی امیرون بنگال کی تھی واسطے اخفاءِ نیچنگی اس راز کے انگیزوں سے قاسم
 نے مرشد آباد چھوڑ کر ٹونگیر کو دارالریاست اپنا مقرر کیا اس کے ارمنی سپہ سالار نے
 بہانہ کارخانہ بند و فوکلو کھڑا کیا بیٹہ شہر واسطے بند و فوکلو کے سبب گرگین خان کے جسکے
 عمر تیس برس کے کچھ زیادہ تھی اتنا کہ شہر سے بعد گزرنے برسات سنہ سترہ سو اسی
 کے مہجے کا رنگ واسطے مقابلتہ ہوا عالم کے خواہی تک اطراف بیابانیں ہا گیا اور
 فاش دہی بعد لڑائی کے کا رنگ صاحب نے راجہ شتاہرامی کو ساتھ پیغام صلہ کے
 پاس بھیجا جسکو اسلئے معذرت قبول کر لیا اور انگیزی سپہ سالار کے لشکر میں ادا
 بھی لا یا میر قاسم ہا شماع معاملہ انگیزوں کو ربا دشاہ کی مضطرب و اولد تہہ گونگی

ہمارے کو کسی غیبت اس پر واقع ہو گا رنگ صاحب نے اس سے عرض کیا کہ وہ با بعد از
 شہ عالم کی گری لیکن اس شخص کو سبب انہی غریبوں کی بہ امر ناکوار بنا اشتیام کار سبب تہ
 قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزوں میں اگر ملاقات کریں گے یہاں تخت رکھا گیا اور
 بادشاہ ہند نسل بیور یہ جو اپنے فکر و بین بہا کا ہا گیا پھر نا ہتا اس تخت پر بیٹھا میر فاسم
 مقررہ سجا لایا اور شہنشاہ فی اسی صوبہ داری بنگال دیہار و اور سیہ عطا کی اور اسی
 اتر کر کیا کہ چو بیس لاکھ روپیہ سا بیانہ جزیرہ بین دیا کرو گا بعد از ان بادشاہ فی دہلی گزرا
 کی اور کا رنگ صاحب ہر اد رکاب کی کنارہ کر مہ سنگ گیا بادشاہ فی وقت رخصت
 کی اور کر کیا کہ ہم ہر وقت درخواست انگریزوں کے دیوانی ان عنوان ضلع کی آئین عطا کریں گے
 یہ بات ہمیں بیان کرنے ضرور کے کہ اور سیہ اگرچہ سنہ سترہ سو پچیس عیسوی میں دوسرے
 ضلعوں سے جدا کر کر مشون کو دیا گیا ہتا لیکن یہ گناہ شمالی دریا صوبہ دیکھ کے اس میں سے
 بہنیں دیتی اور ان کا نام اور سیہ رکھا ہتا فاسم علی نے تمام زمینداروں کو سوا اعرام میں
 حاکم ہشتہ کی اپنا مطیع کر لیا وہ بہت صاحب دولت مشہور ہتا لیکن حیات انگریزوں سے
 رکھا ہتا اس تین برس تک نہ خرچ کا حساب لکھا لیکن یہ بات بلخو خاطر رہی کہ ہتا
 میں اس وقت فوج غنیمت سیہ سبب سیہ سختیاں پیش آئی تھیں نو اب یہ کہلا بھیجا کہ میں زر
 باقیات انگریزوں کو جنگ رام نرائن زر باقی اور انگریزوں کا اس زمانہ میں دو گروہ
 کونسل کلکتہ کے تھے ان میں کا مئی لف میر فاسم اور دوسرا جس گروہ کا سرگروہ میں
 صاحب موافق اور گروہ میں سٹارٹ صاحب کے آخر کار غالب آئی لشکر انگریزی تھیں
 سیہ مٹایا گیا اور رام نرائن تہا نو اب کے اختیار پر جو را گیا اسی فی الفوج اسی گرفتار
 کر کر قید کیا اس کے نوکران بہت تشدد رکھا تا فوج خزانہ سے اطلاع دی کہ کس مقام
 پر قید ہے لیکن روپی جو وہاں سے ہاتھ لگی زیادہ خرچ لکڑیہ راست سے نہ تھا ہر ایک

بڑی خطی ایام حکومت دین سٹارٹ صاحب بین واقع ہوئی اس واسطے
 کہ اب بندہ دستاویز کو حمایت انگریزوں پر اعتماد نہ رہا اب تلک نواب اپنی حکومت
 پر سبھی کام ان رہا لیکن اب بیان کرنا کہ کیونکر وہ غارتگری ملازمان کینی سنی برہان
 ہوا ضروری بہت سی روپیہ ہندوستان میں محصول اشیا و تجارت سنی جو ایک
 ضلع سنی دوسری ضلع کو منتقل ہونی بہتیں تحصیل ہوتا تھا یہ طور تحصیل زر کا معقول
 نہ تھا کیونکہ اسکی سب سے تجارت میں قصور ہوتا تھا لیکن سنی ایسا رواج پایا
 تھا کہ بھی انگریزوں نے بیشتر سے اٹھارہ سو بیس کی اسکو موقوف نہیں کیا جب کہ
 کینی نے بافرا ریشکیش میں زر روپیہ لبا نہ کی اجازت تجارت کی حاصل کی اسنے
 مال پر محصول نہ رہا یہ سب سے ٹکٹہ فی ایک سے تنگ اپنی دستخطی تیار کی اور سب سے
 کوئی مال کینی کا مزاج واسطے محصول کے ہوتا تھا اور یہ اجازت فقط واسطے
 مال سرکار کی تھی مگر گاہ انگریزوں نے اپنی طرف سے ایک نواب مقرر کیا اور اس ملک
 میں زور اور ہو گئی تھی ہر ایک نوکر کینی کیا اہل قدم اور کیا اہل سیف تجارت اپنی اپنے
 مال کی کرنے لگے جنک کلا اور صاحب اس ملک میں برہم وہ محصول پر حسب
 سود اگر ان ہندوستانی کی اور کرتے رہی لیکن جب کہ وہ ولایت کو گئے اور اصحاب
 کونسل فی دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار انکا بہت ہو گیا اور ارادہ کیا کہ وہ
 تجارت کرنے اور محصول کچھ بدینہ وہ بنگالہ میں ایسی زور اور تہ کہ نوکر ان نواب
 جرات انکی مقابلہ کی نہ کہتے نہ وہ دن بدن خرابیاں زیادہ کرتے تھے اسنے
 گماشتی جہاں انکی مرضی میں آتا تھا ان انگریزی نصب کردی تھے اور نوکر ان
 سرکار اور تجارت ان ہندوستانی پر زبانی کرتے تھے جو شخص کہ ایک
 دستک بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس رکھتا وہ اپنے جتن تہیز نہ

کہتے تھے سمجھتا تھا سرگاہ کوئی جھگڑا واقع ہونا انگریز کچھ سیاسی بھیج کر اسے ان
 نواب کو کٹر بلاتی اور قید کر دیتی جب کہ کوئی کشتی خانگی خود اموال تجارت جاتی
 کہ بے ادائیگی محصول گزر جاتے تب ملاح نشان کہتی کٹر اگر تجارتی تھے نواب کا حکم خود
 نہ رہا اور سود اگر ان ہندوستانی تباہ ہو گئے اور انگریزوں نے بہت روپیہ بدایا اور
 نواب کی کم ہو گئی اس واسطے کہ فقط نہیں انگریزی محصول دیتے تھے بلکہ ہر ایک شخص
 اپنی زمین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بے محصول نکال لیجاتا تھا سرکار نے بہت سی
 ناشین ان نکالیف کی ارباب کونسل سے کہیں اور آخر کار تہذیباً گھلا بھیجا کہ اگر وہ
 ان باتوں سے ممانعت نہ کریں گے تو بین حکومت اپنے سر دست بردار ہو گا ان
 سٹارٹ صاحب اور ٹیپیکٹر صاحب نے واسطے رفع ان براہوں کی بہت سے
 کوشش کی لیکن چونکہ دوسرے اصحاب کونسل کو انکی سب سے منفعت کثیر تھی
 سہی ان دونوں کی مفید ہوئی انجام کار یہاں تک ہوا کہ انگریزوں کے گماشتوں
 نے ہندوستانیوں کو مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت ہماری قیمت پر کیا کرو میر
 فاسم اب انگریزوں کو اپنا دشمن سمجھا اور اتنا خشک کی دو نو گروہ میں ہر
 ہوئے واسطے رفع کرنے اسباب کی دین سٹارٹ صاحب خود ہی جمع ہو کر
 کے اسے پاس گئے اور ملاقات کی اور وہ مخلصانہ پیش آیا جب کہ تمنا کر
 معاملہ کامونے لگا نواب نے بہت سی شکایتیں زیادتی نوکران سرکار کثیر
 کی اور نقصان جو لیب موقوف ہونے محصول کے اس ملک میں واقع ہوئے
 تھے آگے اسکے ظاہر کئے دین سٹارٹ صاحب نے اسکو بہت سی تفسی دیکر
 کہا کہ تم خاطر جمع رہو کہ دو ہندوستانی اور انگریز محصول مقرر ہی یعنی
 روپے سیکڑا تمام اسباب پر جو تھار سے ملک میں سے گزرے گا اور اگر

اسنی لو اب سی کہا کہ میں خود اس بند و بست کو ہی تجارت صاحبان کو نسل
 حکمت کے جاری نہیں کر سکتا ہوں لیکن واسطے منظور می اسکے کی بین اہل
 بہت سمجھاؤنگا اس نے دلیکھ ہو کر یہ بات قبول کی اور کہا کہ اگر اسے بہتر ایسا
 رزق نہوں گی تو میں بالکل محصول موقوف کرو دینگا اور ہندوستانیوں اور انگریزوں
 میں بلحاظ تجارت کی کچھ فرق نہ رکھونگا دین سٹارٹ صاحب بجلت تمام حکمت
 کو گئے اور یہ بندیر کو نسل میں پیش کی میر قاسم نے منظوری کو نسل کا انتظار کیا
 اور فوراً اپنے عاملوں اور باج گیروں کو لکھ بھیجا کہ وہ انگریزوں سے انکی مال تجارت
 پر بحال نور دیے سیکڑے کی محصول سے بین انگریزوں نے اسکے دینی سی انکار
 کیا اور افسران ہندوستانیوں کو گرفتار کیا سردار ان مختلف کوٹیوں کے
 بھی اپنے اپنے مقام جوڑ کر حکمت میں بجلدی تمام چلے آئے دین سٹارٹ صاحب
 نے جو محصول نور دی سیکڑے کا تجویز کیا سب نے سوامی شیکر صاحب کے منظور
 کیا انہوں نے بالانفاق جو کر کہا کہ تم دہائی روپے سیکڑے کا محصول صرف نمک
 دین گے میر قاسم اس وقت میں جنگ بنیال پر گیا ہوا تھا اور وہاں وہ منظر ہوا
 جب کہ اس نے وہاں مراجعت کی اسنی شناکہ انگریزوں کو محصول کے دینی میں
 انکاری اور اسکے افسران کو قید کر لیا تھا اسنی فوراً بموجب اپنے کہنے کی اصلاح
 جنگال دہار سی بالکل محصول موقوف کر دیا صاحبان کو نسل اس بات سے نہایت
 برہم ہوئے اور مصر ہوئے کہ لو اب محصول قدیمی اپنی رعایا سی ہوئی اور انگریزوں
 محصول کے تجارت کیا کریں گے اس مقدمہ نے طول کہنی شیکر صاحب نے
 کہا کہ اسکا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں حاکم فہرمان شل میر قاسم کو
 ہمدردی رعایا اپنے کے مطلوب نہیں میں صاحب نے جو ریس کو بھی دیا

ہوا کہ اس طرح کا کلام مناسب حال نائب فرما دیا کہ تہا کہ صاحب کو نسل
 کے ہیکل صاحب نے جواب دیا کہ کوئی شخص سوائے دعا یا بازی کے ایسی بات کہنے
 سی باز نہ ہوتا آخر کو بہرہ پیر اگر امیٹ صاحب اور سب صاحب میرزا قاسم باس
 جاوین اور زکرا کرین کہ وہ محصول قدیمی اور پر آشیا و ہند کے مقرر کرین بعد ہی سے
 کے انہوں نے اس سے کئی ملاقاتیں کیں اور اول یہ بات ظاہر تھی کہ مقدمات تھیل
 یا جاتے لیکن بسبب درشت کرداری ایس صاحب کے جو رئیس تھیلہ اور جنس کو کران
 کمپنی سی تھیلہ مزاج تھا اسید بن صلح کی جائیں میں نو ابے امیٹ صاحب کو حضرت
 کیا اور حرم صاحب کو زیرِ عمل میں اپنے افسروں کے جو مفید ہو کر کہہ لیا ہر گاہ
 ایس صاحب نے دیکھا کہ امیٹ صاحب دائرہ حکومت نو ابے سے کل گیا تھا
 تھیلہ پر حملہ کیا اور قافلہ مو گیا لیکن لشکر اسکا مست ہو کر راگندہ ہوا اور سرے
 حجت فرج میرزا قاسم آئی اور شہر کو پرچیں لیا ایس صاحب اور دوسرے
 فرنگیوں کو قید کر دیا قاسم علی تھیلہ میں اس باجری سی مطلع ہوا اور دیکھا کہ
 اب جنگ ناگزیر تھی اس نے حکم دیا کہ تمام فرنگیوں کو کو بیٹھوں میں گرفتار کر لیں اور
 امیٹ صاحب کو رستہ میں روک رکھیں اور حکومت کو جانے مذہب جب کہ صاحب
 موصوف جو اور مرشد آباد میں تھا کہ بہ فرمان حاکم اس شہر میں بھیجا جس نے کہ اسے
 بلایا اور اس نے انکار کیا جس پر ایک ہنگامہ برپا ہوا اور امیٹ صاحب مارے گئے
 خزانہ سودہ حال کو تھی جگت سبیلہ کو جو واقع مرشد آباد تھے میرزا قاسم نے
 گمان کر کر کہ وہ سوانقت انگریزوں سے رکھتے تھے حکم دیا کہ وہ موٹیکر میں رہیں
 اور دیان انہیں قید کیا جب کہ خبر موت امیٹ صاحب اور مفید موٹیکر ایس صاحب
 کے موٹیکر کی حکومت میں تھے صاحبان کو نسل نے خوراک کا ارادہ کیا

دین ستارت صاحب اور سید عظیم صاحب نے ہر چند کہ انہیں سمجھایا کہ وہ
 اس بات کو جنگ کہ صاحب جویشہ میں ہے بابتہ میر قاسم سنی نکل او عی متوفی
 کہ بین فوج انگریزی باتفاق گردہ عظیم صاحبان کو نسل کے نامور جنگ ہوئے
 اور مرتبہ ثانی تخت نشین کرنا میر جعفر کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستان
 سنی محصول لینا اور کہ انگریز اپنے اسباب خانگی تجارت پر محصول ندرتی جو
 کیا بہرہ دیر نہ تر کی عمر کا جو سبب بیماری جزام کے منسل حرکت کر سکتا تھا حکمت
 سنی مرشد آباد کو مرز فوج انگریزی کے روانہ ہوا میر قاسم واسطے تربیت و نظم فوج
 اپنی کی بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہ فوج ایسی نہیں کہ کہی کسی حاکم نکالہ کو
 نصیب نہ ہوئی تھی گر گین خان اسکا ازمنی سپہ سالار اگرچہ فوج سپاہ گری سنی بہت
 واقف تھا لیکن یہی جنگ فی جلد اختتام پایا بسبب مخالفت انسان
 کی اسکی شکر نے انیسویں جولائی سنہ سترہ سو تریش کو کٹوا بن تربیت یا
 جو بیویوں کو شکر انگریزی نے موتی جیل پر حملہ کیا اور مرشد آباد پر متصرف ہوا
 دوستہ اگست کو جھڑا پر جو متصل سوئی کے سر دوسرے لڑائی واقع ہوئی اور
 فوج میر قاسم بہر شکست باقی اسنے خندق مستحکم اود اہل اہل بن فریب راج محل
 کہو دواخر تھی جان کہ اسکا شکر آپ جلا گیا و ہلک وہ ہو گیا رہا اور لڑائی ان
 جو اس عرصہ میں واقع ہوئیں انہیں وہ شریک نہ تھا اسنے اب جاپا کہ بین شکر
 انگریزی جو متعین اود تھا شامل ہو جاؤں لیکن اسنے قبل انہی رد انگلی کے تمام
 اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا یہ منقول ہے کہ راجہ رام نرائن کو جو سابق میں
 حاکم پیشہ تھا سانبہ ایک تہلی رنگ کے دریا میں غرق کر دیا اوہنیں امام من
 راجہ راج بہت جو سابق میں تائب حاکم تھا کہ تھا معہ تمام فرزند و اقارب

اسکا شکر نے انیسویں جولائی سنہ سترہ سو تریش کو کٹوا بن تربیت یا
 جو بیویوں کو شکر انگریزی نے موتی جیل پر حملہ کیا اور مرشد آباد پر متصرف ہوا
 دوستہ اگست کو جھڑا پر جو متصل سوئی کے سر دوسرے لڑائی واقع ہوئی اور
 فوج میر قاسم بہر شکست باقی اسنے خندق مستحکم اود اہل اہل بن فریب راج محل
 کہو دواخر تھی جان کہ اسکا شکر آپ جلا گیا و ہلک وہ ہو گیا رہا اور لڑائی ان
 جو اس عرصہ میں واقع ہوئیں انہیں وہ شریک نہ تھا اسنے اب جاپا کہ بین شکر
 انگریزی جو متعین اود تھا شامل ہو جاؤں لیکن اسنے قبل انہی رد انگلی کے تمام
 اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا یہ منقول ہے کہ راجہ رام نرائن کو جو سابق میں
 حاکم پیشہ تھا سانبہ ایک تہلی رنگ کے دریا میں غرق کر دیا اوہنیں امام من
 راجہ راج بہت جو سابق میں تائب حاکم تھا کہ تھا معہ تمام فرزند و اقارب

اسکی کے اور ہم گمان کرتے ہیں کہ کشن داس جبکہ ابھی مذکور ہوا اور رابہ
 رابان راجہ امید سنگ اور راجہ بنیا سنگ راجہ فتح سنگ وغیرہ کو مردا والا دو
 ہزار نوں دو لکھ اور سبھوں کو باہر لائے اور برج قلعہ کو گیسو اٹھین دریا میں گرادیا
 اور ایک زمانہ دراز تک علاج اس مقام کا جہان کہ اٹھین دیو یا تھان و تیر تھے
 بعد فراغ ان خون ریزوں کے قاسم علی اودا میں اپنے لشکر سے ترکیب ہوا شروع
 ماہ اکتوبر میں انگریزوں نے اسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد شکست
 وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اسنی تاب مقابلہ فوج انگریزی کے جو اسکے درپے ہوا
 اپنی میں بنا کر تھپہ کو سہ فوج کے ہٹا گیا انگریز جو اسکا اسپر تھی اٹھین سمراہ اپنے
 لیکھا دوسرے دن بعد روانگی کے اسکا لشکر گمراہ اودا میں پہنچا دھوئے ایک شوہر عظیم
 اسکے لشکر میں ہوا ہر ایک شخص واسطے عبور دریا کے مضطر تھا اور دیکھا کہ کچھ آدمی
 ایک نفیس مردہ کو دفن کے لئے میدان میں لے جاتے ہیں جب انسی پوچھا کہ یہ کیا ماجرا
 ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ لاش گرگین خان سیالاری کی ہے اور اس سے لڑا اب کو
 خوشحال حاصل ہوئے یہ بات اسطرح معلوم ہوتی ہے کہ غفریب عروب ہونی کتاب
 کے متن یا چار مغل اسکی خیمہ میں گیسو اور کام اسکا تمام کیا یہ بات انوشہور سے
 مردہ واسطے مانگئے تخواہ کے گھر بنے اور جب کہ سیالار اٹھین نکالنے لگا انہوں نے
 ملواریں اپنی کینچ اسپر گھر پر لے لیکن انکی تخواہ کچھ جڑے ہوئی تھی کیوں کہ نو دن
 بیشتر اس واقعہ سے وہ تخواہ نفیس کر چکا تھا یہ بات ثبت فریب یقین ہے کہ
 اٹھین قاسم نے واسطے قتل گرگین خان کے بھیجا تھا اسکا ہاسی خواجہ پڑوس
 ایک مرد مشہور حکومت میں تھا اور وہ دیں سٹارٹ صاحب اور سنگ صاحب
 سنی کمال دوستی اور محبت دلی رکھتا تھا پڑوس نے خفیہ گرگین خان کو لکھا کہ

۴۳
 ختم ہو کر ان کو اب کی چوڑ دوادار اگر گرفتاری کسی کسی نوع ممکن ہو دروغ نکرنا ترس
 مخزون کے جو کہ نواب کی خدمت میں تھے اس معاملہ سے آگاہ ہو کر دوپیر پر ایک گھنٹہ گزارا
 ہوا کہ اٹنی اینی آقا کو بیدار کیا اور دنا باز میسیا لار سے اطلاع دی جو میں گھنٹہ
 بعد اس جبر کے گر گین خان ارمنی جنرل جو اس زمانہ میں بہت شہرت رکھتا تھا
 مارا گیا میر تقی میر کا بیٹا تمام ٹینڈ کو ہلاک کیا مگر صرف انگریزوں میں الٹی اٹنی
 دیکھا کہ اٹنی لارم کے وہ بیٹے کو بھی چوڑ دیا اور اس ملک سے کل جاتا وہ اب
 انگلینڈ میں بہت خفا ہوا اور بیشتر چوڑ نے بیٹے کے اس لئے ارادہ کیا کہ وہ اپنی قیدیوں
 کو مار ڈالتا اس لئے اپنی ایدوں کو حکم دیا کہ وہ قید خانہ میں جا کر اسیر و کتو قتل کریں
 انہوں نے جواب دیا کہ انہیں مسلح کر کر ہماری مقابلہ میں بھیجنا کہ ہم انسی لڑیں اور ہم
 جلا وطنین میں کہ انہیں یکس کر کر ماریں تب نواب نے اپنی افسران فرنگ سے
 شہر کو حکم دیا کہ وہ اس امر کو سچا لاؤ یہہ شقی اولافوج مراسیس میں سار جٹ تھا
 اور بعد ازاں ملازمین میر تقی میر میں داخل ہوا اسے اس بات کو فوراً قبول کر لیا
 وہ ساتھ اپنی تھوڑے سیبا ہی لیکر گیا جنہوں نے ان بلیکون پر بندوبست کر کے
 اور سو ڈاکٹر فارٹن صاحب کے کام ان بیارون کا تمام کیا اڑتالیس انگریز
 ممتاز اور ڈیڑھ سو سیبا ہی مارے گئے شہر و قعد ازاں بہت سی حاکموں کے
 نوکری میں رہا اور اس تمام کارسروندہ کا حاکم ہو گیا اب صاحب اور ج صاحب
 پوشنگ تین صاحب جو ارباب کونسل تھے اس واردات میں مارے گئے تھے
 نوامبر سنہ سترہ سو ترست کو قید دست تصرف انگریزوں میں آیا اور میر تقی
 ہلاک کر صوبہ دار اور دے حمایت میں گیا اور اس سب سے جارحیت میں
 اڑتالیس ختم ہوئی دوسرے برس بائیسویں اکتوبر کو کبیر میں جنرل آنگر نے

میرزا حسن
اور لشکر صوبہ دار اودہ کا مقابلہ ہوا اور انگریزوں کو فتح کامل حاصل ہوئی معاملات
جو انگریزوں اور وزیرین ہونے لگا اعلیٰ کچھ تواریخ بنگالہ سی ہینن سہ ہمتا
وکر کفایت کرنا کہ اس سے اولاً میرزا حسن کو اپنی حمایت میں رکھا اور بعد ازاں
اسکا خزانہ لوٹ کر اسے بگا دیا لیکن نواب نے پیر بنگالہ کے طرف رخ کیا

میر جعفر
مرتبہ ثانی میر جعفر نے جب کہ سند بنگالہ پر قدم رکھا اس نے دیکھا کہ روئے جو میرزا
کو دنیا اتر کر کیا تھا سراسر انجام اسکا ممکن نہ تھا وہ اب بہت بوڑھا ہو گیا تھا اسی
بجاری فی غلبہ کیا اور جو بہتر برس کی عمر میں ماہ جنوری سند سترو سو مہینہ میں
بحر مشد آباد کی طایر روح اسکی نے شجرہ غالب سے پرواز کیا اسکا خلیفہ مقرر
کرنا اختیار میں بادشاہ کے تھا لیکن اسکا کچھ حکم نہ تھا اب مفلس ہو گیا تھا
کہ اسی تنگ گاہ تک پہنچا دشوار تھا اس سبب انگریزوں نے جو چاہا سو کیا
اب کونسل نے بہت سارے بی بی خیم الدولہ میر جعفر جو بطن منشی بیگم سے تھا لیا
اور اسے نواب کیا اس سے اب انہوں نے نیا عہد ویمان کیا انہوں نے
حفاظت ملک انہو اختیار میں رکھی اور اسے تنگ کیا کہ وہ ایک نائب ایما و
مراستام امور دیوانی اور فوجداری اس ملک کے مقرر کرے اس نے درخواست
کی کہ تھکھار جو بہت برا طور تھا اس عہدہ پر مقرر ہو جسکو اراب کونسل
نے بالکل انکار دین شہارٹ صاحب نے اسکی خطایا اور شرارت میں ایک
بڑی بیاض واسطے ملاحظہ گورنروں کے جو بعد اسکے آئے جو ہو گیا مجدد
خان جو والدہ دروہی خان کے اقربا میں سے تھا اس عہدہ پر منصوب
ہوا

لارڈ کلاؤ گورنر

صاحبان کورٹ آف ڈامی راکٹر نے اخبار بے انتظامی جو سبب بد چلی ہوئے
 نوکروں کے ہندوستان میں واقع ہوئی تھی اور جنگ ساہتہ میر قاسم اور
 وزیر اور قتل پٹنہ کی شکستہ بہت پریشان ہوئی انہوں نے خوف کیا کہ
 ملک جسکو انہوں نے اپنی لیا بہت یاد رکھی ہاتھ سے جاتا رہی اور دیکھا کہ
 کوئی شخص سواہی اسکے جس نے کہ بہت فوجات حاصل کی تھیں اسلک
 کو سچا نہیں سکتا تھا یا بن لحاظ انہوں نے کلاؤ صاحب کی طرف جسکو شاہ
 انگلند نے عہدہ امیر برصغیر کیا تھا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندو
 کو حاوی اور مقدمات اسکے درست کری اگرچہ صاحبان ڈامی راکٹر
 نے جب وہ انگلند میں پہنچا اسکی توفیر و عزت جیسا کہ چاہی گئی تھی
 بلکہ جاگ رہی اسکی فرق کر لی تھی نیز یہی اسی قصہ ہندوستان
 کا کیا وہ کمندرا نجیب بغیر مالک سپاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ
 اختیار کل رکھتا تھا صاحبان ڈامی راکٹر نے اسکی کہا کہ وہ تجارت نوکروں
 ہمارے کی جو موجب ایسی تکلیف کا موٹی تھے موقوف کر دیتا اور
 نوکروں ہمارے ہی اس آئندہ برس کے عرصہ میں حسین کہ ایک جواب
 بعد دو سال کی مسند نشین ہوا اور گورنر سی زیادہ روپے بطور پیشکش
 کی ہندوستان میں سہلے اور ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ کو یہ رسم جاری
 نہ رہی انہوں نے حکم دیا کہ جمع نوکران ہمارے کیا اہل علم و کیا اہل سلف
 عہد و بیان کرنے کے ہوا ہے جاری ہزار روپے کی جو کچھ کر اور بطور
 تحفہ کے تینوں وہ داخل خزانہ عامرہ کریں اور آئندہ پیشکش نہ زیادہ

لارڈ کلاؤ گورنر
 صاحبان کورٹ آف ڈامی راکٹر
 وزیر اور قتل پٹنہ
 ملک جسکو انہوں نے
 کوئی شخص سواہی
 کو سچا نہیں سکتا
 انگلند نے عہدہ
 نوکروں ہمارے
 بعد دو سال کی
 کی ہندوستان میں
 عہد و بیان کرنے
 تحفہ کے تینوں

لارڈ کلاؤڈ گورنر

ہزار روپے سے بڑے اجازت ناموں کے ساتھ ان نصایح کے لارڈ کلاؤڈ صاحب
 ہندوستان کو رخصت ہوا وہ قیسری مٹی سے سترہ سو پینسٹھ کو چار
 اتر اور کلکتہ میں داخل ہوا آئینہ دیکھا کہ تمام خوف جنکی سبب صاحبان
 ڈاؤنی رکٹر کے خاطر پریشان ہوئی تھی جاتے رہے لیکن بے بند وستی نظر
 نسق میں بہت تھی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بھی خبر خواہی کا
 کہنتی کی مطلوب نہ تھی بلکہ غرض انکی نوکری سرکار میں یہ نہیں کہ کچھ روپے
 جنطور بنے جمع کر کر جلد ولایت انگلند کو چلے جاؤں ہر شے میں بے
 منصفی پہل گئی تھی ہندوستانی انگریزوں کے ہاتھ سہی ایسے تنگ
 ہوئی کہ وہ آئینے نام سے ہزار روپے بوی دیانت و عزت کسی محکمہ میں
 صاحبان ڈاؤنی رکٹر سال گذشتہ میں پیشکش کی مخالفت میں حکم سخت
 واسطے اپنی نوکروں کے بھیج چکے تھے میر جعفر قریب الموت تھا جب کہ
 احکام آئے صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل میں درج
 کیا بلکہ بعد اسکے مرگ کے انہوں نے ایک نیا نواب مقرر کیا اور اسے
 بہت سا پیشکش لیا اسی خط میں صاحبان ڈاؤنی رکٹر نے لکھا کہ آئینے
 نوکر اپنے مال کی تجارت نہ کرتے پر خلاف ان احکام کے صاحبان
 نے ایک عہد نامہ نواب حال سہی لیا چہین بہت لکھا تھا کہ انگریزوں کے
 کے محصول تجارت کرتے کلاؤڈ صاحب نے بھر دیئے کی تعمیل حکم
 صاحبان ڈاؤنی رکٹر کا ارادہ کیا ہر چند صاحبان کونسل نے اسی
 بہت دھمکا یا تا کہ وہ آئینے قابو میں آجائے لیکن چونکہ میر شہت اس
 شہر اور دین ستارت صاحب میں بہت فرق تھا اس لئے

تدبیریں انکی مفید نہوین اس نے اصرار کیا کہ وہ تمام اسباب پر اقرار نامہ
 اپنی مہروں سنی لکھ دیتی کہ ہم آئندہ کو پیشکش نہ لینے جس نے کہ اسکا انکار
 کیا اسی اسنی بے تامل موقوف کر دیا بعضے اسکا کہنا بجا لائی اور وہ جنوں
 نے کہ خاطر خواہ روپے جمع کر لیا تھا ولایت کو چلے گئے لیکن سب اس کے
 دشمن ہو گئی چونکہ لاڈ صاحب بارادہ صلح کی طرف اصلاع
 غری کے حکمت سے روانہ ہوئی کیونکہ ٹرائی بین روپی تحصیل کا ضائع ہوا تھا
 بحکم الدولہ فی ایکب بنا و تبقہ لکھا جس سے کہ انگریز نظم و نسق ملک میں
 بالکل مختار ہو گئی انہوں نے واسطے خرچ اس کے دربار کے پچاس لاکھ روپے
 سالانہ مقرر کر دی مصارف اس روپی کا مشورہ محمد رضا خان اور راجہ
 دور لب رام اور جگت سبھ کے مقرر ہو اچند روز بعد دیاب او وہ سے
 صلح ہو گئی بڑا مطلب اس مفرسی یہ تھا کہ شہنشاہ نام صاحبان کمپنی کے
 دیوانی ضوہ ثلاثہ کے مقرر کر دیا اسکا ہم بیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ اسکی اجازت
 تھی کہ جب انکی خوشی ہو دی وہ اسی نے لین کلاڈ صاحب نے اسکی
 ملازمت الہ آباد میں حاصل کی اور ایفاء وعدہ چاہا جسکو اسنی بغیر قبول
 کر لیا بار دین اگست کو شہنشاہ فی کلاڈ صاحب کو دیوانی بنگالہ و بہار
 و اوریسہ تمام کمپنی کے مرحمت کی اسنی آمدنی میں بادشاہ کو کامیابہ دو
 لاکھ روپے دینے کا اقرار کیا یہ بات بھی قابل لکھنے کی ہے کہ ہر گاہ سلطان
 دیلی کو اپنی مالک محروسہ میں قرار نہ تھا اسے ہمراہ اس کے کچھ اسباب
 سبھ نہ تھا بجای تخت کے دو میزین جن پر کہ صاحبان انگریز کھانا کھاتے
 ہیں برابر بچھا کر بار چہ زر و دوزی سنی پوشش کر دی اس پر شہنشاہ نے

تقدیر
 جہاں
 صاحب
 شہنشاہ
 اپنی
 فہم
 بن
 لکھ
 میں
 کھ
 سا
 بچ
 اس
 لکھ
 ہاں
 عور
 کے
 اس
 اس

جیلوسنس کیا اور میں گورنر عام احمد آباد کی دکر ڈر روپے کی ایک ہزار روپے کو عطا کی
 مورخ محمد علی اسبقہ میں یون ٹکٹس کی تفصیل ایسی بڑے کام کا جو اور زمانہ
 میں بغیر بڑا ان دی شور اور دھواں اور شور اور بہت گفتگو کے نہ ہو سکتا تھا اس
 عرضہ قلم سی بی جی جو مع خرمیا موسیٰ میں صرف ہوتا ہو گیا بعد جنگ بلاسی کی
 اب یہ ایک بڑی بڑا ہاتھ انگریز زمین آئی فی الحقیقت اس کے لئے اس میں
 وہ مالک اس ملک کی ہو گئی لیکن یہی اہل بلاد انہیں عاصب و جبار
 جانتے تھے اب اس عطا کی شاہی ملکیت اور حقیقت انکی واسطے
 صورت ملائی کی ثابت ہو گئی اور نواب مرشد آباد کی کچھ حقیقت نری سائون
 ستمبر کو کلاؤ صاحب نے کلکتہ کی طرف مراجعت کی نال نوکران کہنی سے
 تباختین بہت سی پیدا ہوئیں تہیں صاحبان ڈامی رکڑنے بار ہا اسکے
 مسافعت نکلی بھی لیکن ملازمین انکے ان احکام کو سجانہ لائی انکے احکام حال
 کچھ بہم و مشکوک تھی اور کلاؤ صاحب نے دیکھ کر کہ مشاہیرہ اہل قلم کا بہت
 کم تھا اور جس کی کو کہ وہ بڑی طور سے پورا کرتے تھے جا پا کہ شہہ تجارت
 اور قاعدہ اجور کے جاری رہتا اس کے ایک طالبہ تجارت دن کا تجوز کیا اور
 واسطے سوداگری تک و چاہا اور بنا کو کے انہیں رجعت دی جنتیں
 سیکڑی کا محصول واسطے خزانہ کہنی کے مقرر کیا اور اسکے منافع کو ملاز
 اہل قلم اور اہل سیف اسپین تقسیم کرتے اور اب کونسل کا بڑا حصہ تھا اور
 جواشی رہتے تہیں کم تھی چھوٹا اس نے صاحبان ڈامی رکڑ کو اس اپنی تجویز
 اگاہ کیا اور واسطے اضافہ تجواہ گورنر کے بہت سعی نکلی بھی تاکہ وہ کچھ
 تجارت سی نہ کر سکا لیکن نہ دانے صایت اسکی بعد گذرہ میں

منظور ہوئی جب کہ صاحبانِ دانی رکھ کر حال اس طائفہ سے واقف ہوئے انہوں
نی اسکی پروا نہ کہنی بن حکم غصناک لکھ بھیجا اور کلاؤ صاحب کو اسکی تقریر سن لیں
کیا اور حکم دیا کہ وہ جلد متوقف کیا جاوے اور کوئی نوکر سرکار تجارت اسمک میں نہ
ایک اخراجات گورنمنٹ میں دستان کا بہت بتا اور تمام آمدنی بھی صرف ہوتے
تھی اگرچہ ظاہر میں آمدنی صاحبانِ کمپنی کی بہت تھی لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتے
تھی کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی جننے انکی نوکر بھی سب انہیں عید ترک لوتا لاد
کلاؤ صاحب سے انگلنڈ میں سوال کیا کہ کیوں کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کی ہمیشہ
مفلس رہتی ہے اس نے جواب دیا کہ جو شخص کمپنی کا محاسب ہوا اس نے اپنے
میں بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج میں بہت روپی صرف ہوتا تھا جب کہ
فوج انگریزی نوآباد کی طرف سے لڑ رہی تھی اس نے واسطے انکی ایک انعام مقر
کیا جو سو سو مہینہ مضاعف کر دیا یہ انہیں بہت مدت تک ملا کیا جسکو کہ
وہ آخر کو اپنا حق سمجھنے لگی کلاؤ صاحب نے دیکھا کہ انفرالیش محصول سے کسے
خرچ فوج کی متصور نہیں وہ یہ جانتا تھا کہ کوئی شخص کسی طرح تجویز کمی کو گوارا
نہ کرتا لیکن چون کہ اسکی طبیعت میں استقلال تھا اسلئے اس نے بہت مضاعف
کو ایک قلم موقوف کر دیا افسانہ ان فوج اس بات سے بہت آزر دہ خاطر ہوئے
انہوں نے کہا کہ ہمیں اس ملک کو فتح کیا ہی اور لازم ہے کہ ہم ہی اسکا فائدہ لیں
لیکن کلاؤ صاحب اپنی بات سے نہ مٹا اس نے کچھ وجہ بطور انعام کے دینا
لیکن یہ بھی اسکا ارادہ طرف کمی خرچ فوج کے تھا افسردہ نے اس میں اتفاق
کیا تا کہ وہ تنگ ہو کر موافق انکی خواہشوں کے کرے تا انہوں نے خفیہ ایک دوسرے
کو خط بھیجا اور اسی دن استعفا دینی پر مستعد ہوئے جب کہ افسرانِ اول

برگید کے منظور پر مستحق ہوئے اور خبر کلاؤ صاحب کو پہنچی وہ بہت مضطرب
 ہوا اسی پر شک ہو کر اتفاق و سازش تمام فوج میں ہو گئی اور اگرچہ اس نے بہت سی
 ہتھیان دیکھیں تھیں لیکن یہ مصیبت سب سے اشد تھی مزید سامان حملہ کا
 اس ملک پر کر رہے تھے اور فوج انگریزی میں افسر تھی کلاؤ صاحب نے غشت
 ذاتی عمل میں لائی اس نے افسر مدراس سے طلب کی بعض افسران علاقہ بنگال پر
 جو بہت سرکش ہوئے تھے رجوع ہو گئے مفیدین گرفتار ہوئے اور ان کی عہد و ن
 انہیں معزل کر دلائی کہ بھو ادیا اس شد و س اس نے ہر لشکر کو مطلع کیا
 اور ریاست کو جواب بڑی مغرض خط میں لکھا اس طرح سیاحت خوی لارڈ
 کلاؤ جس میں ہندی وستان میں رہا اس نے ان کو کہنے کا وہ بارہ انتظام کیا
 اس نے خرچ کم کیا تھا اور سبب حصول دیوانی کی آمدنی قریب دو لاکھ روپے
 لکھی اس نے ایک بڑی سہ کشتی لشکر کی دیوانی تھی اور اس کا بندوبست بخوبی کیا اور
 اس انواع انواع کی مشینوں سے اس کی محنت و تندرستی میں خلل آیا اور لاچار
 ولایت کو چلا گیا وہ فردری سندھ سترہ سو ست سٹ کو جہاز پر سوار ہوا
 جب کہ وہ اول دفعہ بنگالہ میں وارد ہوا تھا اس پر قریب دس برس کے متفقہ
 ہوئے تھے اس عرصہ دس میں یہ بات کہتی جا سکتی ہے کہ اس نے دنیا و
 انگریزوں کی ہندی وستان میں دیوانی اس کے بندوبست سے اس کے بہت دشمن
 ہو گئے انہیں سے نہ توڑی ایک شانہ بڑی ثروت کی ولایت کو گئے تھے
 اور وہاں جا کر انہوں نے اختیار انڈیا پاس میں حاصل کیا جب کہ کلاؤ
 صاحب انگلستان پہنچے وہ اپنی دار اسیر پارلیمنٹ اور کورٹ اور
 ڈایری رکن میں کرنے کے لئے سب سے اس نے خود بدسلوکی کی جس نے محض

پارٹیکلر گورنمنٹ

اس برقی سلطنت کی بنیاد کی اس کے دشمنوں نے اسی دم دالین تک
 پہنچا وہ بہت سے حال سے بامیونین نومبر سنہ سو چہتر کو موات
 جب

دیوانی یعنی تحصیل نیکال و بہار داورسہ جو انگریزوں کو مرحمت ہوئی
وہ اسکے بندوبست سے واقف نہ ہو کر ان کمپنی اس تک لڑائی یا تجارت ال
مہر کار یا اپنی زمین لیکن باب تحصیل میں بالکل درک نہ رکھتے تھے خود ارا
سابق یہ امور سیر و نمود کی جو بہت محنت کش اور حساب دان تھے کرتے تھے
اگرچہ انگریز حال اس ملک سے واقف نہ تھے لیکن ہندوستانی ہی جانتے تھے
کہ کوئی بات اس جگہ کی ان پر ظاہر ہووی اور انہیں کسی نوع کا اس میں علم
انہوں نے لاچار ہو کر ایک چیز کو دستور قدیم پر رکھا راجہ ستا بر دیوان
بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ میں رہا کرتا تھا محمد رضا خان دیوان نیکال کا اور
مقام اسکا مرشد آباد ہوا یہ طور حکومت کا سات برس یعنی سنہ سترہ
بہتر تک رہا بعد ازاں انگریز خود کار و بار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ میں
حکومت کی سبکی معلوم ہوئی زمیندار اور دوسرے رعایا جانتے تھے کہ ہمیں کس
اطاعت کرنی چاہی ایک طرف بندوبست نواب اور اسکے نوکر و کار
نام تھا لیکن انگریز اس ملک میں ایسی اور اور ہو گئے تھے کہ افسران ہندو
ان پر کچھ حکومت نہ رکھتے تھے کہ دوسری طرف گوانر کلکتہ بائین بائین
اضیاء و سرکاری حرم کا اس طرف خندق مرتبہ سے نہ کرتا تھا بعد حصول
دیوانی بنام انگریزوں کے سات برس تک بہت پریشانی و خرابی
تمام ملک میں رہی ہے انتظامی سلطنت سراسر فقیر بہت ہو گئی

دیرست صاحب اور کارٹر صاحب

۵۔ مریض میں کردہ کے کردہ واسکے والوں کے پیرتے ہیں اور لوت سے ہنر جو رہا
 ہوئے تھے کہ جب کہینی نے عنان سرشت حکومت کی اینی ہاتھ بین نے وہ تیسرا
 جاری کرنے آئیں شدید کے مجبور ہنر انہوں نے حکم دیا کہ ڈاکے والہ کو اس کے اینر گانو
 میں بیجا کر ماریں اور اس کے اہل و عیال غلام سرکار سی ہو دیں اور باشندگان اس
 گانو کے موافق قدرانی کے جبراً دیویں آیام اس بے انتظامی میں ثبت سے
 اراضی بے محصول ہو گئی اگرچہ آمدنی بنگال حضور بادشاہ سی انگریزوں کو مر
 ہوئی نہیں لیکن تحصیل اس کی کلکتہ میں نہیں ہوتی تھی بلکہ مرشد آباد میں ہوا
 کرنی تھی کلکتہ میں صرف تحصیل خالصہ تھی تحصیل بنگالہ اختیار میں محمد رضا خان
 دراجہ دورلب رام اور دراجہ کنٹ سنگھ بھائی گنگا گونڈ سنگھ کے جو ایک بڑا
 امیر نامور تھا تھی وہ اپنی طور پر بندوبست کرتے تھے اور روپے تحصیل تے اور
 محصول معاف کر دیتے تھے ان کے اعراض سی چودہ دیویں نے سمجھا جاپس
 لاکھ بیکہ اراضی برعمون گو دی دی اس طور پر محصول سرکار ما بین کر
 اور جالیش لاکھ روپے سالیانہ کے جس سی کہ وہ اب تک اگاہ نہ
 تھے کہ ہو گیا بسبب خیانت زمینداروں اور عاملوں خالصہ مرشد آباد کے
 سرکار کہینی باوجود آمدنی دو گروڑ روپے کی ہمیشہ مفروض اور مفلو
 رہتی تھے دیرست صاحب بجای لارڈ کلکٹ کے سند سترہ سو ست
 میں گورنر بنگال مقرر ہوئے بعد ایک سال کے حکم آخر صاحبان وائی رگٹر
 کا درباب موقوفی تجارت نمک اور اجناس دیگر نوکران اینر کے صادر ہوا
 انہوں نے لکھ بھی کہ تجارت اس ملک میں بندوستانی کرتے اور انگریز
 اس میں دخل نہ تھے چونکہ تنخواہ اسرار انگریزی کے بہت قلیل تھے

سے صاحبان و اسی رکٹ کرنے دو ہائی روپے سیکڑا محصول زمین برادر آباد
 روپا اور شمس روپی کو انہوں نے حکم دیا کہ انکی نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل شریف
 موافق نہ رہیں گے تقسیم کر لیں لیکن بعد رو انکی لارڈ کلاؤ صاحب کے کاروبار
 میں ہی بن برخل آئے گا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت تھی لیکن خرچ اس
 آبادہ تیار ہر روز خزانہ میں کمی ہوتی لگی جو موجب بڑی تشویش کا ہوا جب کہ
 انکو ہندوستان سے سو اہتر کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نے دیکھا کہ بہت سے
 فرض ہو گیا تھا اور یہی روپے درکار رہا بہت جو زور اسطے فرض لینے کے ہوئی کہ گورنر
 نے خزانہ کلکتہ بھی روپے نوکران کہنی کا جو انہوں نے کیا یا تہا داخل کر لیا اور ان
 ایک دیان صاحبان ڈرامی رکٹ کر کر دین صاحبان ڈرامی رکٹ کرنے سو اہی فرد
 سبب کی جو ہندوستان سے بھی گیا تھا کوئی دوسرا طور او اگر نہ رہا ہوتا
 کا کیا گیا لیکن چونکہ گورنر اور صاحبان کو نسل کلکتہ سے دو طور سے روپی بہم
 پہنچایا ایک تو فرض لیا اور دوسرے اسباب ولایت کو بھیجا تھا اسطے
 ڈرامی رکٹ کر کو اس سے زر ہندو دی دشوار ہوا انہوں نے گورنر کلکتہ کو اور قوام کیا
 کہ وہ آئندہ کو ہندو دیان نکرتا اور کلکتہ میں واسطے ایک ال کی روپے فرض
 کر لیا مال جبکہ بہت ہو کر انکی نوکران نے اپنی دولت بواسطہ اہل فرانس اور
 اور ڈنمارک کے فرنگستان کو روانہ کی یعنی انہوں نے اپنا روپیہ خزانہ
 ہندوستان و حبیہ اور سیرام پور میں داخل کیا اور ہندو دیان اور یہ مختلف کمپنیوں
 فرنگستان میں کر دین اس روپے کا اسباب خرید ہو کر اکثر فرنگستان
 لیا اور قبل منقصے ہونے سے ہندو دیون کے وہ یک گیا اس سبب
 اور دیون کو احتیاج روپے کی واسطے تجارت کی خرچ اور کمپنی انکر نہ

ویرست صاحب اور کارٹر صاحب

بہت اعلیٰ اس طاری ہوا باوجود مخالفت صاحبان و امی رگٹر کے حاکمین ملک
 نے راہ قرض لینے کی سہ سترہ سو انتہر میں کھولی اور انگلڈ پر بند دیان کرینے
 لگی انگلڈ میں کاروبار کمینی کی کسا و باراری ہو گئی نجم الدولہ جو سیاح جعفر خان کے
 سترہ سو پینسٹ میں ناظر مقرر ہوا تھا بعد ایک برس کے مرگیا اور سیف الدولہ
 اسکے قائم مقام ہوا اور سترہ سو سترہ میں بیاری چوبیس ہوا اور بار
 الدولہ اسکا بھائی مسند ریاست پر آنا صاحبان کونسل نے خواہ مخواہ اس پر جاری
 رکھی لیکن صاحبان و امی رگٹر نے اسکی خواہ کم کر کر سولہ لاکھ روپے
 سالیانہ مقرر کر دیے سال سترہ سو سترہ میں لگالہ سبب قحط سالی کی ویران
 بچراغ ہو گیا مصائب جو غریب واقع ہوئی انکا بیان فلم میں نہیں آسکتا
 لیکن غالب اخبار خود معلوم کرے گا جب وہ برسی گا کہ حصہ سوم باشندگان
 اس ملک کا اس خشک سالی میں تباہ ہو گیا تھا اسی سال میں صاحبان
 و امی رگٹر نے اہل فلم میں سدی و کونسلین واسطے تحصیل کے مرشد آباد اور
 پٹنہ میں مقرر کیں انکا یہ کام تھا کہ وہ فلاح جمع کرنے پھر اور فساد آدھے
 کو نظر میں رکھتے لیکن مذہب و دست تحصیل اب ہی مرشد آباد میں محمد رضا خان
 کرتا تھا اور پٹنہ میں راجہ شتاب راہی اور کوٹھی کاغذ باب اراضی میں بی آ
 مہر کے نہوتا تھا ویرست صاحب نے سترہ سو پینسٹ میں عہدہ گورنری
 سی استعفا دافل کیا اور کارٹر صاحب انکی جابیر منصوب ہوئی اور کار
 بار کمینی اب بسبب کم زوری حکومت کلکتہ کے قریب بربادی کے ہو گیا
 اور واسطے انتظام امور اور کمی خرچ کے دین سٹیارت صاحب گورنر
 ساہوکار سکے لکھ صاحب اور کوٹھی فورڈ کو دلاست سہرورد

۲
 سترین وہ صاحب دویم کونسل بدر اس مقرر ہو کر ولایت سیروانہ ہوا اور
 اس بندوبست کیا کہ صاحبان دانی رکٹر اسکے لشکر گذار ہوئے حسب عہدہ گوار
 کلکتہ خالی ہوا انہوں نے سوانی مہینگر صاحب کے کسکو لائق تر اس عہدہ کے
 بنایا جائیں برسی عمر میں وہ گورنرنگال ہوا صاحبان دانی رکٹر مذکور
 تحصیل مندستانوں سے اس بابت ناخوش ہوئے انہوں نے دیکھا کہ انہوں نے
 سرور کم ہوتی جاتی تھیں اس بعد حصول دیوانی کی انہوں نے چاہا کہ
 وہ خود بندوبست تحصیل کریں اور کہ انگریز جو ملازم سرکار تھے روئے تحصیل کر
 مہینگر صاحب نے اس بندوبست جدید کی تعمیل کی مریٹن اپریل کو وہاں واپس
 بخش مسند گورنری کا ہوا جو دہلی میں مئی کو صاحبان کونسل نے ایک استہوا
 باہن مضمون جاری کیا کہ ہم بندوبست تحصیل کا کریں گے اور جو انگریز کہ روئے
 تحصیل کر گئے کلکتہ لیکارا چا دیگا اور کہ واسطے چند سال کے زمین بطور زمین
 کے دیجاوے انہوں نے ایک کمیٹی جابر صاحبان کونسل کی مقرر کی اور حکم دیا
 کہ وہ تمام اپنے فکر میں پھرتے اور بندوبست کرتے صاحبان کمیٹی نے
 بندوبست اپنا کشنگدہ سے شروع کیا لیکن چونکہ آمدنی اراضی بہت قلیل تھی
 اسلئے انہوں نے قصد بیلام کا کیا جس زمیندار یا تعلق دار نے روئے
 خاطر خواہ دیا اسکا قبضہ سجال رہا اور جس نے روئے کم دیا اسکا قبضہ جائداد
 اور احسانا کچھ تخواہ واسطے اسکے مقرر کی اور زمین اسکی حوالہ اور کے
 کر دی اسی زمانہ میں تحصیل خالصہ مرشد آباد سے موقوف ہو کر کلکتہ میں
 گئی تاکہ گورنر اسکا ملاحظہ کرتا رہتا باعث ان انقلابات کے انتظام
 امور دیوانے دفتر دار دیوانہ بہت تیزی سے ہو گئے ہر ضلع میں دو دار

الت فوجداری میں صاحب کلکٹر مع قاضی اور مفتی کے
 رہا اور عدالت دیوالی میں معاون کلکٹر کے دیوان اور دیگر
 سہولتیں تھے اور دو عدالتیں کلکتہ میں انہیں ایام میں دے
 دی گئیں عدالت صدر دیوالی واسطے مقدمات دیوالی کے اور
 مد نظر نظامت واسطے مقدمات فوجداری کے صاحبان جج کو
 یہ مقدمات کسی جو انکی عدالت میں پیش ہوتی تھیں صاف
 بت ساجر مانہ کرنے کی بھی اجازت تھی اور فرضخواہ کو اختیار
 نے مفروضہ کا موافق اسکی مرضی کے نہ یا جمیع مقدمات دیوالی
 دے دیے جو دوسری ریگنڈ یا سرجوس ہوتے تھے یہ مرتبہ اول
 زون نے تہذیب نگار اپنے طور پر کر لیا صاحبان ڈرائیو کرنے
 صان آمدنی سبب انتظامی محمد رضا خان کے سوا انہیں اسیر جیسے
 س عہدہ پر مقرر ہوا شبہ رہتا انہیں معلوم تھا کہ جب وہ حلقہ
 میر حصر کے طرف سے مقرر ہوا تھا وہاں کئی لاکھ روپے کا نقصان
 ہوا وہیں نے اسکو الزام لگایا کہ بھیکہ غلہ کا قحط سالی سنہ پندرہ سو
 میں اس نے واسطے اپنی فائدہ کے لیا تھا اسیر گمان فقط غلب
 مول سرکاری نہ تھا بلکہ اس نے رعایا پر بھت سائنڈ کیا تھا جبکہ
 آبادین اسکو عروج تھا مثل اسکے کوئی نیکالہ میں نہ تھا عہدہ صوبہ
 ی اسکو بالکل مال کے کام کا اختیار تھا اور عہدہ نائب ناظم میں تمام
 رتبہ پولیس بھی دہی کرتا تھا صاحبان ڈرائیو کرنے دیکھا کہ جب
 اسے ایسا اختیار دیا گیا کسی کو محال ہوگی کہ اسیر ناٹس کر سکے

مہینگر صاحبہ
 انہوں نے لکھا یہی کہ اسی گرفتار کر کے اس کے عیال و اطفال کے کلکتہ
 کو روانہ کر دیں اور جمیع کو ان کے لکھے جاوے دس دن بعد سند پز
 مہینے مہینگر صاحب کے ارباب کونسل میں یہ احکام بوقت شب کے
 اس پاس پہنچے صبح کو اس نے ڈسٹین صاحب زریڈیٹ مرشد آباد کو لکھا
 کہ وہ محمد رضا خان کو کلکتہ میں بھیجے حسب الحکم اس نے مع اس کے اہل و
 عیال کے کشتی پر سوار کر دیا اور اس کا کام آپ نے لیا ایک ارباب کونسل میں
 سے جیٹ یور میں بھی گیا تاکہ اس کے وہ آئے تک وہاں رہتا اور اسی سبب
 اس حال کے سے مطلع کرنا مہینگر صاحب نے بھی اس کو ایک خط
 اس مضمون کا لکھا کہ چونکہ میں نوکر سرکاری ہوں اس لئے سوچا کہ
 احکام اس کے کیے کوئی چارہ نہیں اور قطع نظر اور سرکاری کے مجھ سے
 محبت دلی ہے اور چونکہ شباب راسی ثابت دیوان بہار پر ہی شبہ تھا اس لئے
 وہ کلکتہ کو بلایا گیا اور رو بکاری اس کی جلد ہو گئی اس پر سپر حکم الزام
 ثابت ہوا اور آبرو کے ساتھ خلاص ہوا موزع محمدی اس زمانہ کا اگرچہ
 اس کے نظم و نسق کا بہت مدح خوان ہے لیکن وہ بھی لکھتا ہے کہ اس نے مثل دوست
 افسران مندوستانی کے اپنے ایام عروج میں بہت روئے ظلم سے لیا عوض
 اس کے بتک عزت کی صاحبان کونسل نے اس کی خلعت اور خطاب پر اسے
 رایان بہار کا عطا کیا کہ اس نے عزتی سے وہ بہت شکستہ دل ہو گیا اور
 شہرانی کی جمیع نوکران مندوستانی سے جو علاقہ سرکار میں تھے زیادہ
 تھے اسی اپنے عہدہ سے معطل ہو کر واسطے رو بکاری کے کلکتہ میں جاتا
 بہت شاق معلوم ہوا وہ مینہ میں آکر اسی رنج و غم میں مر گیا اور

اوسکا بیٹا راجہ کلیان سنگھ بیجا پور کے مقرر ہوا باشندہ جینہ کے
 واسطے انگور دن کے جو دیان بہت عمدہ ہوتے ہیں اور جنے سب سے
 وہ جاری بہت مشہور ہے شتاب راجی کے ممنون ہیں اور اسے اس
 اضلاع میں درخت انگور و خربوزہ کی زراعت کروائی تھی تحقیقات مقدمہ
 محمد رضا خان کی بہت دقتوں تک رہی مذکار ایک مرد بدنام اسکا مدعی ہوا
 چونکہ یہ شخص مکر و فریب میں بہت طاق تھا ایسی ہیہات اولا معلوم
 ہوئی کہ مدعی علیہ حقیقت میں مجرم نہا بر حید بعد نقص اور نقصان و وسال
 کے اسکی بقصور ہی ثابت ہوئی لیکن سرکار نے اسی پر نوکر رکھا جب کہ
 وہ مرشد آباد کو بہر گیا اسکا عہدہ نظامت تقسیم ہو گیا تربت و تعلیم
 نواب کی منی بگم کے ذمہ ہوئی اور خرچ خزانہ پر سینکڑ صاحب نے مقرر ہوا
 پس مذکار کو مقرر کیا راجی اکثر صاحبان کونسل کی اس کے تقریر نہ تھی
 کیونکہ انکی یہ حجت تھی کہ گرداس ایک مرد نو جوان ہے اور مقرر کرنا اسکا
 گویا مقرر کرنا اس کے باب کا جسیر انگور دن کو اعتماد نہ تھا لیکن سینکڑ
 صاحب نے انکی بات نہ مانتی آخر کار جسیر بدنامی بسبب سلوک اس خاندان
 کے عاید ہوئی انگلیڈ میں کاروبار کہنی معرض خطر میں گیا عرصہ پانچ برس
 میں بہت بے انتظامی ہندوستان میں واقع ہوئی کلاؤ صاحب نے سندھ
 سترہ سوٹ سوٹ میں ولایت کو مراجعت کی اور سترہ سوٹ کو سینکڑ
 صاحب بہان مقرر ہوئے اس عرصہ میں طریقہ وائی رگڑ انگلڈ میں بہت
 مگر گناہا حالت افلاس میں صاحبان کہنے نے سارے بارہ روئے
 سینکڑ صاحبان مال کو جسکو وہ اپنے ایام عروج میں بہ مشکل لئے

دینا شیر یا بعد اس کام ہو تو نے کی انہوں نے اپنے خزانہ کو دیکھا اور
اسے خالی پایا انہوں نے لاچار ہو کر نیک اوف انگلند سے جائیس
لاکھ روپے قرض لیا اور پیرنیس لاکھ روپے اور لیا اور انجام کار وہ
وزیر منہرم امور بادشاہی پائیس گئے اور ایک گروٹر روپے قرض لیا جبکہ
احوال اترتی کا رو بار کمپنی کا آف ہو گیا صاحبان پارلیمنٹ نے انکا
مذدویت آپ کرنا چاہا کیونکہ انہوں نے اتک مقدمات مذدستان
کے طرف رجوع نہیں کی تھی ایک کیٹے واسطہ تحضر ان خرابیوں کے جو
عملداری کمپنی سے واقع ہوئی تھیں مقرر ہوئی بعد ان کے رپوٹ کے
راہی صاحبان منتظم کی مقصدی انقلابات کلی کی ہوئی انہوں نے بہت سے
تدبیریں واسطہ مذدویت کے صاحبان پارلیمنٹ کو پیش کیں جسکے
اجرایے ہوتے ہیں صاحبان ڈائی ریکٹر خفیہ مقصد و متعرض ہوئے لیکن
انکی بدادتماعی اور بے انتظامی نے ایسی شہرت پائی تھی کہ سب آدمے
انسی ناراض تھے اور اس لحاظ سے صاحبان پارلیمنٹ نے راہی صاحبان
کو مستحسن جانکر منظور کیا انتظام کمپنی میں بالکل انقلاب انگلستان اور
مذدستان میں ہو گیا اب سب تبدیلی طریقہ انتخاب صاحبان ڈائی ریکٹر
کے خرابیان جو انگلند میں واقع ہو اگر نہ ہتھ موقوف ہو کین اور یہ بات
مقرر ہوئی کہ رسالہ صاحبان ڈائی ریکٹر اپنے عہدہ سے معزول ہو کر
اور چہرہ سہاے انکے اور قایم ہوں اور کہ گورنر کینال گورنر جنرل مذدستان
یعنی مختار کل ہوتا اور باقی پریسڈنٹ ہوں یعنی احاطے ملک کی کاروبار
میں اسکے اطاعت کرتے ہوں کہ گورنر اور صاحبان کو تسلیم

میں اکثر خلاف رہتا تھا اس لیے یہ بات بہتری کہ گورنر جنرل فقط حکم
 ران فوٹ و لیم کا ہوتا گورنر جنرل اور ارباب کونسل اور صاحبانِ جم
 کو تجارت سی ممانعت ہو گئی اور بنا برین خواہ اس کے دہائی لاکھ روپیہ
 سا لیا نہ مقرر ہوئی اور صاحبان کونسل کی اشی ہزار روپے نوکران
 کینی اور نوکران شاہی کو اپنی پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان دہائی
 راکٹر کو حکم ہوا کہ جمیع کو اغذات ریاست کی جو ہندوستان سے بھیجے جا
 منظم شاہی کو پیش کیا کریں باب منصفی میں یہ بات تجویز ہوئی کہ ہر
 کورٹ اپنے عدالت اعلیٰ اکلکتہ میں مقرر ہو دی اور اسمین جاری آدھے
 رہیں آئین سے ایک کو جواول درجہ میں ہی اشی ہزار روپے سا لیا نہ
 اور باقی تین کو سا تہ ہزار روپے اختیار کینی کا حاکمین اس محکمہ پر
 نہ ہا کیونکہ وہ نوکر بادشاہی تھے اور اس عدالت میں قوانین انگلستان
 انگریزوں پر عمل میں آتا کرتے تھے یہ حکم ہوا کہ آئین یا رمنٹ باب انتظام
 ہندوستان میں پہلی اگست سنہ ۱۸۵۷ء سے جو ہر کو جاری ہو بعد تعمیل
 ان احکام کے اختیار گورنر جنرل سبب گورنر جنرل ہونے کے واسطے ہندو
 تمام ہندوستان کے ہوا لیکن چون کہ ہمیں ایک نوایز خضرنگال کی نکتہ
 منظور ہوئے تھے خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کریں گے اور وہ شخص جس کو
 دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ متد اور اضلاع مختلفہ میں
 ہوئیں تین مطلوب ہو دی دیکھو حاشیہ دوم آخر کتاب میں کہ نوایز
 ہندوستان کو دیکھتے ہستیکڑ صاحب نے ہندوستان بنگال اس خوبی
 سے کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہو گیا ناوصف اس لیاقت اور کاروائی

میں اکثر خلاف رہتا تھا اس لیے یہ بات بہتری کہ گورنر جنرل فقط حکم ران فوٹ و لیم کا ہوتا گورنر جنرل اور ارباب کونسل اور صاحبانِ جم کو تجارت سی ممانعت ہو گئی اور بنا برین خواہ اس کے دہائی لاکھ روپیہ سا لیا نہ مقرر ہوئی اور صاحبان کونسل کی اشی ہزار روپے نوکران کینی اور نوکران شاہی کو اپنی پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان دہائی راکٹر کو حکم ہوا کہ جمیع کو اغذات ریاست کی جو ہندوستان سے بھیجے جا منظم شاہی کو پیش کیا کریں باب منصفی میں یہ بات تجویز ہوئی کہ ہر کورٹ اپنے عدالت اعلیٰ اکلکتہ میں مقرر ہو دی اور اسمین جاری آدھے رہیں آئین سے ایک کو جواول درجہ میں ہی اشی ہزار روپے سا لیا نہ اور باقی تین کو سا تہ ہزار روپے اختیار کینی کا حاکمین اس محکمہ پر نہ ہا کیونکہ وہ نوکر بادشاہی تھے اور اس عدالت میں قوانین انگلستان انگریزوں پر عمل میں آتا کرتے تھے یہ حکم ہوا کہ آئین یا رمنٹ باب انتظام ہندوستان میں پہلی اگست سنہ ۱۸۵۷ء سے جو ہر کو جاری ہو بعد تعمیل ان احکام کے اختیار گورنر جنرل سبب گورنر جنرل ہونے کے واسطے ہندو تمام ہندوستان کے ہوا لیکن چون کہ ہمیں ایک نوایز خضرنگال کی نکتہ منظور ہوئے تھے خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کریں گے اور وہ شخص جس کو دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ متد اور اضلاع مختلفہ میں ہوئیں تین مطلوب ہو دی دیکھو حاشیہ دوم آخر کتاب میں کہ نوایز ہندوستان کو دیکھتے ہستیکڑ صاحب نے ہندوستان بنگال اس خوبی سے کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہو گیا ناوصف اس لیاقت اور کاروائی

ہیننگز صاحب

اس کے ولایت میں مخالف بہت تھے اور وہ اس شخص کو جو کاروبار ملکی سے
 موافق نہ تھا اس کے بند و بست کو زور و جبر سے بار ویل صاحب جو بیچ
 بند و بست کی ذمہ دار اہل قلم میں داخل ہوا تھا اور کرنل میں سن و میر جان کی
 کلمہ رنگ اور فرانسس صاحب حاکم سپریم کونسل اور سر ریک ہیننگز صاحب
 جو بی بی بی بی صاحب ہیننگز صاحب کے مخالف ہو کر ولایت سے چلے اور
 اس کی تدابیر کو چشم دشمنی سے دیکھنے لگی کہ وہ در اس میں پہنچے استی انہیں
 ایک خط لکھا صاحب کلان کونسل کو جو واسطے بی بی بی بی انکی کے پہنچا گیا اور
 ایک صاحب گورنر جنرل کا بی بی انکی فاضل و کرم کے لئے روانہ ہوا انہیں گام
 دار و ہونے انکی کے کلکتہ میں کلاؤ صاحب اور دین سٹارٹ صاحب سے تعظیم
 زیادہ ہوئی سترہ شلیکین سلامی کی سر موٹیں اور جمع صاحبان کونسل نے
 انکا استقبال کیا لیکن وہ باجوہ اس مدارات کی بی بی ناراض رہی انہوں نے
 صاحبان و انہی رکنز سے شکایت کی موافق ہماری قدر کے ہماری تعظیم
 اور فوج واسطے ہماری استقبال کے نہ نکلی اور سلامی ہماری خاطر خواہ
 نہ اور تری اور میں ہیننگز صاحب کے گھر میں اقامت اور خانہ کونسل میں رہا
 اور تقریر و نشست جدید کا بخوبی مشہر ہوا تھا یہ بی بی انہوں اصحاب کونسل
 جو دہوین کتور کو گجری میں پہنچے اور پانچ روز بعد کلکتہ میں داخل ہوئے
 لیکن بار ویل صاحب اب تک نہیں آئے تھے اس لئے انہوں نے ایک
 ایشہار بند و بست جدید کا دیا اور کاروبار کو جو بی بی بی بی بی بی بی بی
 تک ملتوی رکھا جبکہ کونسل جمع ہوئے ہیننگز صاحب نے انکی
 جو امور بند و بستان سے باہل جاہل تھے نقشہ کیفیت کار و بار

یعنی کاڈال دیا اور مجمع ہوئے کونسل کے سر قضا یا شروع ہوئے جسکے سبب
 سبھی سات برس تک سلطنت مندوستان میں خلل رہا بارہیل صاحب
 تہاؤ سندار گورنر جنرل کا تھا اور باقی تینوں اصحاب کونسل ہمیشہ اسکے
 بات میں خلافت کرتے اور چونکہ یہ لوگ زیادہ بھی اسلئے گورنر کی وجہ
 بات پیش نہ آتی تھی اور بالکل اختیار اٹکا ہو گیا وہ ایسی باتیں جنہیں کہ انہیں
 سینکڑ صاحب کی متصوّر تھی جو زیر کرتے تھے اور وہ اکثر سوائے خصوصیت
 کے خلافت عقل ہوا کرتی تھیں ہاں یہ بات ایک بہت عجیب کے یہ کہ جب
 برس تک یعنی شروع بذولست پارلمنٹ سے سترہ سو اسی تین
 مخالف حاکمین سے سلطنت بالکل بر باد ہوئی دو دن بعد جمع ہوئے کونسل
 کے مخالفین سینکڑ صاحب نے ڈیٹن صاحب کو لکھتے ہوئے کہ صاحب
 موصوف نے وہاں کارزندنت کیا تھا طلب کرنا چاہا اور بر خلافت
 عہد و بیہان سینکڑ صاحب کے انہیں جواب لکھتے ہوئے زیادہ نفی کے
 خواہش ہوئی اس لئے انہیں سمجھا یا کہ وہ ابھی توقف کریں اور ایسی امر
 سب سے بہت قیاحتیں پیدا ہو گئی کیوں کہ لوگوں پر یہ بات ظاہر ہو جائے
 گی کہ حاکمین ریاست میں اتفاق نہیں ہے اس لئے یہ کہا کہ اہل ملاو
 گورنر کو حاکم کلان جانشین اور جب کہ وہ دیکھیں گے کہ اسکو کچھ اختیار
 نہ رہا تو البتہ ہماری نا اتفاق اُن پر ثابت ہو جائے گی لیکن صاحبان
 کونسل نے انہی سی بات کی اور ان طور دن سبھی اُنکی بے وفائی اور کم
 حوصلے کو گون کو معلوم ہوئی سندوستانی فساد اور اب کونسل اور
 جانے رہے اختیار سینکڑ صاحب کو جو خیر و شر بالکل

مالک تھا جلد دریافت کر کے اس نے وہ لوگ جو اسکی مصلحت سے ناراض ہوئے تھے فرامیس صاحب اور اسکے شرمکون یا شرمکون لگے جسکو انہوں نے بدل سنا اسوقت میں زوجہ ملک چند راجہ بردوان مرحوم کی مع بیٹے اینر کے کلکتہ میں آئی اس نے ایک عرضی یا مضمون دی کہ جسے نولاکہ روپے انگریزوں نے اور اس کے عملے نے راجہ کے مرنے سے اس کے نوٹ میں فی جس میں پندرہ ہزار روپیہ سینگڑ صاحب میں آئی اس نے اس غور سے کاغذ حساب بنگالی اور فارسی میں طلب کیا لیکن وہ ایک پرچہ پیش کر کے ایک خلعت و القاب گورنر صاحب مرحمت کرتی تھی لیکن ذہنمان سینگڑ صاحب نے واسطے اسکی امانت کی بیٹے راجہ مرحوم کو خلعت انگریز تہہ عطا کیا بہتین سینگڑ صاحب کے لئے انعام مقرر کیا گویندگان تمام اطراف بنگال سے بلائے گئے بہت سی اقرار اور شہادت اسکے جوئی ایک شخص نے عرضی اس مضمون کی گذرانی کہ فوجدار ہو گئی کے بہتر ہزار روپے سالانہ سرکاری تعینات حسین ہے چہتیس ہزار سینگڑ صاحب لیا کرتے ہیں چار ہزار انکا دیوان درخواست دہندہ کو یہ عہدہ چہتیس ہزار روپے سالانہ پر منظور ہے یہ دعویٰ ہے معنی یہی جسکو ہر شخص کہ جو حال شاہد کا اس ولایت سے واقف ہو معلوم کر جاوے سموع ہوا شاہد گذرے اور معاندین سینگڑ صاحب نے کہا کہ مقدمہ تمام ہوا فوجدار موقوف ہوا اور یہ عہدہ مادی وجود کی خواہ کے گویندہ کو نہ بلالکہ اور شخص مقرر ہوا اسی فیض میں ایک اور نالاش آئی کہ منی بگم نے نولاکہ روپے کا حساب نہیں دیا جب اسے بہت شک کیا اس نے کہا کہ میں نے

مہینگز صاحب

ہے

دیر لاکھ روپے مہینگز صاحب کو جب کہ وہ مجھے مسند ریاست پر پہنچا
 کو آری بطور ضیافت کی تواضع کیا مہینگز صاحب نے اظہار کیا کہ وہ
 روپیہ خرچ سسر کا رہیں آ رہا اور کہ رقم اس خرچ کی سسر کا کوئی حصہ
 اور بھی بہہ کہا کہ نواب بنگالہ جب کہیں ملک میں آتا اسی ہزار روپے روز
 خرچ کا ملتا تھا یہ اظہار مہینگز صاحب کا کچھ خوب نہ تھا کیونکہ اور
 کوئی حجت نہ تھی کہ روپیہ سواہی خرچ سسر کا رہی کے اور طور سے صرف ہو
 جبکہ یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک نالاش مہینگز صاحب کے
 مسوع ہوتی ہی ننگار کے رہے ہی جو ایک مرد بدنام تھا اسیر نالاش کے
 اس نے اظہار کیا کہ گورنر جنرل نے ستر ہی تین لاکھ روپے منی بلیم کو
 مسند ریاست پر لانے اور میری بیٹے گرو داس کو نواب مرشد آباد
 مختار کرنے کے واسطے لی فرانسس صاحب اور اسکے رفقاء نے مذکور
 کو گڈارنے کو انہوں کے لی کو نسل میں طلب کرنا چاہا مہینگز صاحب نے
 جواب دیا کہ وہ میرا مدعی ہو کر اس عدالت میں جہاں کہ میں حاکم ہوں
 آنے نہ دیا گیا اس نے کہا کہ میں عہدہ گورنری کو ایسی نالائق نابعداری
 سی ہندوستانیوں کی آنکھ میں حقیر نہ گردن گا اور اسی وقت یہ ہی
 کہا کہ میں مقدمہ سپرد صاحبان سپریم کورٹ کی کر دوں گا مہینگز
 صاحب کو نسل میں سے آئیں گے اور بار ویل صاحب اس کی تبعیت
 لی فرانسس صاحب اور اس کی رفقاء نے بعد رو انکی صاحبین میں
 کے ننگار کو اندر لایا اور اس کی ایک خط پڑھا اور کہا کہ اس میں منی بلیم
 نے جتنا روپے کہ رشوت دیا تھا مجھے لکھ بھیجا ہے وہی اولیٰ صاحب

ہنسنگڑ صاحب

نے ایک خط جو مئی بلکم نے خود صاحبان کو نسل کو لکھا تھا لالا اور اس خط
 سہی مخالف کیا مہرون بین مطابقت ہوئی لیکن نوشت ایک سہی نہ تھی بعد مرگ
 زندگیا کے اتس کا قریب ظاہر ہو گیا اسکے ہاں میر میر جیلا جیلا میران کی
 کی نکلیں اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ وہ خط جعلی تھا اور مئی بلکم نے اس میں
 نہیں کی تھی بلکہ زندگیا نے خود نیت کر لی تھی ارباب کو نسل نے کہا دعویٰ
 زندگیا کا صحیح ہے اور حکم دیا کہ ہنسنگڑ صاحب وہ روپے واپس کر دیں
 جسکو اس نے انکار کیا انہیں ایام میں کہ یہ مقدمہ دایر تھا ہنسنگڑ
 صاحب نے سپریم کورٹ میں زندگیا رینا لاش سازش کی کی تھوڑی سی
 کو نسل واسطے حقارت ہنسنگڑ صاحب کے خود اسکی گھر گئے اور یہ
 بات آج تک نہوئی تھی کئی برس تک فرانس صاحب اور اسکی نفی
 مخالفت ہنسنگڑ صاحب اور تباہی ملک بین ساعی رہی زندگیا رینا لاش
 الدین نامی شخص نے لاش سپریم کورٹ میں لگائی کہ اس نے ماتم میرا
 ایک دست آور ہے پھر کیا ہی زندگیا رینا لاش ثابت ہوا اور جو لای
 سندہ سترہ سو پچتر میں پھانسی ملی اہل اس دیار کو بہت تعجب ہوا
 جب انہوں نے دیکھا کہ ایسی امیر کبر بندوستانی نے جو برہمن تھا
 کلکتہ میں پھانسی پائی امیران بندوستانی میں سہی اولاً اسکی کو کر
 نے پھانسی دی تھی یہ منقول ہے کہ ایک لاکھ سہی زیادہ لگائی اسکے
 منقل پر جمع تھے انہیں یقین تھا کہ وہ مارا نہ گیا لیکن جبکہ انہوں
 نے دیکھا کہ وہ مارا گیا تب وہ اپنے مالک کے منقل نے دفعہ دیا
 کہ بھائی اس نے کہا کہ زندگیا رینا لاش صاحب نے

مرد آیا تھا کیونکہ انکو یقین تھا کہ اس نے اسمقدمین سعی کی تھی
 حقیقت میں یہ بات سیریم کورٹ کی تھی اور بہہ ایک منجھان لٹون
 میں سی تھی جو رخطاف اس محلہ کے کئی برس بعد ہوئیں اور یہ بات
 مشک ہے کہ نندگما رہی ایک مفصدین نیکالیوین سی تھا گورنران منجھان
 کو اسیر جو ایک بعد دوسری کی مقرر ہوئی تھے اعتماد نہ ہا اسکی ملک
 حرامی دریافت ہوئی کہ وہ دشمنان انگریزوں سی خط و کتابت رکھتا
 تھا لڑائی پلاس سے وہ سازش بر ایک گروہ سی کرتا تھا باہن ہمہ
 اوصاف وہ پیر ہی ظلم سی مارا گیا وہ جرم حسین کے سیریم کورٹ نے
 فتویٰ اسکے مارنے کا دیا یہ چار برس پیشتر مقرر ہوئے اس عدالت
 کے اس سے سرزد ہوا تھا اس حالت میں وہ محکوم اسکا نہ تھا علا
 اشی موجب شریعت اہل شہود کی بھی یہ جرم قابل قتل کے نہ تھا اسی
 لحاظ سی وہ خلاف عقل والضاف کے مارا گیا لیکن وہ بڑی شہوت
 میں ہوا بہت سی خدمتوں پر وہ مامور ہوا اور انہیں اس نے ایک
 گروہ روئے سی زیادہ کی دولت جمع کی جب کہ خلاصہ کیفیت مقدمہ
 محمد رضا خان کا ولایت ہستی صاحبان ڈائری رکڑنے لکھا کہ ہمارے
 نزدیک اسکی بقصور ہی اور قریب نندگما کا تابت ہی انہوں نے
 حکم دیا کہ گروہ اس فخری نواب سی موقوف کیا جاوے اور محمد رضا
 خان سیجاسے اسکے مقرر ہو سیریم کورٹ نے یہ دیکھ کر کہ انہیں
 عدالت صدر نظامت کلکتہ میں اب اجلاس کرے شک فرصت
 نہ تھی چاہا کہ وہ تدریجاً ہم انتہا پر عمل بین لا دین اور ہندوستان

عدالتہای فوجداری اور پولیس حوالہ ایک ہندوستانی کے گردن اس
 سب سے بہ عدالت مرشد آباد سی کلکتہ کو گئی اور محمد رضا خان اسکا
 رئیس ہوا اراضی واسطے پانچ برس کے سند سترہ سو پتر سی چارہ
 دی گئی اور کہدیا گیا کہ محصول تدریج برسیگا لیکن یہ بات اول ہی برس
 میں معلوم ہو گئی کہ زمینداروں نے اپنی حوصلہ سے زیادہ کاٹتیکہ لیا تھا
 باقیات محصول بہت ہو گئی بعد پانچ برس کی سرکار نے لاچار ہو کر ایک
 گڑاٹھارہ لاکھ روپے معاف کر دیا اور سن برہی ایک گڑاٹھارہ
 لاکھ روپے باقی رہ گیا اور اسکی کوئی صورت وصول کی نہ تھی وہ لوگ وہ
 کونسل نے اپنی اپنی توہین درباب ہند و بہت جدید کی ولایت کو لکھنؤ
 لیکن صاحبان دائی رکھنے دو فون راون کو مسترد کیا جب کہ سب
 جوں کی سند سترہ سو پتر میں ہو چکی تب حسب الحکم اس کے کی اراضی
 باچارہ ایک سال کی دی گئی یہ طور اچارہ سال بال کا سند سترہ
 سو پتر سی تک رہا واسطے اس نیدولت کی نہ قاعدہ تجویز ہوا کہ
 شخص آمدنی تین سال سابق پر بنا و محصول کی ہوا اور ہر صورت اراضی
 زمینداران قدیم کو جان تک نہ ہو سکے دی جاوے سترہ سو پتر
 سو چتر میں کرنل من سن ہوا اور سہیل گڑ صاحب کی دوسری دشمن رہ
 گئے اسکا دخل ہر صاحبان کونسل میں ہوا انجام سند سترہ سو پتر
 میں نواب مبارک الدل سن تمیز کو تھنی اس نے سپریم کونسل کو لکھا
 کہ وہ محمد رضا خان کو مو قوف گردن کیوں کہ وہ مجھے بد رشتی پیش
 آتا ہے وہ بموجب راستہ سہیل گڑ صاحب کے معطل ہوا اور

عہدہ نایب صوبہ دار کے گورنر ہاؤس کے گریڈ کے تحت رہتے ہوئے
 ہیننگز صاحب کو اس انتظام سے صاحبان دانی رگٹر بہت ناخوش تھے
 انہوں نے فوراً ہیننگز صاحب کے پاس جاکر اس عہدہ کو مقرر
 کر کے محمد رضا خان کو اسپر بحال کیا مگر ہیننگز صاحب نے اس خدمت سے تالیف
 سے موافق ہو کر آٹھ دن سال صدی اہلکاروں کا تواریخ نگاہ تیز
 مشہور کیوں کہ اسی سال میں اولاً کتابیں حرفوں نگالی میں
 شروع ہوئیں این ہیل ہیڈ صاحب جو ایک شخص بہت مستعد و
 ذہنی موش بہانہ داستان بن زمرہ اہل قلم میں داخل ہو کر سنہ
 سترہ سو پچتر میں آیا اور تمام زبانیں اس ملک کے سیکھیں اس نے
 انہیں ایسی دنگاہ پیدا کی کہ کسی فرنگی کو پیشتر اس سے حاصل ہوا
 تھی سنہ سترہ سو پچتر میں نظم و نسق ملک کا انگریزوں کو اختیار ہوا اور
 جب ہی سی ہیننگز صاحب کی رائے میں یہ بات آئی کہ انہیں اب
 قوانین اس ملک سے واقف ہونا ضروری ہیل ہیڈ صاحب کی دیکھ کر
 اس کی سی ایک کتاب مشتمل قوانین ہندو اور مسلمان کی تیار کر کر
 سنہ سترہ سو پچتر میں چھاپی اس نے نگالی زبان سیکھنے میں بہت
 سہ کی شاید کہ یہ شخص انگریزوں میں سی جتنی کتب درسی اس زبان
 کی تحصیل کیں اول شمار کیا گیا سی سنہ سترہ سو پچتر میں اس نے
 کتاب قواعد نگالی میں چھاپی وہ ہو گئی میں مطبوع ہوئی کیوں دارال
 میں انک کوئی چھاپہ خانہ نہ تھا سابق میں جا رس و لیکن صاحب نے
 حکیمانام اب تک زندہ ہے بیچ سیکھنے زبانوں اس ملک کے بہت

کو تشر کی تھی وہ ایک بڑا دستکار اور ایک مرد عالمی حوصلہ تھا اسنی اپنے
 ہاتھ سے نقوش حروف بنگالی ڈال کر تیار کئی اور اپنی اول لانی ابن حروف کا
 وہ تھا اور اس نے قواعد سبیل سید صاحب کے جو اسکا دوست تھا جیسا
 سبب تفسیر سیریم کورٹ اور ناظمین کمپنی کے کئی برس تک یہ ملک بنا
 رہا یہ عدالت سستہ سوچو بہترین مقرر ہوئی اور محکوم ریاست کمپنی
 کی نہ تھی اصحاب سیریم کورٹ ولایت سسی خیال اس بات کی کہ رعایا
 مندوستانی پر بہت ظلم و تعدی ہوتا ہی اور کوئی چارہ واسطے رفع
 ان مصائب کی سولے تقریر اس عدالت کے بنین ہی جیسے سرگاد
 شریفین عدالت مسطورہ کی چاند بال گہاٹ پر اوترے اور گیارہ
 کو برمنہ پادلیکیر ایک نے صاحبان موصوفین بن سے دوسرے
 کو کہا دیکھو ہائی کیا ظلم لوگوں پر مورای اور کہ عدالت سیریم کورٹ
 بروقت ضرورت کی مقرر ہوئی تھی اور فیجے یقین ہے کہ عرصہ چہاہین
 کا اس عدالت پر نہ گزرتا کہ رعایا اس بلا کی ایسی اسودہ اور
 مرفحال ہو جائیگی کہ خونی اور خراب بننے لگیں گے حکم اس عدالت
 کا تمام انگریزوں پر کہ سب توں پر جو کہ اندر کہائی مرثہ کے رہتے تھے
 تھا اور یہی زیر حکم اس محکمہ کے جمیع مردان ہوا مطلقاً بواسطہ لو کہ
 کمپنی یا لو کہ انگریزی رعایا کے تھی بموجب فقرہ مرقومہ الصدر کے وہ
 امور اہل بلادین جو خاص واسطہ اس ملک میں رہتے تھے داخل دینے
 لگے حاکمین اس محکمہ نے کہا کہ باج گزار لو کہ کمپنی میں یہ تصور جانا
 بارائنت کا تھا جنہوں نے جدا انکی اختیار کی تفرز کی تھی صاحبان

بیتلہ صاحب

بارلنت نے دو عدالتیں جدا جدا مقرر کیں جنہیں جیڈ ورننگز نے
 یاغی کہ فساد برپا ہو گیا سپریم کورٹ نے تھوڑے دنوں بعد اجلاس
 آنے کے حکومت اپنی ٹرہانی جا ہی جو شخص اس عدالت میں آنکر
 قسم کہا کر کہتا کہ فلاں زمیندار میرا مقروض ہے اور یا نیوسیل کے
 اندر کارکنی والا اسی وقت پروانہ اسکے گرفتاری کا جاری ہوتا اور
 قید کیا جاتا بارہا جس شخص نے اصرار کیا کہ میں زیر حکم سپریم کورٹ
 کے نہیں رہتا ہوں اسی رہا نی ہو گئی اس کے ہنگ کا کچھ نڈارک
 ہوا اثرہ اس بیچ کی حکومت کا جلد ظاہر ہو گیا رعایا جو خوشی محسوس
 نہیں دیا کرتی تھی یہ حال زمینداروں اور ٹھیکہ داروں کا دیکھ کر
 بالکل محسوس دینے سے انکار کر گئے اول سال اجلاس اس عدالت
 کے پروانہ اس قسم کے ہر ضلع میں جاری ہوئے ایک بڑی سی
 ملک پر برہمنی اور لوگوں نے اپنے میں ایک نئی بلایں مبتلا پایا وہ اس
 قانون سے بالکل بموجب ہے کہ وہ کلکتہ میں واسطے استفسار حال کے
 طلب کئے جاتے ہیں یہ لوگ تفتیش و خوض سے مانوس نہ تھے گورنر
 جنرل اور اسکے کونسل نے دیکھا کہ اب ہمارا اختیار سب علیہ سپریم کورٹ
 کے جاتا رہا لیکن وہ انکا مقابلہ کرتے تھے حاکمین عدالت معروفہ افسد
 نے کیا کہ ہم نوکر بادشاہی میں اور کسی نوکر کنبی کو برابر ہمارے اختیار
 نہیں ہے اور دیکھا کہ جو شخص ہماری اطاعت نہ کرے گا اور سپریم تہمت
 تک حرا می گا بن گئے آخر کار ایک مقدمہ پیش ہوا جس سے کہ قضیہ معزز
 خطر میں پہنچا مارچ سنہ سترہ سو اسی میں یہ ماجرا واقع ہوا آہی

امین و بین انگریزوں ساکینین کلکتہ اور گورنر جنرل نے ایک عرضی صاحبان
 پارلیمنٹ کو لکھی کہ وہ تعہدی سپریم کورٹ کا کوئی علاج کریں اس بات
 بین بہت سی خوش اور نگرار رہی اور ایک آئین نو جاری ہوئی جس سے کہ اختیار
 کل جو سپریم کورٹ کی تمنا تھی جاتا رہا قبل ازاں اس قانون کی ہینسنگز
 صاحب نے وسیع خاموشی سپریم کورٹ کے ڈیوٹی اور حاکمین اسعدت
 کو لقمہ تر دیکر ارضی کیا اس نے الہی اپنی صاحب حاکم اول عدالت مظہر
 کو باضافہ پانچ ہزار روپے یعنی اور چھ سو روپے مہیا کر ایہ دفتر خاتمہ
 کا مقرر کر کے جج اول عدالت دیوالی کا گیا اور دوسرے حاکمین میں سے
 ایک کو اوپر عہدہ جدید کے چنیرا میں جو جج سر لڑ کر انگریزوں نے
 لیا تھا ممتاز کیا بعد ازاں تھوڑے دنوں تک صاحبان کورٹ نے
 کسی طرح کامنا نشہ نکیا اس عرصہ میں ہینسنگز صاحب نے محکمت اس
 دیار کو بہت رونق دی اس کے ہر ضلع میں واسطے سماعت مقدمات
 کے دیوالی عدالتین مقرر کیں اور صاحب کلکٹر کو فقط تحصیل کا اختیار
 رہا الہی اپنی صاحب نے صدر دیوالی عدالت میں اجلاس کر کے
 قوانین واسطے عدالتوں دیوالی کے ترتیب کے نوبت ان قوانین کی
 نوٹس پر لکھی اور وہ کتاب قوانین گورنر و لیس صاحب کی بنیاد ہو
 جب خبر تقرر الہی اپنی صاحب کے ولایت میں گئی صاحبان دائمی
 رکٹر اس سے بہت آزر دم ہوئی اور اسی جائزہ کہا وہ دریافت
 کر گئے تھے کہ ہینسنگز صاحب نے مصالحت واسطے صلح کی اقرار
 کر لیا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ بات خلاف سرشت ہے

سینکڑ صاحب

ابو اپنی صاحب محکمہ سرکار میں واسطے جواب دی قبول کرنے اس
عہدہ کے طلبہ کے لئے مدعی اسکا جلیفٹ الیٹ صاحب سرکار کی
طرف سے مقرر ہوا جو بعد ازاں ملقب بہ لارڈ متھوگوئر جنرل ہندوستان
ہوا ایندوین جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سوانشی میں اولاً کاغذ اخبار مندرستا
میں بلکہ کلکتہ میں چپا چار برس بعد اس واقعہ کے ہنگامہ صاحب نے
مطلب درستی مقدمات بنارس راودہ کے بنکار سی کونج کیا اور
حیدر علی نے راجہ میسور سی جنگ کی اور تمام ہندوستان میں ملا
کرنے صاحبان ڈائی رگٹر اور صاحبان پارلیمنٹ کو اسکے معاملات
اضلاع مغربی کے مقبول نہ پڑی اور اسی بہت سزائش کی اور یہ بات
پارلیمنٹ یعنی خانہ پنچات میں پیش ہوئی کہ وہ واسطے جواب دی شک
اور فوت کرنے فواید ولایت کے طلب کیا جاوے لیکن اسپر سب
منفق ہوئی تھے اس لئے وہ اپنی جا پر قائم رہا اس نے سفارتی راودہ
کا انجام شہرہ سوچو راسی میں کیا وہ پھر شہرہ و ع سنہ ۱۹۰۷ء
میں بیچ دار الامارت کلکتہ کے داخل ہوا اور گنجان خزانہ اور فورت
کے میسور صاحب کے جو اسکا جانشین تھا تفویض کر کر ولایت
کو روانہ ہوا اور ماہ جون میں وہاں پہنچا کلیونڈ صاحب مرلی اور خزانہ
ہندوستان نے سنہ ۱۹۰۷ء سوچو رائے میں رخت ہستی کا اس
دار فانی سے اوٹھایا وہ نو جوان ولایت سی زمرہ اہل قلم میں داخل
ہو کر ہندوستان میں آیا تھا اور خزانہ راودہ کے پہنچنے کے وہ
میلو ہوا کلیونڈ میں مقرر ہوا جنوب اسی مقام کے ایک پٹا واقع ہو

+ دیکھو مکتبہ اہل حق کا مکتبہ + دیکھو مکتبہ اہل حق کا مکتبہ

جس میں کہ وحشی لوگ رہا کرتے تھے اور وہ ظلم و تعدی اپنے ہمسایوں
 سی نہایت تنگ بنی اس نے ارادہ انکی تعلیم اور ترستے کا کیا اور ان
 کی آسودگی میں جہان تک اسکی شکل مقدور تھا کوشش کی اور اسمین وہ
 کامیاب ہوا اور صورت اسکی بڑی اور موٹی اور شہادت مزاج بہاروں
 کی جو ہمیشہ بہار میں اور تر کر ان شخصوں کو جو ان پر دست درازی و ظلم
 کرتے تھے لوٹتے تھے بہر بصلاحت تبدیل ہوئے آب و ہوا اس صلیح
 کی بسبب نہونے زراعت کے مرض خیر تھی کلیونہ صاحب بیمار پڑے
 اور لاچار ہو کر سمندر کو گئے وہیں اسنے آنتیں برس کی عمر میں انتقال
 کیا صاحبان ڈانسی رگڑنے واسطے یادگاری شعور و لیاقت اس
 شخص کے ایک مکان عظیم الشان اسکی مدفن پر بنوایا اور غریب
 بہاروں نے بھی جنگو اسنے مودت و مہذب کیا تھا سرکار اسی اجازت
 لیکر ایک مکان اسکی نام کا بنایا جس سے کہ چکیان اسکی یاد میں ہوا
 اسے اور کوئی مکان ہندوستانیوں فی اسطرح کا واسطے کسی انگریز
 کے نہیں تیار کیا سندھ سترہ سو تر اسی میں ولیم جو تر صاحب حاکم
 سریم کورٹ میں بچہ جی کے داخل ہو کر اس ملک میں آیا چونکہ
 وہ ایک طالب علم جید تھا اسنے وہ اپنی ملک میں معزز و ممتاز
 تھا بڑا سب سے آئی کا سندھ وستان میں دریافت کرنا تواریخ
 قدیم ملت و عادت اہل اس کشور کا تھا وہ پھر دوبار دھونے کے
 مطالعہ کسکرت میں مشغول ہوا لیکن اسی مدت بمشکل پانچ لاکھ
 اپنے زبان پاک اور کتب عربیہ و ہندیہ کو بہن سلہلائی سے

عید بڑی تلاش کی ایک دیو جو قوم کا غلبہ اور زبان سنکرت میں بہت متعدد
 تھا ملا اور بانس روپے دریا میں پر سکھلائے گا اقرار کیا اس نے اس زبان
 سبھی بخوبی واقف ہو کر قوانین سنو کو زبان انگریزی میں ترجمہ کر ڈالا آخر
 سندھ سوچا رشی میں سوسائٹی اشیاء کلکتہ کو بمطالعہ دریافت
 کرنے عادات و زبان اور قوانین قدیم ہندوستان کے مقرر کیا
 بہت سی لوگ جو مثلاً شی ان باتوں کے بھی اسکے ساتھ ہوئی اور انکی
 تلاش سی باشندگان فرنگ کو اول علم ان اشیاء کا ہوا سینکڑ صاحب
 نے اس سوسائٹی کی بہت سی سعی و مدد کے اور اس میں اول شخص ہوا
 برابر ولیم جونز کی کوئی انگریز یا مور سندھوستان میں نہ آیا تھا اور یہاں
 اس کشور کے جو علم سب پر رہے کہتے ہیں اسکی نام کی تعظیم کرتے ہیں
 عزیز جانتے ہیں اس نے دس برس بعد درودانی کے اسمکٹ میں
 بیچ عسکری اس برکس طرف دار عقبے کے کوچ کیا بمجر و پیچھے
 صاحب کے بالاتفاق صاحبان رائے رکھنے اسکی طرز انتظام پر
 آفرین کی اکثر مقدمات ہندوستان میں اسکا قصور ظاہر تھا لیکن
 وہ طریقہ دانامی و ہوشیاری برہلا اور بسبب اسکی اس ملک میں
 جب کوکلا او صاحب نے مفتوح کیا تھا مستحکم کر دیا اکثر قصور جو اسکو
 لگا ئے تھے انکا وہ مستحق نہ تھا کیونکہ وہ کچ روپیہ سندھوستان
 کی سبھی جنگوں میں نوکر رکھا تھا وقوع میں آئے گئے اسکو اسکو دیکھو
 اور دیوی سنگھ کو اسکی ایام اقتدار میں بہت اختیار تھا حسین
 کہ انہوں نے بہت روپے جمع کیا دیوی سنگھ ان میں سے

ستاد مرزا ہے ایمان تھا یہ ایک ہنگ دار تھا اور اس نے غریب عیال پر
زیادتی کر کر بہت روپی تحصیل کیا تھا ظلم جو اس بذات فی دانا اور
کئے تھے ذکر انگاہے رنج و قلق کے ہمیں ہو سکتا ہے منہنگڑ صاحب
کو الزام اس تمام تعدی کا لگایا گیا تھا لیکن اہل ہند اس بات سے
خوب واقف ہیں کیونکہ انہیں احکام لقا اور شرارت خادمین بہت
سے آغاز جلوس اسکے سرسند ریاست پر چہ برس تک ابراہیم
اسکے مخالف رہی اور جہان تک اون سی بنا آتش رنج پہنچا اور حقیقت
اور دلیل کیا انہیں ایام میں اقتدار اسکا بسبب سریم کورٹ کی بہت
ہی کم ہو گیا لیکن اس نے آزادی کی کہا کہ میں ان شکلات سی اس
عہدہ کو بخور ڈنگا وہ ایسا صاحب بہت خوشی عت تھا کہ اس پر کوئی
مقصیت غلط نہ کر سکتی تھی وہ آخر دور اپنی ریاست میں حیدر علی سے
لڑا جس میں کہ تمام آندنی ملک کی صرف بوٹی بلکہ بسبب احتیاج روپے
کے تکلف رہی جبکہ اس نے لطایف الجمل سے ہم پہنچا لیا تھا حاصل
کلام یہ ہے کہ اسکے مزاج میں بہت تحمل و استقلال تھا اور نام اسکا
باشندگان اس دیار کے بادوب زبان پر لاتے ہیں اور راج ملک
اپنی اولاد کو تعلیم کرتے ہیں کہ وہ نام داران منہنگڑ صاحب کا پھلا
لین سنہ سترہ سوڑا اسی میں معاملات کہنی سے صاحبان یار
انگاہ ہوئی اور جو کس صاحب وزیر اعظم نے ایک وزیر واسطے بہت
ہندوستان کے پیش کی اگر وہ مات منظور ہو جائے تو یقین تھا کہ ملک
ہندوستان کہنی کے ماتھے سے نکل جاتا لیکن شاہ انگلند اسے

سینیکر صاحب نے ہوا اور نوکس صاحب اپنے عہدہ سے ہٹ کر
 ہوئی بجائے اسکے ولیم پٹ مقرر ہوا اگرچہ وہ جو پیش برس کا تھا
 لیکن تمام باتیں بدشیر کی آئین میں موجود تھیں اسلئے ایک نئی تجویز واسطے
 بند و بست بندوستان کی نکالی جسکو صاحبان پارلمنٹ و بادشاہ
 نے پسند کیا اب ملک صاحبان ڈائری راکٹر کو بندوستان میں بالکل
 اختیار تھا لیکن پٹ صاحب نے ایک آئین سترہ سو چوبیس
 میں جاری کیا اور موافق اسکے ایک بورڈ کمشنر و ٹیکس جو سمیت سرگور
 گروں کی جاری کئے پھر واسطے امور بندوستان کے متبعین موٹا لگا کیمین
 عدالت کو شاہ انگلند نے مقرر کیا اور انہیں اختیار دیا کہ وہ تمام
 کاروبار بندوستان میں بجز تجارت کمپنی کے مداخلت کریں اس وقت
 سرسلطنت اس ملک کی محکوم ملازمین شاہ اور صاحبان کمپنی کے
 تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے

مارکوس کورن وولیس

لیکن
 سینیکر صاحب نے امور ریاست تفویض میکفرسن صاحب کے کئے
 صاحبان ڈائری راکٹر نے اسکے آنے سے مطلع ہو کر لارڈ کورن وولیس کو
 گورنر جنرل و کمینڈر انچیف یعنی مالک کل فوج کا بنایا اسکا خاندان
 ولیم سی مغز اور وہ خود صاحب دولت و شعور تھا چونکہ اس نے
 وہ روپار سلطنت کے مختلف مقاموں میں سرانجام کئے تھے اسلئے
 اس کی خدمت تجربہ حاصل تھا وہ سترہ سو چوبیس ہجری داخل ہوا

سوا اور اسکے شعور و کاروائی سستی مضایا جنسی کہ حکومت ہنسنگز صاحب
 کی کم روز ہو گئی تھی جاتی رہی اس کے سات برس تک اس ملک میں بخوبی حکومت
 کی وہ سلطان شیو پور حیدر علی والی مہسور سے لڑا اور ایسا ملک کیا کہ وہ
 صلح کا ہوا اور جس سے کہ انگریزوں کو ایک بڑا حصہ اس کی ملک کا ملا اور انہوں نے
 جتنا روپے کہ اس لڑائی میں صرف ہوا تھا لیا انگلستان جن تمام دشمنان
 ہنسنگز صاحب نے غلبہ کیا اور آخر کار نیر وین فرور سے سن سترہ سو اٹھاسی ہزار
 کا سن نے ہاؤس لارڈین اس کے خبریوں اور بد چینی کے نالیش کے یہ مقدمہ پڑے
 رونق سی ہوا شانزدہوی او اثر ازاد سے اور اثر ازایان جمع ہوئے اور اسکے
 محفل عظیم ان کے عقلا و انگلستان اس کے مدعی ہوئے اس کے طریقہ حکومت
 میں بہت سسر غور کی گئی اور قبل اس سے کسی بندوبست ملکی میں اس طرح کا تصور
 نہ ہوا تھا یہ مقتدیات برس تک پیش رہا تھوین اپریل سن سترہ سو سچانو
 میں ہاؤس لارڈ نے چند باتوں میں اسی ماخوذ کیا اور مارا اسکے وضع
 قصور اسکے معاف ہوئے بندوبست مستقل آمدنی اور ارضی بنگال و بہار سنی
 نام کورن ویلس صاحب کا ہندوستان میں مشہور رہی صاحبان دانہی
 اکثر نے بسبب بندہ سکون کے جو اکثر تحصیل روپے میں ہوا کرتے تھیں دیکھا
 کہ رعایا بہت تکلیف میں ہے انہوں نے خیالی کیا کہ تیس برس سے
 دیوانی دیا ہے اور ایضاً کہ افسران انگریز سے باب زمین خوب ہر
 مون کے انہوں نے محبت کی کہ یہ بات مناسب ہے کہ محصول و اے
 واسطہ زمانہ متمدن کے عین کر دین جس میں منفعت دونوں ہمارے رعایا
 سے مشہور ہے اور کہ تحصیل ایک بیج پر جسکے ہمیں بہت آرزو ہے

ہمیشہ رہی لیکن لارڈ اورن ویس صاحب نے دیکھا کہ افسر ان عہدہ کو باج محصول
 میں کما حقہ علم نہ تھا اس لئے اسے اس طرح طریقہ قدیم سالیانہ بند و بست کا ایک
 مدت تک جاری رکھا انہیں ایام میں اسٹری ایک طوار سوا لون کا سب کلکٹر ون
 پاس بھیجا تاکہ اس کے جوابوں سے اس کو بخوبی حال آمد نے اراضی کا مشق
 ہو جاوے انکی کوائف میں بہت نقصان تھا کیونکہ اکثر زمین کے زمانی رد ہوتے
 علم سی جنہوں نے بہت سائنفل کیا تھا لکھی ہوئی زمین اگرچہ بہتہ کوائف
 معبر نہ تھے لیکن اور کوئی اسے بھی بہتر نہ ہو سکتی تھے دس برس کے
 واسطے بند و بست ہوا اور اس بات کا اشتہار دیا گیا کہ اگر صاحبان ڈائمی
 رکٹر اس کو منظور کریں گے تب یہ بند و بست مستقل ہو جائیگا جان شور
 صاحب بڑا ایک ذی عزت شخص اہل قلم میں نمک خوار ان کمپنی سے
 تھا وہ واسطے تیار کرنے ایک کتاب کی باب محصول بن جسمین کو
 بہت ماسر تھا معین ہوا اگرچہ رای اسکی مستقل کرنے محصول پر ہے
 لیکن حاکمین کو اسنے اسکی تیاری میں بہت سہی اعانت کی بند و بست
 وہ سالہ میں یہ بات ٹھہری کہ زمیندار جو اب تک فقط محصول زر خراج
 وہ مالک زمین کی ہو دین اور کہ بند و بست و تحصیل اس کے طور پر ہو لیں
 تمام بانوں کے ٹرانے کو اغذ تحصیل کے جو افسر ان بند و بست
 پاس موجود تھے دیکھے گئے اور آمدنی سنین سابقہ پر شخص کے یہاں
 بنا خراج کی ٹھہری تحصیل سائر اور تحصیل اختیار کی ممانعت
 ہو گئی زمیندار نے اس کے منہا سنی پاسے حاکمین اعلیٰ کی کہا کہ منے
 یہ بند و بست لا خراج زمین کا نہیں کیا ہے انہوں نے ارادہ کیا

۸۰
 کہ اسکی اکسنا دین سرکاری عدالتوں میں ملاحظہ کے جاوے اور جو کہ آج
 ہوئیں انکو محفوظ رکھیں اور جو ناقص ہوں انکو سترہ کریں اور قطعات اراضی
 واپس لے جاوے جب کہ یہ تدریجاً صاحبان قاضی و گورنر کو پیش ہوئی انہوں
 نے فوراً اسی قبول کر لیا اور لاڈ کو رن دیس صاحب کو لکھ بھیجا کہ وہ اسے
 واسطے ہمیشہ کے مقرر کر دیں ایک اشتہار بانٹوں مارچ سن سترہ سو تیرانو
 کو اس مضمون کا دیا گیا کہ تین کروڑ دس لاکھ نو اسی ہزار ایک سو پچاس
 روپے بنگالہ اور بہار میں ہمیشہ کو تحصیل ہوگا اور چالیس لاکھ چوبیس سو تیرہ
 روپے بہار میں مستقل ہونا محصول کا حق اہل بنگالہ میں خوب ہوا اور گورنر
 طریقہ قدیم تبدیلی محصول کا جاری رہتا تو رون اس ملک کی ایسی کہیں
 نہ ہوتی لیکن اسمین دو ہزار ارب تہیں اول یہ کہ تحقیقات میں اور آمدنے
 اسکی بخوبی ہوئی ہے اسلئے بعضے املاک میں جمع بہت برسی اور بعضوں
 پر توڑی دس سترہ یہ کہ کوئے سر انجام واسطے گزاری وزارت عین کے
 قرار داتے ہوا جن کو سبب دخل ہوئے تحصيل میں محصلان بندوبست
 جو حال میں زمیندار سقر ہوئے تھے زیادہ منفعت تھی تو ایرج بنگالہ ترائے
 سال اہلار دین صدی کی بہت مشہور ہے کیونکہ اس سال میں قوانین انگلستان
 نے اول بنگال میں صورتہ طور اور تقرر کی حاصل کی تھے لاڈ کو رن دیس
 نے تمام قوانین نافذہ منتشرہ ازمنہ سابقہ کو جمع کر کر ایک کتاب تیار کی
 اور چند فصول انکے ترمیم میں لاحق کر کر اسی جیو ادیا اور وہ منشی اہل
 قوانین کی جوئی قوانین مرقوم سن سترہ سو تیرانو کے کی بہت صاف
 ویر مضمون ہے اور یہ موجب تو قریب کو رن جنرل کا ہونے اکتا ترجمہ

اسد اس ملک میں ہو گیا اور وہ تمام دیار میں پھیل گئے اہل بلوچستان
 آلاں اگرچہ بہت سی قوانین حال سسی ناداقہ بن لیکن قوانین
 مرتبہ سن ستر و سو تیراوسے کو مستحضر رکھتے ہیں اور بروقت جہاں
 کے انہیں عمل میں لاتے ہیں فورسٹر صاحب نے انہیں بنگالی زبان
 میں ترجمہ کیا اور اس زمانہ میں یہ ایک طالب علم جیدہ اور اہل
 شخص صاحب میں زبان بنگالے سے تھا بعد اسکے اول اسی نے ایک
 فرنگ اس زبان کی تیار کی اور این بی ایم من سٹن صاحب نے انکو فار
 میں ترجمہ کیا یہ بات مشہور ہے کہ حاکمین سلطنت ہندوستان اسکے
 تصنیف سے بہت خوش ہوئے اور دس ہزار روپے اعوام دے
 بند و بست عدالتوں کا بموجب ان قوانین کے چالیس برس تک رہا
 بعد القضا اس عرصہ کے یہ بات تجویز ہوئی کہ ہندوستانی عدالتوں
 دیوانی میں عہدوں جلیل القدر پر ممتاز ہوئیں لارڈ ٹورن ویس صاحب
 نے پانچ درجہ عدالتوں دیوانی میں منصف و صدر میں صاحب جسٹس
 اور صاحب ضلع اور عدالت جج اور صدر دیوانی عدالت جیسٹس
 کہ رافع آخر ہندوستان میں ہو اگر تباہی مقرر کئے انہوں نے ملازمین
 دیوانی کی تنخواہ زیادہ کر دی تاکہ وہ رشوت لینے سے باز رہیں اور شاہرہ
 افسر ان ہندوستانی کا قلیل ہو گیا افسر ان انگریزی کو بڑی سی سے
 بڑے عہدہ پر دو چار سو روپے ملتے تھے وہ اب اتنی ہی ہزار روپے
 پانے لگے ابتدا میں ہندوستانیوں کا بڑا امتیاز تھا فوجدار کو سب
 ہزار سے شستر ہزار روپے تک سالیانہ ملا کرتے تھے اور نائب دیوان

مارکوس کورن، پولیس

مار کوں کورن ولس
ضلع کو لاکہ سی کم بہین ملے ہر لیکن سن ستر سو ترانو سے سر کی سنا
کو خورو پے جیہی سی زیادہ نہ ملا تیر بی بند ولایت لارو کورن ولس
صاحب کا مبطوع خاص دعام ہے یہہ گمان گوگون کا ہی کہ اسنو ریت
بندوستان کو مضبوط کیا اور اسکے بندولیت دائمی سے باشندگان
اس دیار کو منفعت کثیر ہوئی اور اس نے بسب فردت ودائمی اپنی
کے خلق ابدہ کو ایسا مشکور کیا صاحبان ڈرائی رکڑنے اسکے سلبقہ ذخو
سے خوش ہو کر حکم دیا کہ اسکے نور اندیا پاوس میں رکھی جاوے
ابہین جب کے وہ دلایت بند سی روانہ ہوئے بیس برس تک پہچا
ہزار روپے سالیانہ ملاشہ

جان شورجیاب

اٹھائیسویں اکتوبر کو جان شور صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے وہ نوجوان
 بندہ ستان میں اہل قلم میں داخل ہو کر آئے لیکن بسبب ہی موت
 اور منانیت فکر کے بمسورن انہوں نے فوقیت حاصل کی ایام بندہ
 وہ سالہ میں انہوں نے ایک کتاب درباب آمدنی اس ملک کے
 تیار کی تھی وہ واسطے ملاحظہ صاحب وزیر اعظم انگلند کے
 پیش ہوئے وہ اس کیفیت محققانہ اور علاقانہ سے جو اس میں درج
 منتخب شعبہ ہو کر صاحبان ڈائمی رکن کو ملاقات کی لئے لکھنؤ پہنچا
 اور اس اجتماع میں انہوں نے یہ بات تجویز کی کہ بعد لارڈ کورن ویس
 کے یہ شخص مقرر ہووے چند روز بعد وہ غبرہ سردار پر سرکار
 ہوئے ایک برس بعد اسکے تقرر کے ولیم جوزف صاحب جو عالم

تیرہم اور طالب علم نامے ہندوستان میں رہا جالیسن برس کے عمر
 میں رہ گیا جان نور صاحب کو اس سے محبت تھی اور اس کے تذکرہ
 حیات کو جو بہت مشہور ہے اس نے تالیف کیا سن ۹۰۹ء ہوجا تو
 میں نواب مبارک الدولہ موٹی اور نظیر الملک بیٹا اسکا بچا اس کے
 سند نشین ہوا اب کوئی پردا نواب مرشد آباد کے تقرر ہونے کا پہلے
 کرنا تھا یہ بات کافی ہے واسطے غور کے کہ جس قدر او بے کیا ب کو ملا
 کرنا نہا وہی بیٹے پر جاری رہتا جان نور صاحب جو لاڈلے ٹوٹ کا
 مقرر ہوا تھا پانچ برس تک ہندوستان میں حکمران رہا اور کسی نوع کا
 فساد اس عرصہ میں واقع ہوا العباد کے استغناء اخل کیا کوئی حادثہ
 عظیم نگال میں قابل تحریر کے ظہور میں نہ آیا لیکن اس کے آخر ایام اقتدار
 میں خرابے آنے لگی آثار رفاقت کے شکر میں سوجاتے رہے تیسویں
 دہائی میں ورنہ وہاں فرانسسوں سے جو مخالفت اکثر نزول
 کے تھی کہولا اور ان کے استدھار کی داغ بیاں ملی اور تباہی کا ادب کے دل
 سے جو انگریزوں نے بھجلی لڑائی میں اسی دیا تھا نہ مٹا اور جو اہان ہفت
 کا ہوا اور بھی اس کی امید بندھی کہ وہ بعد فرانسسوں کے اہل انگلینڈ
 کو ہندوستان سے بدر کر دیا جائے گا جان دائی اکثر نے جمع احوال غور کر
 ارادہ کیا کہ ایک مرد شجاع کو گورنر جنرل مقرر کریں انہوں نے لاڈلے
 گورنر ولس سے درخواست کی کہ وہ تجدید آغیان ریاست اس
 ملک کی اپنے ہاتھ میں لے کر جبکہ اس نے اقبال کر لیا لیکن جب
 سب نیاری اس کے زمانے کی ہو رہی تھی کہ وہ واپس رات سے

جان نور صاحب
 کا تذکرہ
 ہندوستان
 میں
 رہا
 ۹۰۹ء
 ہوجا
 میں
 نواب
 مبارک
 الدولہ
 موٹی
 اور
 نظیر
 الملک
 بیٹا
 اسکا
 بچا
 اس
 کے
 سند
 نشین
 ہوا
 اب
 کوئی
 پردا
 نواب
 مرشد
 آباد
 کے
 تقرر
 ہونے
 کا
 پہلے
 کرنا
 تھا
 یہ
 بات
 کافی
 ہے
 واسطے
 غور
 کے
 کہ
 جس
 قدر
 او
 بے
 کیا
 ب
 کو
 ملا
 کرنا
 نہا
 وہی
 بیٹے
 پر
 جاری
 رہتا
 جان
 نور
 صاحب
 جو
 لاڈلے
 ٹوٹ
 کا
 مقرر
 ہوا
 تھا
 پانچ
 برس
 تک
 ہندوستان
 میں
 حکمران
 رہا
 اور
 کسی
 نوع
 کا
 فساد
 اس
 عرصہ
 میں
 واقع
 ہوا
 العباد
 کے
 استغناء
 اخل
 کیا
 کوئی
 حادثہ
 عظیم
 نگال
 میں
 قابل
 تحریر
 کے
 ظہور
 میں
 نہ
 آیا
 لیکن
 اس
 کے
 آخر
 ایام
 اقتدار
 میں
 خرابے
 آنے
 لگی
 آثار
 رفاقت
 کے
 شکر
 میں
 سوجاتے
 رہے
 تیسویں
 دہائی
 میں
 ورنہ
 وہاں
 فرانسسوں
 سے
 جو
 مخالفت
 اکثر
 نزول
 کے
 تھی
 کہولا
 اور
 ان
 کے
 استدھار
 کی
 داغ
 بیاں
 ملی
 اور
 تباہی
 کا
 ادب
 کے
 دل
 سے
 جو
 انگریزوں
 نے
 بھجلی
 لڑائی
 میں
 اسی
 دیا
 تھا
 نہ
 مٹا
 اور
 جو
 اہان
 ہفت
 کا
 ہوا
 اور
 بھی
 اس
 کی
 امید
 بندھی
 کہ
 وہ
 بعد
 فرانسسوں
 کے
 اہل
 انگلینڈ
 کو
 ہندوستان
 سے
 بدر
 کر
 دیا
 جائے
 گا
 جان
 دائی
 اکثر
 نے
 جمع
 احوال
 غور
 کر
 ارادہ
 کیا
 کہ
 ایک
 مرد
 شجاع
 کو
 گورنر
 جنرل
 مقرر
 کریں
 انہوں
 نے
 لاڈلے
 گورنر
 ولس
 سے
 درخواست
 کی
 کہ
 وہ
 تجدید
 آغیان
 ریاست
 اس
 ملک
 کی
 اپنے
 ہاتھ
 میں
 لے
 کر
 جبکہ
 اس
 نے
 اقبال
 کر
 لیا
 لیکن
 جب
 سب
 نیاری
 اس
 کے
 زمانے
 کی
 ہو
 رہی
 تھی
 کہ
 وہ
 واپس
 رات
 سے

تاج بادشاہ ہوا اور ایرلند کو گیا

مار کوئٹس ویلس سے

ما جان ڈائی رگرتے فوراً لارڈ موزنگ ٹن کو جسٹس کے بعد از ان کو
ویلس کے لاقب پایا تھا اس عہدہ جلیل پر ممتاز کیا کورن ویلس
صاحب کے بھائی نے انکو تربیت کیا تھا اور آئین ہندوستان اکثر اسکے
مطالعہ میں رہے تھے وہ کلکتہ میں اٹھارہ دین مئی سن ۱۷۸۷ء میں
کو وارد ہوا اسمیں دور نبی و شجاعت اور استقلالیت مزاج جھکا
ادو وقت کے ہونا ضرورتاً سب موجود تھیں جب کہ سدا انجام
ہندوستان کا اسکے ہاتھ آیا تب تمام خوف و تشویش باب ریاست
کی مفقود ہو گئے اور سبکی تلی دشتے ہوئی وقت ورود اسکے کے ہند
میں اعتبار سے کار کا ایک کم ہو گیا کہ تمکات رو پر قرض کا جو کہ بارہ روپے
منصفی فی سال کے سود پر لیا گیا تھا اسکو چار روپے سیکڑے کے
نفع پر بھی کوئی نہیں خریدتا تھا فوج مثبت کم اور ناراض تھی سبزیہ جا
شمال سے انگریزوں پر حملہ کا ارادہ کرتا تھا اور تینو جنوب سے اور
آہستہ آہستہ ہندوستان میں زور بکڑتے تھے انہوں نے جلد فوج
کا انتظام کیا اور انفسران فرانسسی کو جسکے زیر حکم فوج کثیر حیدر آباد
میں تھی نکال دیا انکے فوج سی ہتیار کھلوادی اور بجای سے اسکے
فوج انگریزی تھری کی دفعۃً جنگ ٹیموس سے واقع ہوئی کیونکہ وہ
جمع و شتمون سے سخت ترین تھا کوئلہ در اسی بجای اعانت کرنے لارڈ
کورن ویلس صاحب کے اومن سے سرکش ہو گئی وہ خود جلد سے

بار کوں دیس ہے

مدراس کو روانہ ہو گیا اور انکو اس طور پیش آنے سے سزاؤں کے اور مقام
جمع کاروبار کا اپنے ہاتھ میں لیا ایک لشکر انگریزی جمع ہوا اور ستائیس
مارچ سن ۱۷۹۹ء کو سترہ سو نوے کو سترہ سو چھ سو بیس وہ ایسی جلد چلا کر
سارنگ پٹیم جو تہی مٹی کو قبضہ انگریزوں میں آگئی مٹیوں مقبولین میں سے پایا
ہوا اور اس طرح سلطنت خاندان حیدر کے کئی صاحبان فراموشی کر گئے
نوید اس جنگ کی شکر علفہ پچاس ہزار روپے سا لیا یہ گاؤں جنرل
کے لئے مقرر کیا اکتوبر سن ۱۷۹۹ء سترہ سو نوے دین میں اول پر دست
مشرقی سیرام پور ضلع بنگال میں ڈاکٹر مارش میں اور درادو صاحب
اور اسکے شاگردین نے مقرر کیا ڈاکٹر کبری جسکو ہندوستانی میں
جہ برہمن ہوئے تھے اور ضلع مالڈ میں رہتا تھا جلدی سیرام کا
شہرک مواہد لوگ بانی سیرام پور میں کے جو بہت مشہور ہوئے
بڑا مطلب اسکے بناسی پھلا نامہ سب عیاشی کا ہندوستان میں تھا
انہوں نے ایک چھاپہ خانہ بنایا اور اس ہندوستانی سے جسے جانیر
دکن کو تیار کر کے حروف بنگالی میں مدد کی تھے تلاش کر کر حروف
جمع انعام اس ملک کے تواسے انہوں نے مہارت اور رامائن اور
دوسری تصنیفات زبان بنگالی کی چھپوائیں اور مرفوعین اول اس زبان
کے ہوئے انہوں نے انجیل کا بنگالی اور سنسکرت اور دوسری زبانوں
ہندوستانی میں ترجمہ کیا انہوں نے پہلے پہل مدراس زبان بنگالی کے
لوہے اور انگریزوں کو آئین مختار کیا انکو اس شہقت آتھانے سے
میں عرض مطلوب نہ تھا بلکہ ایک بڑا حصہ آمدنی اپنی کا

۲۵
دیکھو کتبہ اولیٰ

انہوں نے واسطے ان مدارس کے صرف کیا انہوں نے ترقی زبان بنگالی
 بن بہ نسبت اور لوگوں کے شہسج کی اور اہل آدمیت اور ترقی اس ملک
 کے سیرام پور میں جوٹی لارڈ ویلس صاحب نے دیکھا کہ ملازمین اہل قلم زبان اس
 ملک سے بخوبی واقف نہ تھے اسلئے اس میں اپنا رہ سو عبیدی کو شہر ملک میں مدرسہ
 فورٹ ولیم کے بنارکشی جمیع صاحبان اہل قلم ولایت سے آنکر اول اسمین داخل
 ہوا کرتے تھے اور جنگلک کہ وہ امتحان نہ دے لے اور کیفیت لیاقت
 انکے واسطے نوکری سرکار کے نہ لکھی جاتی تھیں کوئی عہدہ نہ ملتا
 تھا بڑے بڑی مذمت اسمین رکھے گئے اور قصاصیف مختلف زمان
 بنگالی وغیرہ کو جمع کر کر جہا میں اور یہ ایک نئے سلسلہ جنانی واسطے
 رتبہ ترقی اس ملک کے ہوئی تھی جی نامی فاضل اور ریسر
 ان مدارس کا ہوا اور بسبب اپنی لیاقت و تجربہ کے اس کو بہت
 رونق دی صاحبان ڈاٹری رکھنے نے تقرر اس مدرسہ کو منظور کیا لیکن
 انہوں نے کہا کہ اس کا خرچ ثابت ہی اور وہ کم کیا جاسکے اور ایک
 مدت تک اسمین سے طالب علم تحصیل بخوبی کر کر نوکری سرکار
 میں داخل ہو گئے اور مدرس زبانوں بند دستا نیکی جاری رہے
 موجبات جنسے بنگالی زبان نے رواج و ترقی پائی انہیں سے اول
 نمین واجب ہے کہ تقرر سیرام پور مشن اور مدرسہ فورٹ ولیم کو جسیر
 ڈاکٹر کری صاحب بروڈس اس زبان کا تھا اٹھارہ سو تین میں لارڈ
 ویلس صاحب کو نیند رہ اور ہو کر سے لڑائے درجش ہوئے
 اور اس نے آٹھارے سے عرصہ میں اختتام پایا ان دونوں مدارس

مارکوس دیمیس

دور اور نے شکست پائی اور تباہ ہو گئے اور اسکے ملک میں سے اکثر
مقام قبضہ انگریزوں میں آ گئے ماہ ستمبر میں انگریز اول دفعہ دہلی قدیم
تختگاہ مسلمانوں پر مشط ہوئے شہنشاہ جس سے مرے درسلو کے
لیا کر تفرانگریزوں کے ہاتھ لگا اور انہوں نے پیر اسے شہنشاہ کیا اور
اوسکو کچھ اختیار دیا اور بزرہ لاکھ روپے سالانہ واسطے اسکے
خجریہ کیا انہیں ایام میں راجہ ناگورسی کچھ قبضہ ہو گیا اور لارڈ ویلے
صاحب نے فوراً فوج اور لیسہ کو روانہ کی مڑے مڑے اور اٹھارہ روز
سب سے سن اٹھارہ سو تین کو معید چکنا تہہ پر فوج انگریزی قابض ہوئے
اور تمام ضلع اور لیسہ کا بعد اٹھیا لیسہ کے جس کو الہ ورد خان نے
آخر میں سلطنت اپنی کے حوالہ مرہٹوں کو کر دیا تھا لگا لہ میں مل گیا تھا
یورپی کی بہت سی تعظیم اور تکریم ہوا کرتی تھی بندوبست خواہ اور دکان
کے تحصیل اور اسکے صرف کا انہیں اختیار تھا اور ان امور میں جو وہ
مناسب جانتے سو کرتے تھے حیدر روز بعد انگریزوں نے واسطے زیادہ
کرنے آمدنی کے بندوبست اسکا آپ لیا اور سرکار نے اسکی آمد
جمع کی کچھ آمد نے میں سی محابین خواہ کو دیا اور باقی روپے داخل
خزانہ عامہ ہوا یہ ایک قدیمی رسم تھی کہ لوگ اپنی اولاد کو لنگساگر
میں بیٹ کرتے تھے لڑکوں کو اس جزیرہ میں انکے مار و باب لپی کر بعد
یو جا تیری کے سمندر میں پھینک دیا کرتے تھے اس عمل کو اگرچہ وہ اپنے
شرعیہ سمجھتے تھے لیکن اسکا تذکرہ کہیں یا ستر میں نہ تھا
گورنر جنرل نے اس رسم کی مخالفت میں ایک قانون میں سن گشت

دہلی شہر ۱۹ اگست ۱۸۵۷ء

مار کوں ویسے

سسن اٹھارہ سو دو دین جاری کیا اور ایک کمپنی سپاہیوں کی متعین کی تاکہ وہ یہ حرکت نکرے یا دین اگرچہ اس بات سے صاف مداخلت رسوم ترمیم اہل بلا دین یا ٹیگٹی تھی لیکن کچھ غوغا و فساد اس ملک میں نہ اٹھا بعد چھپس برس کے جب کہ آستے واسطے دور کرنے رسم منی کی محبت بگڑا یہ بات دریافت ہوئی کہ وہ اسکو بالکل بھول گئے تھے اور اکثر نے انکار کیا کہ وہ رسم ہمارے یہاں کہیو نہ ہو تو اریخ ہندوستان میں زمانہ اقتدار لاڈ ویسے صاحبکا بہت اچھا ہے جنگھار مختلف ہیں وہ مظفر ہوا اور سلطنت قدیمی برہانٹی اور اسکے فتح کر کر اور ترہا اور پندرہ گوردہ جالیس لاکھ روپے کی آمدنی زیادہ ہو گئی لیکن جیسی آمدنی ہوئی ویسا ہی قرض بڑھا صاحبان ڈائی راکٹر اسکی تدابیر جبکہ سب سے ناخوش ہوئی اور انکی یہ بڑی آرزو تھی کہ کوئی بات ایسی تجویز ہو جس سے کہ صلح ہو جاوے انکا یہ ارادہ ہوا کہ فوائد منافع جو ہمیں حاصل ہوئی ہے اور زمین سیریم کچھ چھوڑ دین صاحبان کورٹ ڈائی راکٹر میں بات سنی نا واقعہ کہ اکثر بغیر فتح کرنے تمام ہندوستان کے وہاں نہ بنیں سکے ہیں وہ یہاں تک ناراض ہوئے کہ انہوں نے لاڈ ویسے صاحب کے شکایت کئی کہ اسنی خلاف آئین یا رٹمنٹ کے کہا تھا اسنے دیکھ کر کہ اب اسکا اعتماد نزدیک صاحبان ڈائی راکٹر کے نہ رہتا جواب اسنے خط کا باجلاس کو نقل لکھ بھیجا اور ترکے نا حکومت کا قصد کیا سال اٹھارہ سو پانچ کے انجام میں وہ ولایت کو جہاز میں سوار ہو گیا وہ پارٹمنٹ میں اور بار اسنے مطلقاً حاضر عام

مارکوس دینس ہے

۹۹

مرا اور موافق کلا اور صاحب اور سینیٹر صاحب کے اسپیکر مدعوین
نے مجرم کیا لیکن اس سختی سے پیش نہیں آئی اس شور و آواز اور
پختہ تدابیر اور فتح نمایان کا جس کے سبب اس کی سلطنت ایسی برہ
گئی تھی یہ نثر بلا نہایت طرفہ ماجرا جو اس متحرک بین آگے صاحب
پارلیمنٹ کے پیش ہوا یہ تھا لارڈ موایر صاحب نے اس کی غما
ہاؤس آف لارڈز یعنی عدالت امیرون میں کی اور بیان کیا کہ فتوح
اس کی غیر واجبی اور خلاف قوانین پارلیمنٹ کی تھیں لارڈ موایر صاحب
تھیناؤس برس بعد عہدہ گورنری پر مقرر ہو کر جنگی عظیم
ریا اور فتوح کبیں زیادہ دیس نے سحر جس کا اس نے اسے الزام
لگایا تھا کہین تدابیر واسطے انتظام و بندوبست کے ان لوگوں سے
جو کبھی ہندوستان میں نہ رہے ہوں اور وہاں کے باشندوں سے
کاروبار کیا ہو وہی بہت مشکل ہے

مارکوس کورن دیس

صاحبان ڈائی رکٹر نے چاہا کہ جس طرح نئی صلح ہو جاوے اور کہ
ہمارے خراج میں کمی ہووے انہوں نے لارڈ کورن دیس صاحب کے
پیش کیا کہ وہ عہدہ گورنر جنرل کا لیتا اگرچہ وہ بڑا ہوا لیکن اسے
قبول کیا اور جہاز پر سوار ہوا اور ششون جو لائیں سن اتہارہ ہوا
وہ کلکتہ میں داخل ہوا وہ یہاں نہ بیٹھا اور بمطلب صلح کرنے
کے یگان ہندوستان سے روانہ ممالک مغربیہ کا ہوا راہ
میں اس کے بیماری نے آہستہ آہستہ زور پکڑا اور اسی سال میں

مارکوس کورن دیس

یا پنجویں اکتوبر کو غازی پور میں مر گیا جب کہ صاحبان ڈرائی رکٹر اس
 خبر جانکاه سے مطلع ہوئے انہوں نے واسطے اظہار ادب صاحب موصوف
 کے چار لاکھ روپیہ اسکے بیٹے کی نذر کیڑے شد شد شد
 جارج بارلو اور لاڈ منٹو صاحب
 جارج بارلو صاحب جو کونسلوں میں بیڑا تھا بچا اسکے گورنر جنرل
 مقرر ہوا تقریباً اس عہدہ اعلیٰ پر منظور ہی صاحبان ڈرائی رکٹر
 ہوا تھا لیکن وزیر اعلیٰ نے اسے کہا کہ اس عہدہ پر نصب کرنے
 ہم مختار میں ایک بڑا معرکہ رہا اور آخر کو لاڈ منٹو گورنر جنرل ہوئے
 ایام اقتدار جارج بارلو میں کارکنان کمپنی نے چاہا کہ آمدنی جگتا بہت
 خود کیوں اور اسکا بندوبست آپ کریں وہاں طرح طرح کی رغبت انگیز
 باتیں اختراع کیں تاکہ لوگ کثرت سے اس سوال کے تیرت کو آیا کریں
 اور اندسہ کار مٹھی وہی طور میں برس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ ایک
 جاری ہوئی اکتوبر جولائی میں اٹھارہ سو سات کو لاڈ منٹو حکومت میں
 داخل ہوئی اسکی ریاست اٹھارہ سو تیر تک رہی لیکن کسی طرح کا انقلاب
 عظیم ہوا سرنگال میں واقع ہوا مگر محصول پرست جب کو لاڈ کورن دیس
 صاحب نے سبزہ سوا اٹھاسی میں موقوف کر دیا تھا اور اٹھارہ سو
 تین پیر قرار کیا تھا اس سے نو سو بندوبست جدید کے جو بیشتر کر
 سخت ہوا مقرر ہوا تحصیل ملک اسطور بڑھ گئی لیکن تجارت میں
 خلل پڑا اور رعایا پر ظلم ہونے لگا اٹھارہ سو وائس میں خزانہ برہون
 اور ماریشیش انگریزوں نے وائس میں سی لی اوڑ دو سو

برس میں حمزہ حاد اہل دہلی سے لیا گیا اٹھارہ سو تیرا بن سوار سوار
 کمپنی کی جو صاحبان پارلیمنٹ نے واسطے بیس برس کے دی تھی مقام
 مونی اور اب ایک نئی سند ملی انقلاب عظیم سیج کار و بار ملک کے
 اس وقت میں کے قبل اس سے دو سو برس تک تجارت باہرین اور
 اور سندوستان کے صاحبان کمپنی کے جوتی تھی اور انہیں بالکل اختیار
 تھا لیکن اب کمپنی جو کہ ایک گروہ مراٹوں کی تھی مختار سندوستان ہوئی
 اور یہ تجویز مونی کے صاحبان کمپنی جو کہ حاکم اس ملک کے ہو دیں
 تجارت نہ کریں صاحبان کمپنی فقط حاکم رسمی بموجب بند و بست جدید کے
 اور تجارت سندوستان کی سوداگری کیا کرتے تھے انگریز جو ملازم سرکار
 نہ تھے انہیں اجازت سندوستان میں آنے کی بمشکل ملا کرتی تھی وہ وقت
 جاتی رہی کیوں کہ جن لوگوں کو صاحبان ڈوائس رکڑان نہ دیتے وہ اسکو
 صاحبان بورڈ آف کنٹرول سے حاصل کر سکتے تھے جو تھی اتور برس
 اٹھارہ سو تیرا بن لارڈ منٹو صاحب سلطنت سندوستان کو لارڈ موناہیرا
 کے جو بعد از ان مارکوس آوف ہینسنگٹن بیکار کیا رہا تفویض کر کر خود
 راہی انگلڈ کے ہوئے لیکن گہر تک نہ پہنچا تھا کہ اجل اسکی آگئی تھی
 مارکوس آوف ہینسنگٹن
 جب کہ لارڈ ہینسنگٹن اس ملک کے حاکم ہوئے اس کے دیکھا کہ دنیا
 آہستہ آہستہ ہمارے ملک کو دباتے جاتے ہیں اس خاندان نے
 جو نیپال میں حکمران تھا سب فتح صدی گذشتہ کی اپنی سلطنت
 حاصل کی اور اپنی ریاست کو آہستہ آہستہ بڑھایا اور ریاست سے

بارکوس اوف ہنسیگز

متنازع لارڈ منٹو کے وقت میں واقع ہوئے لارڈ ہنسیگز نے دیکھا کہ یہ
 جنگ نیپال سے ضرور سی جہاں تک اس سے بنا صلح میں سچی کی لیکر گتہ
 اپالیاں دربار کٹ مشدوسے وہ تنگ آیا اور سن اٹھارہ سو چودہ میں
 آمادہ جنگ کا ہوا پہلے لڑائی کچھ ایسے ہوئی تھی لیکن جنگ اٹھارہ
 سو پندرہ میں فوج انگریزی نے جتنا سرد اور جنرل ادکٹر کوئی ہتاشکت
 فاحش غنیمت کو دی نیپالی تنگ ہو کر خوامان صلح کے موٹی عرض اسکا بہت
 سالک اپنی سلطنت میں سی دیانڈار سے وسط ہندوستان میں جو
 ایک گروہ سارقین کا تھا گہوڑوں پر سوار ہو کر ایک مدت سی تمام ملک
 کو لوٹ رہے تھے اور چند دور سی مملکت انگریزی میں بھی دست انداز
 ہوئی تھے حامی انکے کئے راجہ اور سردار اس طرف کے تھے انکی لوٹ آ
 پانہ کو کس تک پہل گئی اور سیاہ جو سال بپال واسطے اخراج اٹھارہ
 کے رکھی جاتی تھی خرچ اٹھکا آنا ہو گیا کہ حاکمین انگریزی کو گران معلوم ہوئے
 لگا انجام کار یہ تدبیر مستحسن اختیار کی کہ ایک دفعہ ایسی کوشش کیا وئے
 کہ انکا استیصال اس ملک میں سے ہو جاوے ہنسیگز صاحب نے
 صاحبان دہلی رگڑ سے اجازت لیکر احاطہ تکتہ سی فوج جمع کی
 نے ان قضا کو انکے مقاموں پر گھیر لیا اور ایک ایک کو مارا
 اور انکے تمام فرقوں کو برباد کر دیا جب کہ فوج انگریزی تعاقب شہزادوں
 کا کر رہے تھے شہزاد اور راجا بالیو اور سو لکرتفق ہوئے اور بامید اخراج
 انگریزوں کے اس ملک سے ان کے بقایا میں مستعد ہوئے لیکن ان تمام
 سرداروں نے شکست ہائے شہزاد اور راجہ ناگ پور مستعد رہا

اور مارے گئے اور ایک بڑا حصہ اس ملک
میں گیا یہ تمام باتیں زمانہ اقتدار مارکوئس ہیننگز میں جسٹس دس برس پیشتر
مارکوئس دلیس نے صاحب کے اپنے باتوں کی حمایت کی تھی جو بھی ہتھیں اگر وہ
نہیں ہتھیں کا تھا لیکن واناٹی اور زور جو اس وقت میں درکار تھا اس
سب موجود تھا پندرہ یون اور مرشون کی بالکل جانے رہی اور انگریز تمام
کھوس بند پر مسلط ہو گئے قبل زمانہ لارڈ ہیننگز کے کوئی ساعی واسطے
نادیب و تعلیم رعایا کے ہوا تھا یہ بات زعم کی گئی ہے کہ تعلیم گزراگان تو
زوال سلطنت ہمارے کیا ہے اور انکی حیالت باعث ہمارے قیام
کی اس منطہ مہمل کو لارڈ ہیننگز نے رد کیا اسنی کہا کہ سلطنت
انگریزی ہندوستان میں واسطے بہتری لوگوں کے مقرر ہوئی ہے
اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی نادیب و تہذیب میں سعی کریں ایک نئے
بات انکی ایام حکومت میں واقع ہوئی ہمارے مقرر ہوئی اور ساعی
جیل واسطے تعلیم و ترقی علم ہندوستانوں کی کی گئے انیسویں صدی
اشارہ سوا اٹھارہ امین اخبار ہندوستانی جواب ملک ہندوستان میں
بچنا تھا چاہے خانہ سیرام پور میں مطبوع ہوا اور وہ سماچار درین
میں مشہور ہوا جب کہ لارڈ ہیننگز ماس اوسکی ایک نقل گئی اسکو
دیکھ کر اسے اس بات کی کچھ تشویش ہوئی کہ باشندگان اس ملک
کے نسب اسکے بہت ہوشیار ہو جائے بلکہ اسی صاحبان کو نسل
کے لگنا اور حکم دیا کہ یہ جو تہاشی محصول داک پر ارسال ہوا
کے آیتوقت میں بیچ چکے کے چکاتہ سکول یک سو سا بیسے

سید الشهدا
عجل الله فرجه
وآلهم
السلام

لی لی شینگز صاحب سے مقرر ہوئی اور دلیلی بی بی صاحب اور کیری صاحب بہت اس میں ساعی تھے اور بنین ایام میں بیج دار الریاست کے ایک مدرسہ موسسین کا واسطے تربیت ہندوستانی لڑکوں کے مقرر ہوا جو ارجنیر میں صاحب نے ایک بڑا مدرسہ واسطے تعلیم باشندگان اس ولایت کی انکی اپنی زبان میں کہولا اور سیرام پور میں سیرام پور مشنری نے بیج تفرہ سندو کالج کے ایڈوارڈ باڈیست صاحب اور مینگ ٹن صاحب اور ڈیوڈ میر صاحب نے بہت کوشش کی اور اس میں نزاردن ہندوستانی زبان علوم انگریزی سے بہرہ مند ہوئی مارکوس سبینگز صاحب کی جو دینیض نے طبائع انگریزوں پر اثر کیا اور وہاں جبکا وجود چند سال مشیر تصور میں ہی نہ تھا اب ظاہر ہوئے اور حد انکی کمال فیاضی سے ہونے لگی آٹھارہ سو تیس میں لاڈ سبینگز صاحب سے روانہ ہو گئے اسکی بڑے اہتمام کوشش سے عرصہ نو برس میں کہنی بڑھ گیا اور آمدنی زیادہ ہوئی اور قرض گہٹ گیا ہندوستان میں کہنی ایسی رونق ہوئی تھی خزانہ معورتھا اور آمدنی خرچ کسی غریب کو روڑ رو پے سال کے زیادہ ہونی لگی تھی

لاڈ و امہرست

جارج کینگ ذرا دشا ہی میں سے کمال عقل و فراست رکھتا تھا اور حاکم اول پورڈاؤن کنٹرول کا تھا اسی امور ہندوستان سے خوب واقفیت تھی بعد مستعفی ہونے لاڈ سبینگز صاحب کے وہ لاڈ جزل مقرر ہوا جب کہ سب تباہی اچھے آئے ہو چکی تھی کہ ایک

سین اٹھارہ سو چھیترس میں سیاہ انگریزی امیر انور اسے چند منزل روک کر لے کر
 بادشاہ نے اپنے تخت گاہ کی تحفظ کے پیش نظر وہ مطلوبہ صاحبان انگریز
 کو منظور کر لیا اور صلح ہو گئی اور نام اسکا صلح یا بندہ ہو اسکا صلح یا بندہ
 اہل برہانے منی پور آسام ایریکان اور تمام کنارہ مرتبان حوالہ انگریزوں
 کے کر دیا اور ایک کروڑ روپے دینے کا جوڑائی میں ان کا صرف ہوا تھا
 کیا جب انگریزوں پر باس لڑ رہے تھے کہ ایک فساد درجن سال مردار ہو
 اور بادشاہ کے بھائی جو چاہے تھے کہ اپنے بہتے بلونت سنگ کو جو خور
 سال ہما مسند ریاست میں آزار دین اور آپ حاکم ہو جائیں اٹھایا جا رہے
 مشکف صاحب نے درجن سال کو بہت سی فہمائش کی لیکن اس کو کچھ مفید
 اور یہ بات معلوم ہوئی کہ لب جنگ کرنی ضرور ہے لیکن اس مقام کے بہت
 دشواری سن اٹھارہ سو پانچ میں لارڈ لیک نے اس کو محاصرہ کیا اور
 انگریزوں کے سردار اور سپاہی کسی جنگ سندوستان میں اتنے نہیں مارے
 گئے تھے جتنے اس محاصرہ میں ہلاک ہوئے اگرچہ راجہ نے بسیر محاصرہ
 اٹھاؤ لانے کے پس لاکھ روپے انگریزوں کو دئے تھے لیکن یہ بھی وہ
 قلعہ اپنے قبضہ میں نہ آیا حقیقت میں یہی ایک قلعہ مشہد تھا کہ انگریز
 باوجود محاصرہ کے اس کو نہ لے سکے اور تمام سندوستان میں یہ مشہد
 ہو گیا کہ وہ اس کو فتح نہ کر سکیں گے گرد اس کے ایک کچھ پڑے امار کے
 فیصلہ تھی اور اس کے ایک چوڑی خندق اگرچہ ایک بڑی فوج پر
 لڑ رہی تھی نیز یہی ایک لشکر میں ہزار آدمی کا اور جو ضرب نوپ
 قلعہ پر گئی اور تمام سندوستان منتظر تھا کہ کیا بات ظہور میں آوے

لارڈ امہرست

نیوٹن دسمبر جنگ شروع ہوئی اور اٹھارویں جنوری سن اٹھارہ سو پچیس
 میں لارڈ کیمبرلینڈ رانجیف اس جگہ پر قابض ہو گئے درجن سال کے انگریزوں
 نے پھر کمر قیادت آباد کو روانہ کیا جنگ برپا اور بہت پور میں سرکار نے ان کو
 روپے سی زیادہ کی فرض وار ہو گئی سن اٹھارہ سو ستائیس میں لارڈ امہرست
 نے اضلاع مغربی کے دورہ کیا اور دہلی میں آئی گفتگو و ادضاع و اطوار
 حکومت انگریزی کی شاہ دہلی سسی ہوئی گورنر جنرل نے صاف کہہ دیا کہ آ
 انگریز کسی نوع سے تابع دار خاندان تیموریہ کے ہند میں اور کرم تاجدار
 ہندوستان سے بیجا ساتھ برس بعد جنگ پلاسی کے اس طرح کا کلام
 نے کیا خاندان شاہی یہ بات شکر نہایت عجیب ہو اور انہوں نے خیال کیا
 کہ مرہٹے اگرچہ ہم سے کمال گستاخ تھے لیکن انہوں نے کبھی باو نہایت
 کا دعویٰ کیا تھا اور ہمیں ملقب شاہ ہند کرتے تھے اور اب خاندان چار
 سہ سلطنت ہمیشہ کو گئی اہل اس دہا کو اس بات سے کچھ بے رنج نہوا
 لارڈ ولیم بنتیک

لارڈ ولیم بنتیک

لارڈ امہرست نے سلطنت ہندوستان کو ولیم پیئرور دہلی کے تقویٰ
 کر کر آپ آخر مارچ سن اٹھارہ سو اٹھائیس کو طرف انگلند کے روانہ
 ہوئے جب انگلند میں اس کے مستعفی ہونے کی خبر پہنچی لارڈ ولیم بنتیک ضا
 نے واسطے اس عہدہ کے حقوق اپنے آگے صاحبان راجی رکھ کر
 کے ظاہر کے کہیں زیادہ بس برس سے بیچ بدر اس کے گورنر تھا لیکن
 دفعہ غیر منصفی سے بچنے کے لیے بلایا گیا تھا اور اس وقت میں انہوں نے اس کے
 دعوے کو تصدیق کر لیا اور اس سے اٹھارہ سو ستائیس میں گورنر جنرل

مقرر کر دیا یہ بات جانا چاہئے کہ انگلند میں سوائے دو چار آدمیوں کے
اور کوئی لائق اس عہدہ جلیل کے نہ تھا لارڈ بینٹک صاحب چوتھی جولائی
۱۸۵۷ء میں بیج کلکتہ کے داخل ہوئے آمدنی جسکو عرصہ چھ برس کا ہوا
کہ لارڈ سنسنگوڑ اچھی حالت میں چھوڑ گئے تھے اور کسی اب ضرورت کچھ
ہو گئی تھی قرض بہت ہو گیا تھا اور خرچ آمدنی سے زیادہ قبل اپنی روانگی
کے لارڈ بینٹک نے صاحبان ڈائری رکٹر سے اقرار کیا کہ میں اخراجات میں
کمی کروں گا اس نے آتی ہی دو کیسٹان مطلب دریافت کرنے حال خرچ
اور سپاہ کے مقرر کین اور ادھون کہہ دیا کہ معلوم کرو کہ کس قدر کمی ہو
ہی حقیقت میں یہ بات بہت نا پسند تھی جن لوگوں کا بسبب کرنے
لارڈ بینٹک کے نقصان ہوا ادھون نے کلام دشنام آمیز اس کے حق میں
بہت کہے کیونکہ اس نے احکام صاحبان ڈائری رکٹر کے تعمیل کئے تھے
جو انکار کے واسطے تخفیف خرچ ملک کے متعین ہو گا اس کے سب شکایت
کریں گے اور کوئی اس سے راضی ہو گا لیکن زمانہ آئندہ میں اسکا الٹ
کر میں گے باوجود اس شور غل کے جو لارڈ بینٹک صاحب پر مورا ہوا تھا
نے کچھ نام لیکھا اور اپنی کام کو بدستور کر لیا آخر کو اس نے خرچ سرکار
گھٹایا اور اداسی قرض کی راہ کر دی سرکار کتنی ہی برسرے دریافت
رسم سنی اور مدت ادیکے رواج اور منصب اہل مذہب کے درپے پھر
اکثر ذکر ان سرکاری نے لکھا تھا کہ اہل دیار اس رسم کو بہت عزیز جانتے
ہیں اور اسکا موقوف کرنا خوب ہو گا لارڈ ولیم بینٹک نے بعد داخل
ہونے کے ہندوستان میں اس مقدمہ میں بہت سی غور کی اور

لارڈ ہینک

اوس کے نزدیک یہ بات تحقیق ہو گئی کہ موقوف کرنا اوس کا کچھ مشکل نہیں ہے۔ سیریم کونسل نے بھی اوس کی رائے کے مطابقت کی چوتھی دسمبر سن ۱۹۲۷ء کو انٹیس بین یہ حکم جاری ہوا جس سے کہ وہ رسم علم دہی رجی کے جانے بہتر بہت سی معمول اور مغز اس دیار کو اس کا رنیک سی خفگی اور ناراضا بہت ہوئی کیونکہ مداخلت ہماری اونی رسومات مذہبیہ میں بھی اور اس آئین کے منوجی کے لئے گورنر جنرل کو درخواست دی لارڈ ہینک صاحب ادا تو یہ موقوف کرنے اس رسم میں لایا اور انکی عرضی کو پیر دیا اوسنے انہیں سمجھایا اگر جہر کرانے اس رسم سے انکو جسے سبب سمجھ کر آدمی ہلاک ہونے سے ممانعت کی لیکن بننے طریقہ مساوات سے جو ہر عادت قدیمی پر تجاوز نہیں کیا انہیں اٹام میں ایک دوسرے گردہ نمولین نے جس کا سر منشا دو دار کا ہتھ ناگور اور اب کافی ناہر جو دھڑے بنے اس کا رخ کے شکر گزاری میں ایک عرسے کو ر جنرل کو پیش کے وہ لوگ جو جاری رہنے اس کے میں ساعی تھے انہوں نے دبرم صبا مقرر کی یعنی ایک گردہ نے کلکتہ میں متفق ہو کر کچھ روپے جمع کیا اور ایک انگریز کو اپنا وکیل کر کر انگلند کو روانہ کیا اور ایک عرضی در باب جاری رہنے اس رسم کے اوس کے حوالہ کے تاکہ وہ روبرو صاحبان کونسل کے پیش کرے لیکن وزیر اسے حق نے تمام باتیں جو جو اس رسم میں کہی گئیں بہت سنکر حکم موقوف سے ہونے کا بحال رکھا اس رسم کو موقوف ہوئی نو برس اوسے اور کچھ علامت متعلق لفت کے نہیں پائے گئے اب اس رسم کو دیا انکی

۱۰۰ کو بھول گئے ہیں اور مردمان زمانہ آئندہ اس حال کو تواریخ میں دیکھ کر
 شاید یاد کریں اٹھارہ سو اکیس میں بڑا انقلاب عدالتوں دیوانوں
 میں واقع ہوا اسے آلاں یا سندن گان اس دیار کو تنخواہ قلیل ملا کر لی
 تھے اور وہ مقدمات خفیہ کا فیصلہ کیا کرتے تھے لیکن لارڈ ولیم نے
 چاہا کہ ان کے مشاہدے سے بڑے ہون اور اس طرح ہندوستان میں
 کا رتبہ بلند ہو سال مذکور میں تنخواہ اور حکومت منصفوں اور صد
 امینوں کی بڑھ گئے اور ایک نیا گروہ اہل کاروں کا ملقب یہ پیریل
 صدر امین یعنی صدر الصدور مقرر کیا انکا مشاہدہ بڑھ گیا اور اور
 اختیار دیوانے میں بہت ہو گیا عہدہ رجسٹری اور عدالت کا
 پروٹیکشن موقوف ہو گئیں اور عدالتیں جن میں ہندوستان کے
 حاکم تھے اور عدالتیں صاحبان ضلع جج اور صدر دیوانی عدالت
 فقط باقی رہ گئیں یہ بنیاد و نسبت جدید کی جس کے آہٹ برس
 سے بہت ترے سے تہی غرض وضع اس بند و بست سے یہ ہے
 کہ اول ہندوستانی مقدمات کی سماعت کریں اور انہیں فیصلہ
 کر دیں اور انگریز فقط مداخلت ان کے احکام کا ستین لارڈ ولیم بنتیک
 نے عدالتوں نو جداری میں بھی بہت سی درستی کی ابتدا میں صاحبان
 سرکٹ یعنی عدالت دائرہ سائر جہ مہینہ میں ایک بار چلا کر
 کیا کرتے تھے بعد ازاں صاحبان کمشنر کو تعلق اس عدالت
 کا ہوا اور دو تین مہینے میں ایک مرتبہ اجلاس دائرہ سائر کیا کرتے
 تھے انجام کار یہ ہوا کہ صاحب کمشنر جن میں ایک بار

عدالت میں بیٹھنے لگا اور اس طرح کسی تکلیف سے دیون اور گروہوں
 کی کم ہو گئے اس مختصر کتاب میں بیان اون بہبودیوں اور سود
 کا جو زمانہ لاڈولیم بیگ میں ہوئیں تہیں ہو سکتا ہے حاصل ان سب
 باتوں کا یہ تھا کہ ہندوستانیوں کے ترے ہو اور کارسہ کار یہ
 انسانی ہونے لگے اٹھارہ سو اکیس میں رام موہن راسے ولایت
 کو روانہ ہوا بیگالہ میں بعد ایک مدت مدد کے یہ ایک شخص اب
 صاحب علم و صاحب فہم پیدا ہوا اور ایک مدت تک بیگالہ میں
 رہا وہ قوم کا رہنما تھا انگریزوں کی سلطنت میں وہ عہدہ پاس
 جلیل پر ممتاز ہوا وہ زبانوں بیگالی و فارسی و سنسکرت اور انگریز
 سے خوب واقف تھا اور دل اسکا مخزن جمیع علوم تھا اس نے
 بہت سی کوشش کی کہ اس کے ہم وطن پرستش و دیوتاؤں و دیوتوں
 باز رہیں اور وہ بے آئینش کسی بات کی اصل و دیار پر عمل کریں
 لیکن یہ باجرا سے غریب ہے کہ اس کے ہم وطنوں نے اس پر کڑی
 کا اطلاق کیا اگرچہ ہندو اب تک دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل وہ
 بر ہے لیکن وہ لوگ بھی جو اس سے مخالف تھے اس کے استعداد
 پر تعجب و آفرین کیا کرتے تھے اور وہ فخر جانتے تھے کہ ایسا شخص
 ہمارے ملک میں پیدا ہوا اسکا اور بیان ہو چکا ہے کہ بزرگی نام
 خاندان تیموریہ کے لاڈولیم بیگ کے وقت سے جانی رہے تھے
 و شاہ کو آرزو تھے کہ عزت و مرتبہ جو سابق میں اسکو تھا بر حاصل
 کرے اور اس نے اس کے حاکمان ولایت سے رجوع کرنے

میں دو کتب
 بابو اس
 مل مار کر
 رد اس
 وستان
 زرصد
 یہ بیگ
 اور اور
 اللت
 ستاس
 الی
 زب
 بابو
 ہندو
 اور
 بیگ
 بابو
 اللت
 اور
 بیگ

جا ہی اور اس نے رلم موہن پر اسے لگا کر اس مقدمہ میں وکیل کیا اگرچہ چنانچہ
 پر سوار ہونا زمانہ سبائی میں مذہب ہنود میں محبوب نہ تھا لیکن کل جگہ
 میں اور سکوڑا جانے میں اور جو یہ کلام کرتا ہے اور سکوڑاوری سے
 خارج کرتے ہیں رام موہن پر اسے سزائش اپنے ہم وطنوں کی خیال میں
 نہ لایا اور چار پر سوار ہو کر ولایت کو گیا اور وہاں اور سکی بہت عزت
 و توقیر ہوئی جس مطلب کے لئے وہ گیا تھا ہوا حاکمین ولایت نے
 بزرگی خاندان بنوریہ کا جسکو وہ بنوں سے تیس برس سے کچھ علوفہ
 مقرر کر دیا تھا انکار کیا لیکن رام موہن پر اس نے خاندان مذکور کی آمد سے
 میں تین لاکھ روپے زیادہ کر دیا ہے وہ قبل مراجعت کے مر گیا اور
 برٹشل میں مدفون ہوا تیسواں سال انیسویں صدی کا تواریخ بنگال میں
 عجب ہے اس میں کشتی کو ٹہیوں کا دوا لاکھلا بعضہ اور عین کی بیاس
 برس سے جاری تھیں اٹھارہ سو تیس برس میں پل اور کینہی کے کوٹے
 بند ہوئی اور باقی پانچ تین جابر برس ملک کبھی رہیں لیکن انجام کار
 وہ بھی بند ہو گئیں اور لوگوں کو سولہ گروڑ روپے کا نقصان ہوا اور گروڑ
 روپے سے اس اسباب سے جو باقی رہ گیا تھا وصول ہوا اس سال میں
 بعد نقصان سے بیس برس کے گینہی نے ہنگ از سر نو لیا اس جہت سے
 بہت سی تبدیلیاں کاروبار اس ملک میں ہو گئیں تجارت گینہی ہندو
 سے معروف ہو گئی اور حکم ہوا کہ ان کی کوٹھیاں سچی جاوین اور تجارت
 چین کی بھی جو جو برس میں تک صرف رسید ان کے گیزران کا تھا
 لاچار ہو کر چھوڑ دی حاصل کلام یہ ہے کہ انہیں جبر آخری تجارت

لاڈو ولیم بنگ

نوچے وہ دوسو برس سے عادی ہو رہے تھے جو شخص کو پنج گھنٹان
 اور نقد حکومت ہندوستان پر کھٹے ہوئے جو شخص کو پنج گھنٹان
 کے کنبی بن داخل تھے اور ان کے لئے یہ حکم ہوا کہ نیٹ لاکھ روپے
 سالیانہ آمدنی ہندوستان میں سے بیس برس تک لیا کریں اور سب
 چھوٹے بڑوں نے اس بات کو برا جانا ایک گروہ واضعین قانون
 کا کلکتہ میں مقرر ہوا اسمین تمام اصحاب کو نسل اور ایک شخص اور جو لوگو
 سرکار نہ ہاد داخل ہوئے یہ لوگ تمام ہندوستان پر حکمران اور دستور
 سپریم کورٹ کے درست کنان تھے چندا شخص خاص واضع قوانین
 ہندوستان کے مقرر ہوئے اور لقب لائسنس کا پایا گورنر جنرل تمام
 ہندوستان میں حاکم اعظم تھے اور دوسرے احاطے اور کے محکمہ
 برسی احاطہ بنگال کے دو ٹکریے ہو گئے ایک کلکتہ اور دوسرے آگرہ یہ
 انقلابات غلطیہ اس اجارہ صدید میں ہوئے بیچ زمانہ اقتدار لاڈو
 بنگ کے بہت سے واسطے تربیت تعلیم لوگوں کے ظہور میں آئی
 خصوصاً زبان انگریزی کے سکھانے میں سن اٹھارہ سو تیرا میں جہاں
 پارلمنٹ نے ایک لاکھ روپے آمدنی سرکار سے واسطے ترقی علوم
 اور تربیت رعایا کی مقرر کیا تھا تمام روپے سکھانے علوم سنسکرت
 اور عربی میں رایگان صرف ہوتا تھا کیونکہ لوگوں کو تعلیم ان دونوں
 زبانوں سے کچھ تہذیب و تادیب حاصل نہ ہوئی لاڈو ولیم بنگ
 نے سکھانا نوبان انگریزی کا اسم جانکر تقریر اس انگریزی میں
 بہت سارے علاوہ اس روزے سے جس کو صاحبان پارلمنٹ

پارلیمنٹ
 لاکھ روپے
 دوسری
 سالیانہ
 بیس برس
 ان کے
 کلکتہ
 سرکار
 لائسنس
 بنگال
 آگرہ
 راجا
 پارلیمنٹ
 تعلیم
 سنسکرت
 انگریزی
 تادیب

نے مرحمت کیا تھا خرچ کیا اور اس نے حکم دیا کہ طلبہ اور نو و طیفہ خواہ
مدارس سنکرت و عربیہ بن بجای طلبہ و خواہ یاب سابق کی داخلہ
جاوین اور اسے اور دوسرے باغنون سے خواہش سیکھنے زبان انگریز
کی تمام ہندوستان میں ہو گئے اور اس کے اعمال حصد میں سحر ایک ہیہ تھا کہ
اوسنے مدرسہ طب واسطے تعلیم ہندوستانیوں کے کلکتہ میں جس کا خرچ
بہت ہوا مقرر کیا یہ روشہ بر علم کے جو واسطے نرتے ہندوستانیوں کے
فن جراحی و طبابت میں ضرورت ہے ارنکے گئے فائدہ جو تقرر اس میں سے
جو گائیڈ اس سے ماہر لارڈ وینٹنگ کے وقت میں رسونگ بینک کلکتہ میں
مقرر ہوتا باشندگان اس دیار کے اسراف سے بچیں اور طریقہ اعتدال
برطانیہ اور یہ بات بخوبی بن آخر اب لارڈ وینک صاحب متوجہ طرف
درستی حاصل سائر کے موثر یہ بات مدہ سے رائج ہوئی کہ تمام خیاس
جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوتی تھیں بے محصول دئے ایک حصے
سی دوسرے جاری نہ جاسکے تھیں کھربان پرست کی راہ ہاؤ خشکی و تر
پر چہاں سی آدو شدہ لوگوں کی کثرت تھی موتی تھی مقرر ہوئی تھیں اور
افسرو واسطے تلاشی اس بات کی مقرر ہوئے تھے اس طرح اندر کار
بسبب مداخلت کرنے کے تجارت میں زیادہ ہو گئے لیکن افسران پر
محصلہ سرکاری دو چند روپے آپ لیا کرتے تھے حقیقت میں
ان عاملین نے اس ملک میں ایسا ظلم کیا کہ اس ضابطہ کو ایک انگریز
جو اس علاقہ میں داخل تھا اور علم و دانش سے بہرہ کافی رکھتا تھا
تعبیر بالفاظ دشنام کیا جب انگریز آخر و منصرم امور سلطنت کے

ہوئے اور مسلمانوں کا اختیار جاتا رہا انہوں نے خراج کو بدستور پایا
اور بطور سابق اس کو بحال رکھا لارڈ کورن ویس صاحب نے جو ایک
مرد عالی ہمت تھا ان خراسیوں کو جہین اہل دیار متحمل ہو رہے تھے
ملاحظہ کیا اور سترہ سو اٹھاسی مین کچریات برمنٹھ کو یکدم اضلاع اندر
سے موقوف کر دیا اور اس قاعدہ کا بالکل رواج جاتا رہا بعد نیزہ سر
جب صاحبان انگریز کو خواہش اس بات کی ہوئی کہ آئندہ سرکار
میں تو فیروہ اسے اس کے اس قاعدہ نے بہر ذرا پایا لارڈ ولیم
بینٹ نے واسطے دریافت کرنے حقیقت اس ضابطہ کے سہی
بڑی دہلیں صاحب کو جو اہالیان سرکار بنگال میں داخل تھا مقرر کیا
اور کہہ دیا کہ بعد دریافت کیا نغمہ کے کیفیت اور سکے لکھنے سے بعد اس کے
اور اس نے ایک کیٹھی تجویز کے تاکہ وہ کوئی تدبیر واسطے دور کرنے مخلص
کی کالین اگرچہ اس کے زمانہ میں اس بات کی درستی نہیں پائی تھی
لیکن سبب تحریک کرنے اور سکے کے اول اس مقدمہ میں وہ سب
آخرین و تخمین کا ہی لارڈ ولیم بینٹ کو ابتدا حکومت اپنی سے خواہش
جاری ہونے جہاز و خانی کی بیچ سمندر اور دریائے بنگال کے بہت
تھی اور اس میں اس نے بہت سعی کی جہاں تک اس سے بنا
اور اس نے کوشش کی کہ انگلستان و ہندوستان میں ماہ بہ ماہ آمد
رفت ہو جاوے لیکن صاحبان ڈانچی رکن اور سکے سنگ راہ ہوئے
اور اسے بارہا سب زرخش کی کہ اس سبب جہاز بیوٹنیزی کو مابین
ہی اور موزمبیق کے واسطے پہلے لیا جائے کے واسطے مقرر کیا تھا

دفعہ ۱۰۵
افسوس
رمان
بہت ناگوار
شہر کا
نہیں
بہت
لکھن
اعتدال
طرف
اس
اس
اد
در
در
نہیں
نہیں
نہیں

اور لقب شاہ عالم ثانی ہوا مقرر ہوئی کہ محلہ کے بٹنہ کو روانہ
ہوا اور اس شہر کو احصار کر لیا پورس فوج شاہزادہ فی اگرچہ
دل خواہ نکلیا تھا لیکن باوجود اسکے ہی وہ شہر قبضہ اولیا و دولت
شاہزادہ میں آجاتا اگر نواب اود ازراہ فریب کے کھلا بیٹھا کہ
اعانت شہزادہ عالم پناہ کے لئے آتا ہوں اور دعا کر کر قلعہ آباد
کو تہنجر نکرتا یہ خبر سنکر محمد قلی خان نواب الہ آباد کے ماتھے سے تمام
معاملات شاہزادہ کے ہوتے تھے اور وہی اسکے دگر رہتا اپنی تخت گاہ
کے چترانے کے لئے چلا آیا جب شاہزادہ بکس کا کوئی بار ویاور
نہ رہا اور وہی اسنے کوئی چارہ نہ کیا اسنے کلاڈ صاحب کو ایک خط
لکھا اور کچھ روپے طلب کیا جس کو صاحب موصوف نے فوراً پیش
کیا دوسرے سال وزیر عماد الملک نے اس ہنگام میں کہ افغان
مشلل تھکاہ کے آگے تھے شاہ عالمگیر کو مارڈالاشاہزادہ نے
تسخیرنگارہ کو چلے ہوئے اسباب تجمل اور لقب شہنشاہی کا لیا
وہ اگرچہ فتح باب ہوا لیکن اسنے بعد کے دشمنوں کے انگریزوں
سے اعانت لیکر سن سترہ سو تینٹ بن الہ آباد اور کوڑے پر قابض
ہوا اور اسنے بھی دیوانی نگارہ و بہار و اڑیسہ کی عطا کی وہ بڑھلا
مرضی انگریزوں کے نواب اود اور مرہٹوں سے جا ملا اور انکی مدد
سے وہ دوبارہ تھکاہ دیلی پر چوتھن سترہ سو تہ سے قبضہ ابدالیوں
بارہیلون میں بھی مسلط ہوا تھ

لطیف و بزم

رہیلوں کے غارت اور لوٹ کے لئے انگریزوں نے سس سترہ سو پچتر
 میں شجاع الدولہ نواب اودسی صلح کی اور اس سے متحراہ فوج انگریزوں
 کی اپنے ذمہ کر لی یہ ایک لڑائی جو تاریخ میں رفوم جی بہت بجا تھی
 نواب اودو نے یہ ایک جسد اڑھایا کہ رہیلوں نے وہ اویے جسے
 انہوں نے عوض ہماری حمایت کے دینا اقرار کیا ہوا نہیں دیا اور
 حقیقت میں وہ روسیے اوس کے ذمہ پر واجب تھا کیونکہ اوس نے
 اون کی کچھ حمایت نہیں کی ماہ فروری میں ایک فوج سرداری کرنل
 جیمز کے رہیل کھنڈ کو مطلب جنگ روانہ ہوئے اور تینوں پرل
 کو کرنل مذکور نے چالیس ہزار رہیلوں کو مع حافظہ اونکی سردار کے
 متصل بابل نالہ کے شکست دی وزیر فاصلہ سی کڑا رٹا اور میدان
 جنگ میں شریک ہوا لیکن بعد حصول فتح کے اس نے تمام ملک
 کو لوٹا اور غارت کیا

حاشیہ سوم

رشان ہند میں سے کسی نے موافق حیدر علی کے انگریزوں سے
 مقابلہ نہیں کیا ہوا اور وہ اوس سے بہت حائف تھے ابتدا میں
 وہ کچھ استخفاص مغربین و ممتازین میں سے نہ تھا بلکہ ایک عزا
 سیاہی تھا عرصہ قبل میں پانچ سو سوار زیر حکم اوس کے متعین ہوئے
 اور بعد اوس کے اوس نے فوج شاہی میسور میں ایک عہدہ پایا
 اپنی دستگیری اور ولی نعمت کو اوس کے عہدہ سے معزول کر دیا

اور آخر کو آپ مالک تخت ہو گیا سن سترہ سو سات بن اس نے فرسوں
 سے صلح کر لی اور اودن سے مدد لینے کے واسطے بوند جبری کو آیا لیکن انگریزوں
 نے اودسی بٹا دیا سن سترہ سو ست سٹ اور سترہ سو اٹھت بن
 ہر دہ انگریزوں سے لڑا اور بعد اظہار ہمت سی فنون سنیا بگری کے
 دشمن نے دوزخ فوج انگریزوں کا تعاقب کیا اور دفعہ چہ ہزار سوار سے
 متصل مدد اس کے آٹا ہر ہوا جو تہی ابرل کو اودسنے کچھ شہر و طیار
 صلح میں کہ جس بن یہودی اور فائدہ قلیل انگریزوں کا منظور بنا گونست
 یعنی حاکم اعظم مدد اس سے لکھتے بھیجیں جسے اوسنو جبراً قبول کیا اور
 لڑائی نہ بن بن برخلاف مرضی انگریزوں کے مرثون سے صلح کی اور
 ساتھ جمعیت ایک لاکھ آدمیوں کے جس میں سے کچھ زیر حکم فرانسوں
 کے تھے مدد اس کو چلا اور اودسے گرد و نواح کو بہت سا لوٹا حیدر علی
 نے ساتویں دسمبر سن سترہ سو بیاسی کو اس عالم فانی سے طرف عالم
 جاودانی کے کوچ کیا اور شیو بنیا اودسکا بجائے اودسے تخت نشین ہوا

حاشیہ چارم

جیت سنگد راجہ بنارس کو انگریزوں نے سن سترہ سو ستر بن چلا
 مرضی نواب اود کے جس نے بعد مرنے باب راجہ موصوف کے چاہا ہوا
 کہ اودسکی اضلاع پر آپ قافلے ہو جاوے مسند نشین کیا جیت سنگد
 زر خراج موافق وعدہ کے دیا گیا لیکن سن سترہ سو اٹھت بن انہوں نے
 علاوہ اودسے کچھ فوج واسطے مدد کے طلب کی جسکا اس نے عذر

پرت
ری
انی
برج
اور
نے
پار
ارل
بن
نے
ان
لس
نہ
سے
ابن
پرت
سے
یا

رہیلوں کے غارت اور لوٹ کے لئے انگریزوں نے سن سترہ سو پندرہ
میں شجاع الدولہ نواب اودسی صلح کی اور اوسے تنخواہ فوج انگریزی
کی اپنے ذمہ کر لی یہ ایک لڑائی جو تاریخ میں مرقوم ہے بہت ہی
نواب اودسی نے یہ ایک جھلک اڑھایا کہ رہیلوں نے وہ روپے جسے
اونہوں نے عوض ہماری حمایت کے دینا اقرار کیا تھا نہیں دیا اور
حقیقت میں وہ روپے اوس کے ذمہ پر واجب تھا کیونکہ اوس نے
اون کی کچھ حمایت نہیں کی باہ فروری میں ایک فوج سپرداری کرنل
جیمز کے رہیل کہنے کو مطالب جنگ روانہ ہوئے اور تینوں ریل
کو کرنل نے گورنر نے چالیس ہزار رہیلوں کو مع حافظہ اوسکی سر دہشتے
متصل بابل نالہ کے شکست دی وزیر فاضلہ سی کھڑا رہا اور میدان
جنگ میں شریک نہوا لیکن بعد حصول فتح کے اس نے تمام ملک
کو لوٹا اور غارت کیا

حاشیہ سوم

رشان ہند میں سے کسی نے موافق حیدر علی کے انگریزوں سے
مقابلہ نہیں کیا تھا اور وہ اوس سے بہت حائف تھے ابتدا میں
وہ کچھ استخفا میں غریزین و ممتازین میں سے نہ تھا بلکہ ایک عرصہ
سپاہی تھا عرصہ قلیل میں پانچ سو سوار زیر حکم اوس کے متعین ہو گئے
اور رنجہ اوس کے اوسے فوج شاہی میسور میں ایک عہدہ پایا
ابنی دستگیری اور ولی نعمت کو اوس کے عہدہ سے معزول کر دیا

اور آخر کو آپ مالک تخت ہو گیا سن سترہ سو سات میں اس نے فرانس
سے صلح کر لی اور اون سے مدد لینے کے واسطے پونڈ جبری کو آیا لیکن انگریزوں
نے اوسے بیادیا سن سترہ سو ست ^{۱۶۶۷} اور سترہ سو اٹھت ^{۱۶۶۸} میں
برودہ انگریزوں سے لڑا اور بعد اظہار بہت سی فنون سنیا بگری کے
اور اس نے دور تک فوج انگریزی کا تعاقب کیا اور دفعہ چہ ہزار سوار سے
متصل ہر اس کے آٹا ہر ہوا چوتھی اپرل کو اوسے کچھ شہر و طاب
صلح میں کہ جس میں یہودی اور قابضہ قلیل انگریزوں کا منظور بنا گورنمنٹ
یعنی حاکم اعظم ہر اس کی نگہ بھیجیں جسے اوسے جبراً قبول کیا اور
ٹرائی نشہ میں برخلاف مرضی انگریزوں کے مرثون سے صلح کی اور
ساتھ جمعیت ایک لاکھ آدمیوں کے جس میں سے کچھ زیر حکم فرانسوں
کے تھے ہر اس کو چلا اور اوسے گرد و نواح کو بہت سا ٹونا حیدر علی
نے ساتویں دسمبر سن سترہ سو اسی کو اس عالم فانی سے طرف عالم
جادو انی کے کوچ کیا اور بیوپاریاں اوسے تخت نشین ہوا

حاشیہ چارم

جیت سنگد راجہ بنارس کو انگریزوں نے سن سترہ سو ستتر میں صلا
مرفی نواب اود کے جس نے بعد مرنے باب راجہ موصوف کے چاہا
کہ اسکی اضلاع پر آب قابض ہو جاوے مسند نشین کیا جیت سنگد
زر خراج موافق وعدہ کے دیا گیا لیکن سن سترہ سو اتر میں انہوں نے
علامہ اد کے کچھ فوج واسطے مدد کے طلب کی جسکا انہوں نے عذر

ایک اور مجھ میں ایسا مقدر رہا ہے اور اس طرح سے گریز کر گیا بس سترہ
 سو ایک کا تھی مین سبیلنگز صاحب متوجہ بنارہے تھے جوئی اور ایک فرمان
 دے گئے کہ قاری راجہ کے بیٹے لیکن فوج بانی ہو گئی اور قریب دو کھیتی
 سپاہیوں کی مع اپنے افسر و فوج ماری گئیں راجہ نے انجام کار شکست
 پائی اور اپنے ملک کو چھوڑ کر ہٹا گیا مسیگر صاحب اس کا رے
 فراغت کر کر بطلب دریافت حساب اس روبرو کے جو کھیتی کو نوا
 اور سے لیا تھا ملک اور کو روانہ ہوئے جاگیر ات بیگمات کو جنہیں
 سنی ایک والدہ نواب کی تھی بایں حیلہ کہ وہ سہ کشی چیت سنگھ مین یک
 ہتھیں اور اس مین اور ہون نے مدد کی تھی فرق کر مین نواب نے اور سے
 جتنا نقد اسباب ہاتھ لگ سکا لیا اور اس کو فرزند انگریزوں مین لودا کیا

حاشیہ پنجم

شیو سلطان میو عقل و فراست اور مین سپاہ گری مین حیدر علی نے
 بہت کم تھا اور موافق اپنے باپ کے وہ بھی انگریزوں کا بڑا دشمن
 تھا اور اس نے مین سترہ سو بیاسی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور
 جلوس مین سترہ سو چار اسی تک وہ پرستار ہا بسبب حملہ شیو سلطان
 تر اور ان کو ہر ایک نو دسہ سی لڑائی انگریزوں سی دفعہ متوجہ اور اس
 اور ایک سلطان میو کا اور کے قبضہ سے نکل گیا چونکہ یہ گمان اس پر
 منور تھا کہ انگریز اس کے بانی ملک لینے کے لئے قابو دیکھ رہے ہیں
 اس واسطے اس نے فراشیوں سے مدد چاہی اور جوتی مین

سینہ پر کی شکر تھاکا اس طرح سینہ پر ہے اس شاہ پر جوار
 تخت بند تھا غلبہ پایا اور تمام اصحاب کا جو اس وقت اذیت
 زیر حکم تھے مالک ہو گیا غلام قادر اگر وہ بین جا کر چپا اور اس کو سینہ
 نے محاصرہ کر لیا اور وہ ہاگتے ہوئے پکڑا گیا سینہ پر نے اسے
 ایک پنجرہ میں بند کیا اور اس کے کان ناک باؤں کو کٹوا کر اندھا
 کیا اور اسی حالت میں دردمس سہی وہ تو اگرچہ شاہنشاہ کو سینہ پر
 نے قلعہ دہلی میں رہنے کے رخصت دی تھی اور یہی برائے نام حکومت
 اس کے دہلی اور تھوڑے سے اس کے مضافات میں مقرر کی لیکن وہ
 ایسی حالت افلاس میں تھا کہ بجائے آجھا کہانے پہنے کے
 محتاج بھی ہو سکی اور اس کے خاندان کو میسر نہ ہوتا تھا ایک
 قلعہ دار اس کی نگاہانی کے لئے قلعہ میں رہتا تھا تاکہ وہ دور
 کہیں بیانیسی جانے پادے جنرل پر دن فرانسس سینہ پر
 کی طرف سے حکم اس صلح کا تھا اور اسے شاہ بیکس کے حق
 میں کچھ بدلہ بھی کی تھی حال شاہنشاہ کا جب انگریز دہلی پر قابض ہو
 بہ نسبت سابق کے بہتر ہو گیا آرام جو حالت قید میں روئے سے
 ہو سکتا ہی اس میں نہ تھا اور یہی مصائب جسمی سے محفوظ اس
 سے خوب تر اس خاندان کے لئے کیا ہو سکتا تھا جسکی قسمت
 و شوکت ایک سو برس بغیر وفات اور تنگ زمین سی روز بروز
 زوال میں تھی اور یہی اونہیں اتنا حوصلہ نہ تھا کہ وہ رعیت
 کو غارت اور حملہ نمودن سے بچا دیں اور وہ تلخ ایندھن ملا

۱۱۲ کی سماعت کہتی کہ ایون ہماری فلم دین ملائی ماوی سحر بجا لے کفایت مرکار
 کہنے کی اپنی قوت بازو پر بہرہ کر کر اور خصوصاً چشم پوشی حکام چین سے انہوں نے خفیہ
 بیٹے کنشترن کو شاہ چین نے کنشترن کو روانہ کیا تا وہ آجاکر وہاں انہوں کو خفیہ آئے
 دے اور سنی جیسے سوداگر ان اور ہی اس شخص کو جوتہ مراد سے انگلستان کے پٹر فسی حکم
 ہشبار مجوزہ بالتجارت کا ہاگر فساد کر لیا اور کہا کہ اگر وہ کنشترن جو خفیہ مجھ کو
 انہوں کی بیان آئین بن اور انکو بن پٹر ہنہیں سکتا ہوں کہ ہر حال نہ کرو گے تو بن سکو خوان
 وہ ستریک امر منوع ہوں یا ہوں نقل کرونگا کیتان الیٹ صاحب یہ احوال دیکھ کر
 انکی جواب دہی کا آپ کفیل ہوا اور کہا کہ جو شخص خفیہ بیان انہوں لائی ہوں وہ
 اور کے حوالہ کر بن انہوں اسل عمادہ ریکر گورنمنٹ انگریزی سب کے الیٹ صاحب
 ذمہ دار مال جاریک ہو گئی اور جسکو وہ دھورت تلف ہو جائے کے اور اگر کسی
 کردیانتہ

507

من صاحب نے تمام انہوں کو جو اوس دی گئی توجہ براد کی لیکن اب گورنمنٹ انگریزی حصول
 ختم ہو اور عرض کیے کہل سب سے ہوتی ہے اگر کنشترن الیٹ سحر اظہار دے گا تو انہوں
 لڑائیکو مو غلبہ کہ ایک زمانہ ہوا ہوتا لیکن اوس سے وہاں سب سے کہ اوس نے انہوں
 کہ اس سے ہر مقد ماتین دست انداز ہوو ارادہ کیا جس باجن کہ اہل چین کے طرف سے
 پانچ جاتے ہو وہ قبول کر لیا تھا کہ ہر ہر طرح اہل چین اور فریٹ اور ذریعہ
 انہوں نے ایک کر در روئے دیا تاکہ کنشترن حملہ سے محفوظ رہی انہیں ایام میں کنشترن الیٹ
 کی رہائی میں ہو گئی اور سحر اس کے ایک رجب جلیل القدر رہے کہ اور فریٹ کے وہ جنگ
 رخصت ہو لاؤ گیا اور فلاں کر دیا کہ حکم انگریزوں کا خوف اہل چین کا سرخ عفت اور
 سستی جو ظہور میں آئیں خواہ قد نہ نہ تمت تمام شدہ